حافظ ابن حجر کے علامہ عراقی اور علامہ ہیثمی سے سماعت کردہ اور علامہ قلقشندی کے نسخہ سے تقابل شدہ،
معتبر ترین مخطوطہ سمیت 7 نسخوں کے تقابل، تحقیق، تخریج اور فوائد علمیہ کا خوبصورت امتزاج

جزء رفع الیدین

تصحیح و اضافہ شدہ ایڈیشن

نماز کے حسن "رفع الیدین" کے موضوع پر لکھی جانے والی دنیا کی سب سے پہلی مستقل کتاب

صلوا كما رأيتموني أصلي

استفادہ از تحقیقات

محدث دوراں علامہ ناصر الدین البانی
محقق العصر حافظ زبیر علی زئی
فضیلۃ الشیخ احمد الشریف
فضیلۃ الشیخ عصام موسیٰ ہادی
فضیلۃ الشیخ شعیب الارناوط
فضیلۃ الشیخ حسین سلیم اسد

تالیف امیر المؤمنین فی الحدیث
محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ

ترجمہ تحقیق و فوائد
امان اللہ عاصم

کتاب و سنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جزء رفع الیدین

تالیف ______ امیر المؤمنین فی الحدیث محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ

ترجمہ، تحقیق و فوائد ______ امان اللہ عاصم

نظرِ ثانی ______ شیخ الحدیث حکیم اشفاق احمد

اشاعت اول ______ دسمبر 2019ء

ناشر ______ دارالابلاغ

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

- لاہور۔ البلاغ (جیل روڈ 35717842 گلبرگ 35717842) البدر پبلی کیشنز 0333-4173066
- راولپنڈی۔ تجلیات طیبہ کشمیری بازار 5535168 دار الفکر اسلامی 0321-5216287 مکتبہ عائشہ 0321-5075075
- اسلام آباد۔ المسعود اسلامک بکس 2261356 البلاغ 2281420 دار السلام شوروم 0321-5370378
الھدیٰ انٹرنیشنل 4434615, 0321-8014008
- کراچی۔ فضلی سنز 32212991 علمی کتب خانہ 32628939
- فیصل آباد۔ مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار، 631204۔ مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار 0300-6628021
- پشاور۔ معراج کتب خانہ 214720۔ واہ کینٹ: البلاغ 051-4541148

ضروری نوٹ: اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور انسانی بساط و طاقت کے مطابق ہم نے اس کتاب کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ خاص طور پر عربی عبارات میں تصحیح اغلاط میں پوری طرح احتیاط کی ہے۔ لیکن پھر بھی بشری تقاضے کے تحت اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو از راہِ کرم مطلع فرمائیں۔

آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ (ادارہ)

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
ہادیہ حلیمہ سینٹر، غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور پاکستان
0423-7361428
0332-4623931

حافظ ابن حجر کے علامہ عراقی اور علامہ ہیثمی سے سماعت کردہ اور علامہ قلقشندی کے نسخہ سے تقابل شدہ،
معتبر ترین مخطوطہ سمیت 7 نسخوں کے تقابل، تحقیق، تخریج اور فوائد علمیہ کا خوبصورت امتزاج

جزء رفع الیدین

تصحیح واضافہ شدہ ایڈیشن

نماز کے حسن "رفع الیدین" کے موضوع پر لکھی جانے والی دنیا کی سب سے پہلی مستند کتاب

استفادہ از تحقیقات

محدث دوراں علامہ ناصر الدین البانی

محقق العصر حافظ زبیر علی زئی

فضیلۃ الشیخ احمد الشریف

فضیلۃ الشیخ عصام موسیٰ ہادی

فضیلۃ الشیخ شعیب الارناوط

فضیلۃ الشیخ حسین سلیم اسد

تالیف: امیر المؤمنین فی الحدیث
محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ

ترجمہ، تحقیق و فوائد
امان اللہ عاصم

نظر ثانی شیخ الحدیث حکیم **اشفاق احمد** حفظہ اللہ فاضل مدینہ یونیورسٹی

دار الابلاغ
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
[illegible] اردو بازار لاہور پاکستان
0423-7361428
0300-4453358

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اگر میرے ہاتھ کاٹ دیے جائیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا

لَوْ قُطِعَ كَفِّي لَرَفَعْتُ ذِرَاعِي وَلَوْ قُطِعَ ذِرَاعِي لَرَفَعْتُ عَضُدِي

اگر (رفع الیدین کرنے کی پاداش میں) میرے ہاتھ کاٹ دیے جائیں تو میں بازو بلند کروں گا، اگر میرے بازو کاٹ دیے جائیں تو میں باقی ماندہ بازو بلند کروں گا، (رفع الیدین نہیں چھوڑوں گا)۔

الخلافیات، للبیہقی: ۳۵۶/۲، حدیث، ۱۶۹۲

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے

لَوْ قُطِعَتْ يَدِي لَرَفَعْتُ ذِرَاعِي وَلَوْ قُطِعَتْ ذِرَاعِي لَرَفَعْتُ ضَبْعِي

(اگر رفع الیدین کرنے کی پاداش میں) میرے ہاتھ کاٹ دیے جائیں تو میں اپنی کہنیاں بلند کروں گا اور اگر کہنیاں بھی کاٹ دی گئیں تو اپنی بغلیں اٹھاؤں گا، (رفع الیدین نہیں چھوڑوں گا)۔

الخلافیات، للبیہقی: ۳۵۵/۲، حدیث، ۱۶۹۱

فہرست مضامین

انتساب

مَیں خدمت حدیث اور دفاع سنت کی اس کاوش کو

❁...اپنے والدین......: [رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيْرًا]

❁...اور اپنے، حدیث کے اساتذہ کرام:

✦... الشیخ حافظ محمد ایوب خالد حفظہ اللہ [جامعہ عمر بن خطاب جھبراں]

✦... فقیہ العصر حافظ محمد شریف حفظہ اللہ [جامعہ سلفیہ، مہتمم جامعہ تربیہ]

✦... الشیخ محمد اسماعیل رحمہ اللہ [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]

✦... الشیخ مفتی عبدالحنان زاہد حفظہ اللہ [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]

✦... الشیخ حکیم اشفاق احمد حفظہ اللہ [دارالعلوم محمدیہ شیخوپورہ]

✦... الشیخ عبدالباسط شیخوپوری حفظہ اللہ [دارالعلوم محمدیہ شیخوپورہ]

✦... الشیخ حافظ محمد اسلم شاہدروی حفظہ اللہ [دارالمعارف لاہور]

✦... پروفیسر ڈاکٹر آغا محمود یورش حفظہ اللہ [سرگودھا یونیورسٹی]

کے نام کرتا ہوں، جن کی شفقت اور تربیت سے بتوفیق اللہ، میں خدمت حدیث کی سعادت کے قابل ہوا۔

[امانُ اللہ عاصم]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف تمنا

اللہ تعالیٰ نے فقہاء و محدثین میں، امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ کو نہایت بلند اور نمایاں مقام و مرتبہ سے نوازا ہے۔ خدمت حدیث کا جو عظیم کارنامہ آپ رحمہ اللہ نے انجام دیا ہے وہ کسی اور امام کے حصے میں نہیں آیا۔ آپ رحمہ اللہ کی مشہور زمانہ کتاب صحیح بخاری، دنیا بھر میں احادیث کا معتبر ترین مجموعہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ باقی کتب احادیث، زمانے کے اعتبار سے خواہ اس سے قبل کی ہیں یا بعد کی، تمام کا نام صحیح بخاری کے بعد ہی آتا ہے۔ اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ کی دیگر کتب بھی مقبولیت میں نمایاں مقام رکھتی ہیں۔

ایک عرصہ سے دلی تمنا تھی کہ **دارالابلاغ** اپنے قارئین کے لیے امام بخاری رحمہ اللہ کی چند معروف کتب کا اردو ترجمہ پیش کرے۔ لیکن بوجوہ یہ سلسلہ تاخیر کا شکار رہا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے ادارہ، امام بخاری رحمہ اللہ کی ایک مختصر اور معروف کتاب ''**جزء رفع الیدین**'' کا اردو ترجمہ قارئین کے لیے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ألحمد للہ علی ذلك۔

جزء رفع الیدین، اپنے موضوع پر لکھی جانے والی پہلی مستقل کتاب ہے۔ اس میں امام بخاری رحمہ اللہ نے نماز میں رفع الیدین کرنے کو صحیح احادیث اور آثار صحابہ و تابعین سے ثابت کیا ہے۔ اور رفع الیدین کے تارکین و مانعین کے دلائل کا مناقشہ کیا ہے۔ ہمارے محترم بھائی امان اللہ عاصم حفظہ اللہ نے اس عظیم الشان کتاب کا اردو ترجمہ نہایت نفیس اور عمدہ انداز میں تحریر کیا ہے۔

''جزء رفع الیدین'' کے چند تراجم پہلے بھی منظر عام پر آچکے ہیں لیکن،

یہ ترجمہ درج ذیل امتیازی خصوصیات کا حامل ہے:

❁ ...حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے قلمی نسخہ (مخطوطة مكتبة الظاهرية) سمیت سات دیگر عربی نسخوں کا تقابل کیا گیا ہے۔

❁ ...احادیث و آثار پر صحت وضعف کا حکم درج کرنے لیے عالم اسلام کے مندرجہ ذیل، معروف علماء و محققین کی تحقیق سے استفادہ کیا گیا ہے:

✧ ...محدث دوراں، علامہ ناصرالدین الالبانی رحمہ اللہ

✧ ...محقق العصر الشیخ حافظ محمد زبیر علی زئی رحمہ اللہ

✧ ...الشیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ

✧ ...الشیخ احمد الشریف حفظہ اللہ

✧ ...الشیخ عصام موسیٰ ہادی حفظہ اللہ

✧ ...الشیخ حسین سلیم اسد رحمہ اللہ

✧ ...الشیخ محمد مصطفیٰ الاعظمی رحمہ اللہ

❁ ...مفید حواشی اور علمی و تحقیقی فوائد بھی تحریر کیے گئے ہیں۔

❁ ...مکمل عربی عبارات کو اعراب لگا دیے گئے ہیں۔

❁ ...ترجمہ میں نہایت سادہ اور عام فہم الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔

❁ ...احادیث و آثار کی ترقیم مترجم نے خود درج کی ہے۔ جس میں اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ رقم (نمبر) صرف ان احادیث و آثار پر لگائے جائیں جو کتاب کے اصل متن کا حصہ ہیں، اور جو احادیث و آثار امام بخاری یا کسی دوسرے ائمہ کی وضاحت و تبصرہ میں شامل ہیں انہیں ترقیم (نمبر) نہیں لگائی گئی، تاکہ وضاحت و تبصرہ میں تعطل پیدا نہ ہو، اور قارئین کو بحث کا مفہوم بخوبی و بآسانی سمجھ آسکے۔

اس کتاب کے اردو ترجمہ کا پہلا ایڈیشن اپریل 2018 میں دارالابلاغ اپنے قارئین کے لیے پیش کر چکا ہے، جسے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہل علم اور ارباب ذوق کے ہاں

خوب پزیرائی اور مقبولیت حاصل ہوئی۔ پہلی طبع میں اس کے صفحات 112 تھے جبکہ یہ نسخہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے مفید اضافوں، رفع اشکالات و اعتراضات اور مزید تحقیقی انکشافات و جدید تحقیق و تخریج و فوائد مفیدہ اور علمی و تحقیقی ابحاث وغیرہ کی بنا پر اس کی ضخامت 432 صفحات کو جا پہنچی ہے۔ جو اس نسخہ میں تحقیقات جدیدہ اور ریسرچ ٹیم کی رات دن کی عرق ریزی و جدوجہد کی نشاندہی کر رہی ہے۔ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں اس ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن ہے، جس میں علمی فوائد اور مزید تحقیقی ابحاث کا خاص طور پر اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ نسخہ دیگر تمام تراجم سے زیادہ مفید، منفرد اور زیادہ ضخیم و مفصل بن گیا ہے۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ حَمدًا کَثِیْرًا .

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو شرف قبولیت بخشے اور رفع الیدین سے روگردانی کرنے والوں کے لیے ذریعہ ہدایت بنائے۔ مؤلف، محققین، مترجم، معاونین اور راقم الحروف (ناشر) کے لیے اسے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین۔

خادمِ کتاب وسنّت

محمد طارق انیس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف عقیدت

[(پہلا ایڈیشن) 2، اپریل، 2018، بروز سوموار]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُ اللّٰهَ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَومِ الدِّينِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

نماز میں رفع الیدین کرنا سنت دائمہ ہونے اور متعدد احادیث صحیحہ و آثار صحیحہ سے ثابت ہونے کے باوجود اختلاف کا شکار ہے۔ اسے مسلکی تعصب کہا جائے یا گمراہی؛ بہر حال اس سنت کی مخالفت کرنے والوں نے نہ صرف اس کا انکار کرنے کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگا دیا ہے بلکہ عوام الناس کو اس سنت سے متنفر کرنے کے لیے صحیح احادیث کو بگاڑا، ضعیف اور موضوع روایات بیان کیں، اور اس سنت سے روکنے کے متعدد حربے استعمال کیے۔ اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ مزید برآں کہ تارکین رفع الیدین نے غیر مہذب اور بیہودہ حکایتیں گھڑ کے رفع الیدین کی توہین کرنے کے مذموم ہتھکنڈے بھی اپنائے۔ [1] رفع الیدین کرنے والوں کو سزائیں دیں۔ حتی کہ تارکین رفع الیدین اس سنت پر عمل کرنے والوں کے قتل کے درپے رہے۔

امام قرطبی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں، ابن العربی نے احکام القرآن میں اور

---

[1] وضاحت کے لیے اسی کتاب میں ''عرض مترجم'' کے ضمن میں ''بغلوں میں بت لانے کی دلیل کا انکشاف (پہلی بار)'' کے تحت دیکھیے۔ مزید تفصیل کے لیے امان اللہ عاصم کی تالیف: ''نماز کا حسن، رفع الیدین'' کے ''مقدمہ مؤلف'' کا مطالعہ کیجیے۔

شاطبی رحمہ اللہ نے اپنی معروف کتاب ''الاعتصام'' میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ امام ابوبکر محمد بن ولید الفہری الطرطوشی، المعروف ابن ابی دندنہ رحمہ اللہ ایک متبع سنت امام تھے۔ ایک مرتبہ ایک مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے کہ انہیں ابوثمنہ، حاکمِ وقت نے دیکھا کہ وہ نماز میں رفع الیدین کر رہے تھے۔ ابوثمنہ نے اپنے کارندوں سے کہا: اسے دیکھو، رفع الیدین کر رہا ہے۔ جاؤ اور اسے قتل کر دو، اور اس کی لاش سمندر میں پھینک دو۔ ابن العربی کہتے ہیں کہ میں نے سنا تو میں نے فوراً کہا: یہ بہت عظیم ہستی، فقیہ وقت اور امام ہیں۔ ابوثمنہ نے کہا: یہ رفع الیدین کیوں کر رہا ہے؟ میں نے کہا: کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اس کے بعد میں نے امام ابوبکر الفہری رحمہ اللہ کو اپنے ساتھ لیا اور ان کے گھر تک چھوڑنے چلا گیا۔ انہوں نے میرے چہرے کے آثار بدلے ہوئے دیکھ کر پوچھا: کیا ہوا ہے؟ میں نے انہیں سارا قصہ سنایا تو انہوں نے کہا: سنت پر شہید ہونے کا اعزاز میری قسمت میں کہاں؟ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس محبوب سنت کی مخالفت کرنے والوں نے اگر اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں چھوڑی تو اس سنت سے پیار اور اس پر عمل کرنے والوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق و مدد سے اس کا بھرپور دفاع کیا ہے۔ تقریر و تحریر اور بحث و مناظرہ کی صورت میں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اپنا فرض ادا کیا ہے۔ اخلاص نیت کے ساتھ دفاع سنت کا عمل جسے نصیب ہو جائے، یہ اس کے لیے دنیا ومافیہا سے بڑھ کر سعادت اور بیش قیمت سرمایا ہے۔ اس سعادت مندی میں متعدد محدثین، ائمہ سنت اور متبعین سنت نے اپنا اپنا حصہ ڈالا ہے۔ ائمہ و علماء نے اس سنت کے اثباتی بیان اور دفاع کے لیے مختلف زبانوں میں چھوٹی بڑی؛ کثیر تعداد میں کتب تصنیف کی ہیں۔

آپ کے ہاتھوں میں جو کتاب ہے یہ اسی عنوان پر، رئیس المحدثین الامام محمد بن

---

[1] الجامع لأحكام القرآن (تفسير القرطبی): ۱۹/ ۲۱۸ .

اسماعیل البخاری رحمہ اللہ کی مایہ ناز تالیف ''جزء رفع الیدین'' کا اردو ترجمہ ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اگرچہ صحیح بخاری میں بھی مختلف ابواب کے تحت رفع الیدین کو ثابت کیا اور اس کے مقامات ومواقع ذکر کیے ہیں۔لیکن انہوں نے اس سنت کے بارے میں پائے جانے والے اختلاف کی شدت کے پیش نظر ایک الگ، مستقل مختصر کتاب تالیف کر کے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اور متبعین سنت ائمہ کرام رحمہم اللہ سے عملاً اور قولاً رفع الیدین کا ثابت ہونا بیان کیا ہے۔اور نہایت جامع تبصروں اور وضاحتوں سے اس کتاب کو مزین کیا ہے۔ اس طرح سے یہ کتاب اپنے موضوع پر نہایت اہم اور مقبول ترین کتاب کا درجہ رکھتی ہے۔اور یہ اپنے موضوع کی پہلی کتاب ہے۔

اس عظیم کتاب کو میرے نہایت عزیز شاگرد، امان اللہ عاصم نے اردو قالب میں ڈھالنے کی سعادت حاصل کی ہے۔موصوف مترجم کا انداز نہایت سیدھا، سادہ اور سلیس ہے۔جس سے قارئین بآسانی مستفید ہوسکیں گے۔اس سے قبل بھی تلمیذ رشید، امان اللہ عاصم؛ تحقیق، تخریج، حواشی، اضافہ جات اور تالیف وترجمہ کی صورت میں تحریری طور پر دینی خدمات انجام دے چکے ہیں۔جن میں سے متعدد کتب مطبوع جبکہ چند ایک زیر طبع ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت سے موصوف مزید تالیفات کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں استقلال اور کامیابی عطا فرمائے۔ان کی تالیفات میں سے ایک تالیف ، رفع الیدین ہی کے موضوع پر ہے۔جس میں تارکین رفع الیدین کے دلائل کا تحقیقی اور علمی جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ تالیف ''نماز کا حسن، رفع الیدین'' کے نام سے مطبوع ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو دین کی خدمت اور دفاع سنت کا فریضہ انجام دینے کی مزید توفیق بخشے، اور ان کی جملہ علمی کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔آمین۔

[(دوسرا ایڈیشن) جولائی، 2019]

اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت سے محبت کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس کا ہر محاذ پر دفاع کرنے کا ایمانی جذبہ اور سعادت عطا فرمائی ہے۔ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں امام بخاری رحمہ اللہ کی معروف کتاب ''جزء رفع الیدین'' کا ترجمہ ہے، جو دفاع سنت کے سلسلہ کی عظیم کڑی ہے۔ یہ اس ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن ہے۔ اس کے پہلے ایڈیشن کو اللہ تعالیٰ نے علمی حلقہ، احباب ذوق اور سنت کے متلاشیان و محبان میں بے مثال کامیابی اور مقبولیت بخشی۔ جس کے پیش نظر اس کا دوسرا ایڈیشن مزید توضیحات، حواشی اور رفع الیدین سے متعلق اعتراضات و اشکالات کے جوابات پر مشتمل تحقیقی ابحاث اور احادیث رسول اور آثار صحابہ سے مزین کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے سابقہ تمام اردو تراجم کی نسبت یہ ترجمہ نہایت سلیس، مفید؛ اور متعدد نایاب نسخوں کے ساتھ متقابل ہونے کے باعث عمدہ ترین؛ اور مفصل علمی فوائد و توضیحات کے باعث ضخیم ترین اردو ترجمہ ہے۔ جو یقیناً عوام الناس کے لیے نہایت مفید اور اہل علم کے ہاں مرجع ثابت ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

اس عظیم کتاب کے مترجم، جناب امان اللہ عاصم حفظہ اللہ ہیں۔ جو ہمارے نہایت قابل اور فاضل تلمیذ رشید ہیں۔ میری خوش نصیبی یہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے ترجمہ و تشریح میں ممکنہ تعاون مہیا کرنے اور اس پر نظر ثانی کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ؛ امان اللہ عاصم کی اس کاوش کو ان کے لیے اور ان کے والدین کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ اور رفع الیدین جیسی عظیم سنت سے محروم اور اس کی اہمیت سے ناواقف عوام الناس کے لیے ذریعہ ہدایت بنائے۔ آمین۔

العبد العاجز

حکیم اشفاق احمد [فاضل مدینہ یونیورسٹی]

ساکن، توحید آباد شیخوپورہ

استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ للبنات، شہر شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مترجم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحمَدُهُ وَنَستَعِينُهُ وَنستَغفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِن شُرُورِ أَنفُسِنَا وَمِن سَيِّئَاتِ أَعمَالِنَا مَن يَهدِهِ اللَّهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ وَمَن يُضلِل فَلا هَادِيَ لَهُ وَأَشهَدُ أَن لا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ وَأَشهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُهُ وَرَسُولُهُ۔ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدعَةٍ ضَلالَةٌ وَكُلَّ ضَلالَةٍ فِي النَّارِ۔

أَمَّا بَعدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيم، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم، ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبطِلُوا أَعمَالَكُم﴾ [سورة محمد:۳۳] وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوا كَمَا رَأَيتُمُونِي أُصَلِّي۔ [1]

اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے اہم ترین رکن اور فرض عین عبادت "نماز" ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی نماز قابل قبول ہے جو رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ادا کی جائے۔ اس لیے ہمیں اسی طریقہ کے مطابق نماز ادا کرنا ہوگی جو طریقہ رسول اللہ ﷺ نے سکھایا ہے۔ لیکن نماز کے مسنون طریقہ میں امت محمدیہ

---

[1] صحيح البخارى، كتاب الأذان، باب الأذان للمسافر إذا كانوا جماعة . . ، حديث:٦٣١ .

اختلافات کا شکار ہوگئی ہے۔ نماز کے مختلف فیہ امور میں سے ''رفع الیدین'' بھی ہے۔ جبکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی آخری نماز تک، ہر نماز میں رفع الیدین کیا ہے۔ [1] اور آپ ﷺ اپنے صحابہ کو نماز میں رفع الیدین کرنے کا حکم دیتے تھے۔ [2]

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اطاعت میں؛ متبعین سنت آج کے دن تک اس سنت پر عمل پیرا ہیں اور تا قیامت اس پر عمل کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ الرحمٰن۔

رفع الیدین کیا ہے؟

عربی زبان میں ''رَفْع'' کا مطلب: اٹھانا، بلند کرنا، اور ''الیَدَیْن'' کا مطلب: دونوں ہاتھ، ہے۔ لہٰذا ''رفع الیدین'' کا لغوی مطلب: ''دونوں ہاتھ اٹھانا'' ہے۔

اصطلاحاً رفع الیدین سے مراد: نماز میں دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ رخ کر کے انھیں کندھوں کے سامنے اس طرح اوپر اٹھانا (بلند کرنا) ہے کہ انگلیاں کانوں کی لوؤں تک اور ہتھیلیاں کندھوں کے برابر تک آجائیں۔ [3]

رفع الیدین منسوخ نہیں بلکہ دائمی سنت ہے:

رفع الیدین رسول اللہ ﷺ کی دائمی سنت ہے اس کا منسوخ ہونا یا رسول اللہ ﷺ کا اس سے منع کر دینا کسی صحیح حدیث سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔ احناف کے بلند

---

[1] المعجم لابن الأعرابی، ۱/ ۹٦، ح، ۱٤٤.

[2] نصب الرایة، للزیلعی: ۱/ ٤١٥، ٤١٦۔ (رجاله اسناده معروفون) مسند الفاروق، لابن کثیر: ۱/ ۱٦٥، ۱٦٦.

[3] یہ دو صحیح احادیث میں مذکور دو مختلف طریقوں کی تطبیق ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کانوں کی لوؤں تک [مسلم: ۳۹۱] جبکہ دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھائے۔ [بخاری: ۷۳۸] دونوں طریقے جائز ہیں۔

پایہ عالم اور شارح صحیح بخاری، مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أَنَّ الرَّفْعَ مُتَوَاتِرٌ إِسْنَادًا وَعَمَلًا." ❶

''رفع الیدین کرنا بلا شک وشبہ اسنادی اور عملی طور پر متواتر عمل ہے اس کا ایک حرف بھی منسوخ نہیں۔''

رفع الیدین؛ چار سو روایات پر مشتمل سنت متواترہ:

علامہ محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ نے فرمایا: کثرت روایت کی وجہ سے یہ مسئلہ (رفع الیدین) متواتر کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ اس مسئلہ میں چار سو احادیث و آثار منقول ہیں۔ اور عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم نے اسے روایت کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس پر (عمل پیرا) رہے حتی کہ دنیا چھوڑ گئے۔ ❷

رفع الیدین چھوڑنا جائز نہیں:

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس شخص نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین (کے اثبات) والی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سن لی، اس کے لیے حلال (جائز) نہیں ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل (رفع الیدین) کی پیروی ترک کرے۔ ❸

جس نے رفع الیدین چھوڑا اس نے نماز کا رکن چھوڑ دیا:

جس شخص نے نماز میں رفع الیدین چھوڑ دیا اس نے نماز کا ایک رکن چھوڑ دیا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

---

❶ نیل الفرقدین فی مسئلة رفع الیدین (مکتبہ حنفیہ گوجرانوالہ، ودہلی): صفحہ:۲۲۔

❷ سفر السعادة، لمحمد بن یعقوب فیروز آبادی: صفحه:۱۸.

❸ طبقات الشافعية، للسبكي: ۲/ ۱۰۰.

"مَنْ تَرَكَ الرَّفعَ فِي الصَّلاةِ فَقَد تَرَكَ رُكْنًا مِنْ أَركَانِهَا" ❶

''جس انسان نے نماز میں رفع الیدین چھوڑ دیا، گویا اس نے نماز کا ایک رکن چھوڑ دیا۔''

رفع الیدین کا تارک، سنت کا تارک ہے:

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رفع الیدین کرنا متعدد اسناد کے ساتھ بیان ہوا ہے لہذا:

"مَن تَرَكَهُ فَقَد تَرَكَ السُّنَّةَ" ❷

''جس نے اسے ترک کیا دراصل اس نے سنت ترک کردی۔''

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

"تَارِكُ رَفعِ اليَدَينِ عِندَ الرُّكُوعِ وَالرَّفعِ مِنهُ تَارِكٌ لِلسُّنَّةِ" ❸

''رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا تارک، دراصل سنت کا تارک ہے۔''

اور سنت کا تارک گمراہ ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ)) ❹

''اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کردو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔''

نماز میں رفع الیدین کے مقامات:

نماز میں رفع الیدین کرنے کے چار مقامات ہیں: (۱) تکبیر تحریمہ۔ (۲) رکوع

❶ عمدة القاری شرح صحیح البخاری، للعینی:٥/ ٢٧٢.

❷ إعلام الموقعين عن رب العالمين، لابن القيم:٢/ ٢٠٥.

❸ إعلام الموقعين عن رب العالمين، لابن القيم:٢/ ٢٠٥.

❹ صحیح مسلم: كتاب الصلاة، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى، ح:٦٥٤.

جاتے وقت۔ (۳) رکوع سے سر اٹھا کر۔ (۴) دو سے زیادہ رکعات کی نماز ہو تو دوسری رکعت سے اٹھ کر۔ [1]

ان میں سے پہلے مقام کے رفع الیدین پر اختلاف نہیں ہے تاہم اگلے تینوں مقامات کے رفع الیدین کے متعلق علماء امت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض روایات میں سجدوں کے دوران رفع الیدین کا ذکر بھی موجود ہے لیکن وہ روایات صحیح نہیں ہیں۔

ایک موقف کیوں نہیں ہے......؟

رفع الیدین کے مانعین کا رفع الیدین کے متعلق ایک موقف نہیں ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا اوائل اسلام میں مشروع تھا لیکن بعد میں صرف تکبیر تحریمہ کا رفع الیدین باقی رہا اور رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا منسوخ ہو گیا۔

کبھی کہتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا جائز ہے لیکن ضروری نہیں۔ البتہ نہ کرنا بہتر اور افضل ہے۔ کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے میں کوئی حرج نہیں، جس کا دل چاہے وہ کر لے جس کا دل نہ چاہے وہ نہ کرے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کتاب: الکنز المدفون کے مطابق ایک موقف یہ ہے کہ رفع الیدین ضرورت کے پیش نظر کیا جا سکتا ہے (یعنی منسوخ نہیں

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین اذا قام من الرکعتین، ح، ۷۳۹۔ سنن أبی داود، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ، ح، ۷۳۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ اور الشیخ عصام موسیٰ ہادی حفظہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج (شرح النووی علی صحیح مسلم): ۴/ ۹۵.

ہوا)۔ جب نمازیوں میں کوئی بہرہ نمازی ہو تو اس کو ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف جانے کی خبر دینے کے لیے رفع الیدین کیا جا سکتا ہے۔

معزز قارئین! حقیقت یہ ہے کہ جن روایات سے صرف پہلی تکبیر کا رفع الیدین ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ان روایات میں رکوع کا رفع الیدین بھی مذکور ہے، نہ جانے اسے کیوں چھوڑ دیا جاتا ہے؟ نہ اسے بیان کیا جاتا ہے نہ ہی اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ اور رفع الیدین کے منسوخ ہونے کی کوئی صحیح الاسناد حدیث بھی پیش نہیں کر سکتے۔ حدیث تو کجا امام محترم، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا کوئی قول بھی پیش نہیں کر سکتے کہ جس میں یہ مذکور ہو کہ رکوع کا رفع الیدین منسوخ ہو گیا تھا، فلاں موقع پر، فلاں تاریخ کو، فلاں الفاظ میں اور اس کا نسخ فلاں صحابی نے بیان کیا ہے۔

اور اگر رفع الیدین کو جائز سمجھتے ہیں تو پھر کرتے کیوں نہیں؟ احناف کے علماء و خطباء اور نماز پنجگانہ پڑھانے والے ائمہ کرام رفع الیدین کیوں نہیں کرتے؟ کبھی کبھار ہی کریں، کریں تو سہی۔ لیکن ہرگز نہیں کریں گے، کیونکہ احادیث صحیحہ کا جب انبار اور بہت بڑا ذخیرہ رفع الیدین عندالرکوع کے حق میں نظر آتا ہے تو پھر ان کے دل حقیقت تسلیم تو کرتے ہیں لیکن بہت سی باتیں؛ دنیاوی فوائد سے وابستہ ہیں جو حقیقت بیان کرنے کے آڑے آجاتی ہیں۔ [اللہ ہدایت عطا فرمائے]

سادہ لوح عوام تو چکرا کر رہ جاتے ہیں کہ کس بات کو صحیح تسلیم کریں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس دور میں کوئی بھی انسان اس قدر سادہ لوح اور بھولا نہیں ہے جو حقیقت کو سمجھ نہ سکے، دنیاوی معاملات میں ہم جس قدر چھان بین کرتے اور حقیقت معلوم کرنے کی کوشش میں ذہن اور شعور کی تمام تر طاقتیں بروئے کار لاتے ہیں۔ کاش اس کا بیسواں حصہ ہی دینی امور کو سمجھنے کے لیے استعمال کریں تو ہمارے بہت سے مسائل سلجھ سکتے ہیں۔

رفع الیدین کی مخالفت اور اس سے منع کرنے والوں کے بدلتے بیانات ہی ان کے موقف کی قلعی کھولنے کے لیے کافی ہیں۔ لٰہذا عوام الناس حقیقت کو جاننے، سنت کو پہچاننے اور مسنون طریقے کے مطابق نماز ادا کرنے کے لیے احادیث صحیحہ پر عمل کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین کا حکم دیا ہے:

منکرین رفع الیدین کی طرف سے یہ سوال اکثر سننے میں آتا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین کرنے کا حکم دیا ہے؟ پھر وہ بات کو مزید بڑھاتے ہوئے، عوام کو رفع الیدین سے دور رکھنے کے لیے کہتے ہیں کہ جب نبی پاک ﷺ نے حکم نہیں دیا تو ہم رفع الیدین کیوں کریں؟

ہم گزارش کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین کرکے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ بات بیان کرنے والے رسول اللہ ﷺ کے نہایت قریبی صحابی، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

ایک روز سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لائے اور مسجد میں موجود لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: میری طرف توجہ کرو میں تمھیں بالکل اسی طرح نماز پڑھ کر دکھاؤں، جس طرح رسول اللہ ﷺ خود پڑھا کرتے اور پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ قبلہ رخ کھڑے ہوئے۔ اور اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا اور تکبیر کہی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا۔ اور اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیا، (رکوع سے) اٹھ کر بھی اسی طرح (رفع الیدین) کیا۔ [1]

---

[1] صحیح۔ النَفح الشَذیّ شرح الترمذی، لابن سید الناس: ٤/ ٣٩٠۔ نصب الرایۃ، للزیلعی: ١/ ٤١٥، ٤١٦ (رجال اسنادہ معروفون)۔ مسند الفاروق، لابن کثیر: ١/ ١٦٥، ١٦٦.

اسی طرح معروف محدث، امام ابن حبان رحمہ اللہ نے سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث ''صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي'' سے استدلال کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین والی نماز کا حکم دیا ہے۔ اور امام بن حبان رحمہ اللہ نے اسی استدلال کے تحت اس حدیث پر باب (عنوان) یہ قائم کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا حکم دیا ہے۔ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں رفع الیدین کرنے کا حکم دیا ہے؛ اس بات کا اعتراف خود احناف کے علماء نے بھی کیا ہے۔ پانچویں صدی ہجری کے معروف حنفی عالم، علامہ محمد بن احمد السرخسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''أَنَّ خَلفَ الإِمَامِ أَعمَى وَأَصَمُّ فَأَمَرَ بِالجَهرِ بِالتَّكبِيرِ لِيَسمَعَ الأَعمَى وَبِرَفعِ اليَدَينِ لِيَرَى الأَصَمُّ فَيعلَمُ دُخُولَهُ فِي الصَّلاةِ وَهذَا المَقصُودُ إِنَّمَا يَحصُلُ إِذَا رَفَعَ يَدَيهِ إِلَى أُذُنَيهِ'' [2]

''چونکہ امام کے پیچھے نابینا اور بہرے افراد بھی ہوتے ہیں اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے تکبیر کہنے کا حکم دیا تاکہ نابینا (مقتدی) تکبیر سن کر؛ اور رفع الیدین کا حکم دیا تاکہ بہرہ (مقتدی) دیکھ کر؛ جان لے کہ امام نے نماز شروع کردی ہے۔ اور بہرے کو معلوم تب ہوسکتا ہے جب امام اپنے کانوں تک ہاتھ اٹھائے۔''

معزز قارئین! علامہ سرخسی حنفی رحمہ اللہ کا بیان اس بات کی دلیل ہے کہ احناف کے

---

[1] صحیح ابن حبان: ٥/ ١٩٠، حدیث، ١٨٧٢.

[2] المبسوط، للسرخسی: ١/ ١٢.

اکابر علماء اس حقیقت سے واقف اور اس کا اقرار کرنے والے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں رفع الیدین کرنے کا حکم دیا ہے۔ دور حاضر میں جو لوگ عوام الناس کو یہ کہہ کر دھوکہ دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین کرنے کا حکم نہیں دیا۔ ان لوگوں کے لیے علامہ سرخسی حنفی رحمہ اللہ کا بیان قابل قبول ہونا چاہیے۔

اگر وہ اسے قبول نہیں کرتے تو پھر کسی طرح جرأت کر کے علامہ سرخسی حنفی رحمہ اللہ کی بات کو غلط قرار دے دیں۔ [یقیناً ایسی بے ادبی کوئی نہیں کرے گا] [1]

اس بحث میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت، امام ابن حبان رحمہ اللہ کے استدلال اور امام سرخسی رحمہ اللہ کے بیان کے پیش نظر؛ یہ بات روز روشن کی طرح نمایاں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں رفع الیدین کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا نماز میں رفع الیدین کرنا ضروری ہے۔

رفع الیدین کرنا واجب ہے:

نماز میں رفع الیدین کرنا واجب ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین والی نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ گزشتہ سطور میں بیان ہو چکا ہے۔ اور علامہ سبکی رحمہ اللہ نے بھی سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث کے الفاظ: ”صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي “ سے استدلال کیا ہے کہ نماز میں رفع الیدین کرنا واجب ہے، کیونکہ اصول یہ ہے کہ حکم وجوب کی دلیل ہوتا ہے۔ [2]

---

[1] رفع الیدین کرنے والوں سے، رفع الیدین کے حکم کی دلیل کا مطالبہ کرنے والے سب سے پہلے علامہ سرخسی رحمہ اللہ سے تو معلوم کرلیں کہ انہوں نے ایسی بات کیوں اور کس دلیل کی بنا پر کہی؟

[2] جلاء العینین بتخریج جزء رفع الیدین للبخاری:ص:۳۵ (بدیع الدین الراشدی رحمہ اللہ)

باجماعت نماز میں تاخیر سے ملنے والے کے لیے حکم:

اگر کوئی نمازی باجماعت نماز میں تب شامل ہوا جب نماز کی ایک رکعت گزر چکی تھی۔ اس میں کوئی ابہام نہیں کہ وہ تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرے گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ تین یا چار رکعتی نماز کی صورت میں وہ نمازی دو رکعات کے بعد والا رفع الیدین کب کرے گا؟ تو اس کے جواب میں عرض ہے کہ وہ نمازی دو رکعات کے بعد والا رفع الیدین تب کرے گا جب امام پہلی تشہد سے اٹھے گا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا عمل، پہلی تشہد سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا تھا۔ لہٰذا پہلی تشہد کے بعد ہی رفع الیدین کرنا مشروع ہے۔ واللہ اعلم۔

رفع الیدین کے بعض قائلین کا یہ موقف سامنے آیا ہے کہ تاخیر سے آنے والا نمازی اپنی ادا کردہ رکعات کی تعداد کے مطابق دوسری رکعت کے بعد رفع الیدین کرے گا، وہ رکعت امام کی طرف سے چاہے تیسری ہو۔ لیکن یہ موقف درست معلوم نہیں ہوتا۔

نماز وتر میں رفع الیدین:

ایک مسئلہ یہ بھی وضاحت طلب ہے کہ جس شخص نے ایک سے زیادہ رکعات نماز وتر ادا کرنی ہو، وہ دو رکعات کے بعد والا رفع الیدین کب کرے گا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ تین رکعات نماز وتر تو ایک ہی تشہد سے ادا کی جاتی ہے۔ البتہ پانچ، سات، نو اور گیارہ رکعات نماز وتر اگر دو تشہد اور ایک سلام کے ساتھ ادا کی جائے تو پہلی تشہد، آخری جفت رکعت میں ہوگی اور اسی تشہد سے آخری رکعت کے لیے اٹھ کر رفع الیدین کیا جائے گا۔

کیا رفع الیدین کے بغیر نماز قابل قبول ہے؟

کسی بھی نیک عمل کی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت کے بارے میں کوئی انسان حتمی

فیصلہ اپنی طرف سے نہیں کرسکتا، البتہ عمل کی مقبولیت کے لیے جو معیار اور کسوٹی شریعت اسلامیہ نے ہمیں بتائی ہے اس کے مطابق پرکھتے ہوئے ہم اس اپنے اعمال کو عنداللہ مقبولیت کے لیے ضروری اوصاف سے متصف ضرور کرسکتے ہیں۔ اس کا دوسرا رخ یہ ہے کہ شریعت کی بیان کردہ شرائط اور اوصاف کا فقدان کسی بھی عمل کو ناقابل قبول بنا دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ نماز اسی طرح ادا کرنا جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو جس طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا، اسی طرح انہوں نے نمازیں ادا کیں، اور ہمارے لیے بھی وہی طریقہ عملی اور بیانی انداز میں پیش کیا۔ بلکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق، رسول اللہ ﷺ نے تو رفع الیدین والی نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

لہٰذا ہمیں اس بات پر یقین رکھنا چاہیے کہ نماز کا وہی طریقہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول ہے جو رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے، اور صحیح الاسناد احادیث کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے۔ اس طریقے میں واضح طور پر تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا، بلکہ تیسری رکعت کے لیے اٹھ کر رفع الیدین کرنا بھی صحیح ترین احادیث سے ثابت ہے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہی طریقہ اپنایا اور تابعین کو سکھایا، پھر تابعین اور ائمہ کرام رحمہم اللہ کے سلسلہ روایت کے اتصال و تسلسل سے متواتر بیان ہوا۔

رفع الیدین کے اثبات کی مرفوع احادیث اور خیر القرون سے آج تک متبعین سنت ائمہ وعلماء کا عملی تسلسل کتب احادیث میں جس حد تک موجود ہے اس کے پیش نظر مَیں علی وجہ البصیرۃ یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے یہ خدشہ ہے کہ جو انسان نماز میں رفع الیدین نہیں کرتا اس کی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کے اوصاف مفقود ہونے کی بنا پر شرف

قبولیت سے محروم رہ جائے گی۔اس لیے ہمیں اس سنت پرضرور عمل کرنا چاہیے۔

کیا رفع الیدین،خشوع کے منافی ہے؟

تارکین رفع الیدین قرآن مجید سے رفع الیدین کا ترک ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔جس میں سرفہرست سورۃ المومنون کی یہ آیت مبارکہ پیش کی جاتی ہے:

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ○ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ○﴾

[المومنون:۱، ۲]

اس آیت کی تفسیر میں مذکور ہے کہ ”لا یرفعون أیدیهم في الصَّلٰوة “یعنی نماز میں رفع یدین نہیں کرتے۔ [1]

یعنی خشوع والی نماز ان لوگوں کی ہے جو رفع الیدین نہیں کرتے۔اس کے متعلق دو باتیں قابل غور ہیں۔

(ا)...... تفسیر ابن عباس،سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ تفسیر نہیں ہے۔ بلکہ یہ آپ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔اس تفسیر کے آغاز میں اس کی سند مرقوم ہے:

”. . . أخبرنا عَلیّ بن إِسحَق السَّمرقَندِی عَن مُحَمَّد بن مَروَان عَن الکَلبِیّ عَن ابی صَالح عَن ابن عَبَّاس رضی اللہ عنہ . “ [2]

اس سند میں مذکور؛ محمد بن مروان، کلبی اور ابوصالح؛ تینوں جھوٹے،ضعیف اور ناقابل حجت راوی ہیں۔امام سیوطی رحمہ اللہ کی ان تینوں کی وجہ سے اس تفسیر کی سند کو جھوٹ کی زنجیر قرار دیا ہے۔ [3]

ان تینوں راویوں کی حقیقت بالتفصیل حسب ذیل ہے:

[1] تنویر المقباس تفسیر ابن عباس: ص، ۲۸٤ .

[2] تنویر المقباس تفسیر ابن عباس:ص:۲ .

[3] الاتقان فی علوم القرآن، للسیوطی:٤/ ۲۳۹ .

❁:...... محمد بن مروان کا نام ونسب اس طرح ہے: محمد بن مروان بن عبداللہ بن اسماعیل بن عبدالرحمٰن، السدی الصغیر۔ یہ کوفی تھا۔سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بھتیجے عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب کا غلام تھا۔ ❶

یعقوب بن سفیان فارسی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف اور غیر ثقہ کہا ہے۔ صالح بن محمد البغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ضعیف راوی ہے۔ یہ احادیث وضع کیا (جھوٹی احادیث بنایا) کرتا تھا۔ ❷

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن مروان السدی الصغیر الکوفی ثقہ نہیں ہے۔ جریر (بن عبدالحمید) نے اسے کذاب کہا ہے۔ نیز یہ متروک الحدیث ہے۔ ❸

امام نسائی، ابوحاتم الرازی اور ازدی رحمۃ اللہ علیہم نے اسے متروک الحدیث اور امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے۔ ❹

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ موضوع روایات بیان کرنے والوں میں سے ہے۔ اس کی روایت دلیل کے طور پر قبول نہیں کی جائے گی۔ ❺

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن مروان السدی الصغیر متروک ہے۔ ❻

احناف کے بلند پایہ عالم، سرزمین ہندوستان کے معروف محدث علامہ محمد طاہر پٹنوی رحمہ اللہ نے محمد بن مروان السدی الصغیر کو کذاب کہا ہے۔ ❼

---

❶ تهذيب الكمال:٢٦/ ٣٩٢ .

❷ تهذيب الكمال:٢٦/ ٣٩٢ .

❸ الجرح والتعديل لأبی حاتم الرازی: ٨/ ٨٦۔تهذيب الكمال:٢٦/ ٣٩٢ .

❹ الضعفاء والمتروكون، لابن الجوزی:٣/ ٩٨۔ تهذيب الكمال:٢٦/ ٣٩٣ .

❺ المجروحين لابن حبان: ٢/ ٢٨٦ .

❻ تفسير ابن كثير:٦/ ٤٢١ ، دارالكتب العلمية بيروت .

❼ تذكرة الموضوعات: صفحه:٩٠ .

احناف کے نامور عالم مولانا سرفراز خاں صفدر فرماتے ہیں:

''محمد بن مروان السدی الصغیر ضعیف ہے، لیس بشیٔ غیر ثقة کذّاب ذاھبُ الحدیث متروکُ الحدیث اور وضّاع (موضوع، من گھڑت احادیث بنانے والا) ہے۔''❶

❀:......کلبی کا نام محمد بن السائب بن بشر بن عمرو، الکلبی اور کنیت ابوالنضر ہے۔ یہ بھی کوفی ہے۔ معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ اپنے باپ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ کوفہ میں دو کذّاب (جھوٹے ترین) آدمی تھے۔ ان میں سے ایک محمد بن السائب کلبی تھا۔''❷

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابونظر محمد بن سائب کلبی ضعیف ہے۔❸

سلیمان التیمی اور یحییٰ رحمہما اللہ نے کہا: کلبی کذاب راوی ہے۔ اور امام نسائی اور امام دارقطنی رحمہما اللہ نے کہا: کلبی متروک الحدیث راوی ہے۔ اس نے ابو صالح کے واسطہ سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر بیان کی ہے جبکہ ابوصالح نے حلفا کہا ہے:

''اِنّی لَمْ أَقْرَء عَلَی الْکَلبِیِ مِنَ التَّفْسِیرِ شَیْئًا .''❹

''میں نے کلبی کے سامنے تفسیر کا کچھ بھی حصہ نہیں پڑھا۔''

ابوصالح نے کلبی سے کہا تھا کہ جو تم میرے واسطے سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایات بیان کرتے ہو، نہ کیا کرو۔''❺

---

❶ تسکین الصدور، سرفراز خان صفدر: صفحہ، ۳۳٤.

❷ تهذيب الكمال فی اسماء الرجال: ۲٥/ ۲٤۸۔ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۹/ ۱۷۸.

❸ الإصابة فی تمييز الصحابة: ۱/ ٤۰۸.

❹ تهذيب التهذيب: ۹/ ۱۷۹۔ تهذيب الكمال: ۲٥/ ۲٥۰.

❺ ميزان الاعتدال فی نقد الرجال، للذهبی: ۳/ ٥٥٦، ترجمہ نمبر: ۷٥۷٤.

کلبی نے خود کہا:

"مَاحَدَّثْتُ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبّاس فَهُوَ كِذْب فَلا تَرْوُوهُ." ❶

''میں نے ابوصالح عن ابن عباس ..کی سند سے جو بھی بیان کیا ہے سب جھوٹ ہے؛ اسے بیان نہ کیا کرو۔''

سفیان کہتے ہیں: مجھے کلبی نے کہا تھا کہ میں نے تمھیں ابوصالح کے واسطے سے جو کچھ بھی بیان کیا وہ سب جھوٹ ہے۔ ❷

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: کلبی کی تفسیر اول تا آخر سب جھوٹ ہے، اس کو پڑھنا بھی جائز نہیں۔ ❸

امام ابوعوانہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے کلبی کو کفریہ کلمات کہتے ہوئے سنا۔ ابو جزء کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ کلبی کافر ہے۔ کلبی خود کو بڑے فخر کے ساتھ سبائی (عبداللہ بن سباء کا پیروکار) کہا کرتا تھا۔ ❹

کلبی نے تفسیر ابن عباس، ابوصالح سے روایت کی ہے۔ اور خود ہی اس کی تکذیب وتضعیف بھی کر دی ہے۔ کلبی کہتا ہے کہ مجھے ابوصالح نے کہا تھا: میں نے جو کچھ بھی تمھیں بیان کیا ہے وہ سب جھوٹ ہے۔ ❺

❁:...... ابوصالح کا نام باذام ہے اور یہ سیدہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کا غلام تھا۔

---

❶ تهذيب التهذيب :۹/ ۱۷۹ ، ۱۸۰ ـ تهذيب الكمال:۲۵/ ۲۵۰ .

❷ ميزان الاعتدال للذهبي:۳/ ۵۵۷ ، ترجمه نمبر: ۷۵۷٤ .

❸ تذكرة الموضوعات ، لمحمد طاهر الهندی (پٹنی):صفحه:۸۲ .

❹ تهذيب التهذيب ، لابن حجر: ۹/ ۱۷۹ ـ تهذيب الكمال:۲۵/ ۲٤۹ .

❺ تهذيب التهذيب ، لابن حجر: ۱/ ٤۱۷ .

امام ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"وَ أَبُو صَالِح لَمْ يَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَلَا سَمِعَ مِنهُ لا يحل الإحتِجَاجُ بِهِ." [1]

"ابوصالح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہی نہیں اور نہ ہی ان سے کچھ سنا ہے۔اس لیے اس سے دلیل لینا جائز نہیں ہے۔"

امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں: وہ ضعیف، کوفی راوی تھا۔ [2]

عبدالحق فرماتے ہیں: ابوصالح ضعیف ہے۔جوزقانی کہتے ہیں: وہ متروک راوی ہے۔ازدی کہتے ہیں: وہ کذاب ہے۔ [3]

بعض اہل علم نے ابوصالح کی توثیق بھی ذکر کی ہے مگر جمہور محدثین کی جرح کے مقابلے میں مردود ہے۔

ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب تفسیر غلط اور جھوٹ ہے۔لہٰذا "لا يَرفَعُونَ اَيدِيهِم فِي الصَّلاة" کے پیش نظر رفع الیدین کرنے کو نماز میں خشوع وخضوع کے منافی قرار دینا باطل عمل ہے۔

(۲)...... دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ رفع الیدین کرنے سے نماز کو خشوع سے خالی قرار دینے والوں سے سوال ہے کہ نعوذ باللہ، ثم نعوذ باللہ، تمہاری اس دلیل کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نمازیں کس ترازو میں تولی جائیں گی؟ کیونکہ تمہارا ہی کہنا ہے کہ ابتدائے اسلام میں تو رفع الیدین کیا جاتا تھا۔اب یہ بتائیں

---

[1] جامع التحصيل في احكام المراسيل :۱٤۸ ۔ تهذيب التهذيب ، لابن حجر:۹/ ۱۸۰ ۔ ميزان الاعتدال للذهبي:۳/ ۵۵۹ ۔ الضعفاء والمتروكون ، لابن جوزي: ۳/ ٦۲ .

[2] الضعفاء والمتروكون ، للنسائي:۲۳ ، ترجمه نمبر ۷۲ .

[3] تهذيب التهذيب ، لابن حجر:۱/ ٤۱۷ .

کہ جو نمازیں ابتدائے اسلام میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رفع الیدین کر کے ادا کی ہیں، وہ نمازیں (نَعُوذُبِاللّٰهِ ، نَعُوذُبِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ) خشوع وخضوع سے خالی تھیں؟...... اِنَّـالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ...... (اللہ تعالیٰ ایسے تصور سے بھی محفوظ رکھے۔ ایسا تو خیال کرنا بھی ایمان کے منافی ہے۔)

تعجب کی بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نواسی سیدہ امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا کو اٹھا کر نماز ادا کر لیتے تھے۔ اسے نیچے بٹھا دیتے پھر اٹھا لیتے۔ ❶ لیکن رفع الیدین کرنے سے نماز کا خشوع متاثر ہو جاتا ہے۔ افسوس صد افسوس۔

بغلوں میں بت لانے کی دلیل کا انکشاف (پہلی بار):

تارکین رفع الیدین کی طرف سے یہ بات اکثر سننے میں آتی ہے کہ لوگ بغلوں میں بت چھپا کر لاتے تھے، اس لیے انہیں نماز میں رفع الیدین کرنے کا حکم دیا گیا، تا کہ ان کے بت گر جائیں۔ ❷ یہ بات سینہ بسینہ چلی آرہی تھی۔ لیکن الحمد للہ ہمیں یہ

---

❶ صحيح البخاری، كتاب الصلاة، باب إذا حمل جارية صغيرة على عنقه فى الصلاة، حديث، ٥١٦۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز حمل الصبيان فى الصلاة، حديث، ٥٤٣.

❷ یہ نہایت غیر مہذب اور پرلے درجے کی جاہلانہ، بیہودہ ترین اور بے بنیاد حکایت ہے۔ احناف کے دونوں معروف گروہوں (حنفی بریلوی اور حنفی دیوبندی) سے تعلق رکھنے والے افراد یہ حکایت بیان کرتے ہیں۔ جبکہ اسی حکایت کے پیش نظر کچھ باتیں قابل گور ہیں: [1] حنفی بریلوی بھائیوں کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب (غیب کا علم رکھنے والے) تھے۔ تو بریلوی بھائیوں کے اسی عقیدے کی بنا پر ہم پوچھتے ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ عالم الغیب تھے تو آپ ﷺ نے رفع الیدین کرنے کا حکم کیوں دیا؟ آپ ﷺ کو تو چاہیے تھا کہ جو لوگ بت چھپا کر لاتے تھے، آپ ان کے نام لے کر فرمایا کرتے کہ اے فلاں! میں جانتا ہوں کہ تم نے بغل میں بت چھپایا ہوا ہے، اسے باہر پھینک کر آؤ۔ اگر آپ ﷺ کو رفع الیدین کروائے بغیر پتہ نہیں چلتا تھا تو پھر میرے حنفی بریلوی بھائیوں کا، رسول اللہ ﷺ کے بارے میں عقیدہ عالم الغیب کہاں گیا؟ اس صورت حال میں چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ کو عالم الغیب ماننے کے عقیدہ سے حنفی بریلوی حضرات توبہ کر لیں۔ [2] بغلوں ⇦

بات تحریری شکل میں ایک کتاب سے مل گئی ہے۔ ❶ اگرچہ اس کتاب میں مذکور الفاظ اس حکایت کی مکمل ترجمانی نہیں کرتے لیکن اس بے ہودہ حکایت کے بہت قریب ہیں۔ بلکہ نہایت نامعقول اور بے تکے الفاظ ہیں۔ ملاحظہ کیجیے:

"مَاالحِکمَۃُ فِی رَفْعِ الأَیدِی فِی الصَّلاۃِ وَالجَھْرِ بِالتَّکبِیر؟ قِیلَ: لِیَستَدِلَّ الأَعمَی بِالتَّکبِیرِ، وَالأَصَمُّ بِرَفْعِ الیَدَینِ عَلَی انتِقَالاتِ الصَّلاۃِ، وَ قِیْلَ: لأَنَّ الکَفَرۃَ کَانَت إِذَا صَلَّت حَمَلت أَصنَامَھَا تَحتَ آبَاطِھَا فَشُرِعَ رَفْعُ الیَدَینِ تَبَرّءا مِن فِعلِھِم وَ آلِھَتِھِم الَّتِی کَانُوا یَعبُدُونَھَا، وَ قِیلَ

⇐⇐ میں بت چھپا کر لانے والی بات حنفی دیوبندی اگر کہیں، تو ان سے پوچھنا چاہیے کہ کہاں گیا تمھارا ناموس صحابہ پر مر مٹنے کا دعوی؟ کیا تمھارے ہاں ناموس صحابہ کی پاسداری کا یہی معیار ہے کہ صحابہ کے ایمان پر شک کرو اور ان پر مسجد میں بت لانے کا الزام لگاؤ......؟ (نعوذ باللہ من ذلک) اگر یہ بات ان لوگوں کے بارے میں کہتے ہو جو خالص مومن نہ تھے بلکہ منافق تھے۔ تو پھر ہمیں یہ بتاؤ کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ اے ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، سعد، سعید، ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم)، اے فلاں، اے فلاں آپ لوگ رفع الیدین نہ کیا کرو کیونکہ آپ تو کامل اور خالص مومن ہیں۔ آپ تو بغلوں میں بت چھپا کر نہیں لاتے، یہ رفع الیدین تو منافقین کے لیے ہے۔ کیونکہ وہ بغلوں میں بت چھپا کر لاتے ہیں۔ المیہ اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ احناف ایک طرف بت لے کر آنے کی حکایت سناتے ہیں اور دوسری طرف یہ بھی مانتے ہیں کہ کچھ عرصہ رسول اللہ ﷺ بھی رفع الیدین کرتے رہے تھے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اس عرصہ میں رسول اللہ ﷺ نے کیوں رفع الیدین کیا؟ کاش ایسی بیہودہ حکایتیں بنانے اور سنانے والوں میں کچھ غیرت موجود ہوتی۔ کاش انہیں اس بات کا احساس ہو جائے کہ ان کی یہ بیہودہ حکایت کہاں تک اثر انداز ہوتی ہے۔

❶ میں امید کرتا ہوں کہ رفع الیدین کے موضوع پر اردو زبان میں لکھی اور ترجمہ کی گئی کتب میں ہماری کتاب پہلی ہے، جس میں اس بات کو باقاعدہ باحوالہ ذکر کیا جا رہا ہے۔ میرے معزز دوست قاری لقمان فیصل حفظہ اللہ کے ذریعے سے مجھے یہ بات پہنچی کہ بغلوں میں بت لانے کا ذکر امام سیوطی رحمہ اللہ کی کتاب "الکنز المدفون والفلك المشحون" میں موجود ہے۔ ہم نے اس کتاب کی کھوج لگانا شروع کر دی۔ بالآخر یہ کتاب ہمیں میسر آ گئی۔ الحمد للہ علی ذلك.

مَعنَاہُ: اِنِّی غَرِیقٌ فِی بَحْرِ الخَطَایَا فَخُذ بِیَدِی وَ أَنْعِشْنِی“ [1]

”نماز میں رفع الیدین اور بلند آواز سے تکبیر کہنے میں کیا حکمت ہے؟ کہا جاتا ہے کہ (ان میں حکمت یہ ہے کہ) اندھے کو تکبیر کے ذریعے اور بہرے کو رفع الیدین کے ذریعے (نماز میں ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف) منتقل ہونے کا علم ہو جائے۔ اور اس کا یہ بھی جواب دیا گیا ہے کہ (حکمت یہ ہے کہ) کافر جب نماز پڑھنے آتے تھے تو اپنی بغلوں میں اپنے بت چھپا کر لاتے تھے۔ تو ان کی اس حرکت اور ان کے باطل معبودوں سے بری ہونے (بیزاری کا اظہار کرنے) کے لیے رفع الیدین مشروع کر دیا گیا۔ اور اس کا ایک مقصد یہ بھی بتایا گیا ہے کہ (یا اللہ) میں گناہوں کے سمندر میں غرق ہو چکا ہوں، میرا ہاتھ تھام لے اور مجھے بچا لے۔“

یہی بات احناف کے معتبر عالم، علامہ سرخسی رحمہ اللہ نے بھی کہی ہے۔ انہوں نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے الفاظ ”جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے ہاتھ کانوں کے برابر اٹھاتے“ کی وضاحت میں کہا ہے:

”أَنَّ خَلفَ الإِمَامِ أَعمَى وَأَصَمُّ فَأَمَرَ بِالجَهرِ بِالتَّكبِيرِ لِيَسمَعَ الأَعمَى وَبِرَفعِ اليَدَينِ لِيَرَى الأَصَمُّ فَيَعلَمُ دُخُولَهُ فِي الصَّلَاةِ وَهَذَا المَقصُودُ إِنَّمَا يَحصُلُ إِذَا رَفَعَ يَدَيهِ إِلَى أُذُنَيهِ“ [2]

”چونکہ امام کے پیچھے نابینا اور بہرے افراد بھی ہوتے ہیں اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے تکبیر کہنے کا حکم دیا تاکہ نابینا (مقتدی) تکبیر سن

---

1. الکنز المدفون والفلك المشحون، للسیوطی: ص، ١٠٤.
2. المبسوط، للسرخسي: ١/ ١٢.

کر (جان لے)؛ اور رفع الیدین کا حکم دیا تا کہ بہرہ (مقتدی، ہاتھوں کو)
دیکھ کر جان لے کہ امام نے نماز شروع کردی ہے۔ اور بہرے کو معلوم تب
ہوسکتا ہے جب امام اپنے کانوں تک ہاتھ اٹھائے۔''

معزز قارئین! اس "الکنز المدفون والفلك المشحون" اور "المبسوط، للسرخسی" کی عبارتوں پر غور کیجئے۔ واضح طور پر یہ سمجھ آرہا ہے کہ اگر نمازیوں میں کوئی شخص نابینا نہ ہو تو نماز میں تکبیر بھی نہیں کہنی چاہیے، کیونکہ تب تکبیر ضرورت نہیں رہ جاتی۔

نابینا شخص کا تو ظاہری نشانیوں سے پتہ چل جاتا ہے لیکن کسی کا بہرہ ہونا اس طرح معلوم نہیں ہوسکتا۔ تو کیا مانعین رفع الیدین نے کبھی باجماعت نماز کے وقت بہرے لوگوں کی فہرست بنانے کا اہتمام کیا ہے؟ تا کہ ان کی سہولت کے لیے رفع الیدین کیا جائے۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ صف میں بہرے شخص کے قریب کھڑا انسان رفع الیدین کرے گا یا امام اور دیگر سارے نمازی بھی کریں گے؟ اگر بہرہ شخص دوسری، تیسری یا اس سے بھی پچھلی صف میں کھڑا ہے تو اس وقت اس کے قریب کھڑے افراد کو کبھی یہ حکم دیا گیا ہے کہ تم رفع الیدین کرنا، باقی لوگ نہ کریں، کیونکہ تمھارے قریب بہرہ آدمی کھڑا ہے۔

جب میرے حنفی بھائیوں کی کسی مسجد کا حنفی امام نماز شروع کرتا ہے، اور اسے یہ معلوم بھی ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے مقتدیوں میں کوئی شخص بہرہ یا نابینا نہیں ہے، تو پھر وہ امام تکبیر تحریمہ کیوں کہتا ہے؟ کیا وہ اپنے پیچھے کھڑے افراد کو نابینا تصور کررہا ہوتا ہے؟ اور امام تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کیوں کرتا ہے؟ کیا وہ اپنے پیچھے کھڑے افراد کو بہرہ سمجھ رہا ہوتا ہے؟ [إنا للّٰه وإنّا إليه راجعُون] کوئی بھی حیلہ کر کے سنت سے بھاگنے کی کوشش کرلو، بھاگ نہیں سکو گے۔ سنت کو اپنانے میں ہی خیر اور بھلائی ہے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کتاب: ''الکنز المدفون والفلك المشحون'' کی زیر بحث عبارت میں تو اس حقیقت کا انوکھے انداز سے اقرار اور اعتراف کیا جارہا ہے کہ رفع الیدین بالکل منسوخ نہیں؛ بلکہ ضرورت کے وقت رفع الیدین کیا جا سکتا ہے۔ اور ضرورت یہ ہے کہ جب مقتدی بہرے ہوں تو رفع الیدین کرنا چاہیے۔

عجیب وغریب منطق اور عجیب فلسفہ ہے۔ کیا یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کسی صحابی رضی اللہ عنہ، کسی تابعی، کسی امام بالخصوص عالم اسلام کے معروف جلیل القدر امام، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے، ان کے تلامذہ: امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن شیبانی، امام زفر بن ہذیل رحمہم اللہ وغیرہ سے ثابت ہے؟...... ہرگز ثابت نہیں ہے...... عقل سلیم رکھنے والا کوئی بھی شخص اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتا۔

اسی طرح ایک بات یہ بھی قابل غور ہے کہ اس عبارت میں بہرے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ''وَالأَصَمُّ بِرَفْعِ اليَدَينِ عَلَى انتِقَالاتِ الصَّلاةِ'' یعنی نماز کے انتقالات کے وقت بہرے لوگوں کے لیے رفع الیدین کیا جائے۔ ''انتقالات'' جمع ہے جس سے مراد یہ ہے کہ نماز میں ایک رکن سے دوسرے کی طرف منتقل ہونے کے تمام مراحل میں رفع الیدین کیا جائے۔ یہاں دو باتیں سمجھ آرہی ہیں: (۱) تکبیر تحریمہ کے علاوہ بھی رفع الیدین کرنے کا اقرار و اظہار کیا جارہا ہے۔ (۲) اس کے مطابق ہر ایک رکن سے اگلے رکن میں جانے کے لیے رفع الیدین کیا جائے گا، تاکہ بہرے لوگوں کو ہر رکن کی ادائیگی کا علم ہوتا رہے۔ اس اصول کے مطابق تو تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر، سجدہ کے لیے جھکتے وقت، پہلے سجدے سے اٹھ کر، دوسرے سجدے کے لیے جھکتے وقت، دوسری سجدے سے اٹھ کر وغیرہ وغیرہ الغرض نماز کے تمام مراحل میں رفع الیدین کیا پائے تاکہ بہرے لوگوں کو

معلوم ہوتا رہے کہ امام اب اس رکن سے اگلے رکن کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔ ورنہ اس کی نماز ادھوری رہ جائے گی۔...... جبکہ یہ بات کسی بھی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والوں کے ہاں جائز، درست اور ثابت نہیں ہے۔......

اور ایک اہم ترین قابل غور بات یہ ہے کہ کون سے کافر تھے جو دور نبوی میں نماز ادا کرنے آیا کرتے تھے؟ إنا للّٰه وإنّا إليه راجعون ......کافر نماز پڑھنے کے لیے آتے تھے؟...... رسول اللہ ﷺ نے تو ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان اور کافر کے درمیان فرق؛ نماز کی بنیاد پر ہے۔''[1]

اگر نماز پڑھنے آیا ہے تو وہ شخص کافر نہیں ہے، اور اگر کافر ہے تو نماز پڑھنے کیوں آئے گا؟ جبکہ کافروں کا مسجد میں اپنے بت لے کر آنا اور نماز پڑھنا بیان کرنے والوں کی یہ انوکھی منطق ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔

اس کے بعد ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ ''الکنز المدفون والفلك المشحون'' امام سیوطی رحمہ اللہ کی تالیف نہیں ہے۔ بلکہ یہ ان کی طرف غلط منسوب ہے۔ اس کے بارے میں بہت سے ثبوت ہیں لیکن یہاں چند ثبوت پیش کرتا ہوں، تاکہ عوام الناس بھی اس کتاب کی حقیقت سے واقف ہو سکیں۔

معزز قارئین! ''الکنز المدفون والفلك المشحون'' کا اصل مؤلف یونس مالکی ہے۔ امام زرکلی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

"یونس المالکی شرف الدین: صاحب الکنز المدفون

---

[1] دیکھئے: صحیح مسلم: کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترك الصلاة، حدیث، ۸۲۔ سنن الترمذی: أبواب الایمان، باب ماجاء فی ترك الصلاة، حدیث، ۲٦۱۸، ۲٦۱۹، ۲٦۲۰۔ سنن النسائی: کتاب الصلاة، باب الحکم فی تارك الصلاة، حدیث: ٤٦٤۔ سنن ابن ماجة: کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب ماجاء فیمن ترك الصلاة، حدیث، ۱۰۷۸.

والفلك المشحون، المنسوب إلى جلال الدين السيوطى، و الجوهر المصون. كان من تلاميذ الذهبى" ❶

''شرف الدین یونس المالکی، امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کتاب:''الکنز المدفون والفلك المشحون ''اور''الجوھر المصون'' کا مؤلف ہے۔ یہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے ہے۔''

الکنز المدفون والفلك المشحون میں بھی اس کے مؤلف کا نام واضح الفاظ میں مذکور ہے۔ ایک مقام پر مذکور ہے:

"الحمد للّٰہ من كلام كاتبه جامع هذا الكتاب الفقير: ی و ن س ا ل م ا ل ك ی" ❷

یعنی اس کتاب (الکنز المدفون والفلك المشحون)کو جمع (تالیف) کرنے والے فقیر: ی و ن س ال م ال ک ی۔''

مذکورہ بالا عبارت میں حروف تہجی کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے، جنہیں اکٹھا کیا جائے تو واضح طور پر ''یونس مالکی'' بنتا ہے۔

دوسرے مقام پر لکھا ہے:

"فقيرك يونس المسكين يرجو..." ❸

''آپ کا فقیر: مسکین، یونس امید رکھے ہوئے ہے...''

اس بحث سے روز روشن کی طرح واضح ہوتا ہے کہ''الکنز المدفون والفلك

---

❶ الأعلام، للزركلى:٨/ ٢٦٣ .

❷ الكنز المدفون والفلك المشحون، ص،٢١٦ .

❸ الكنز المدفون والفلك المشحون، ص،٢١٦ .

المشحون'' کا مؤلف امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نہیں بلکہ یونس المالکی ہے۔

اس کے علاوہ بھی جہاں اس کتاب میں مؤلف نے اپنے شیوخ اور بعض احباب سے ملاقات کو بیان کیا ہے ان شیوخ اور تواریخ سے بھی واضح ہوتا ہے کہ یہ کتاب امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی نہیں ہے۔ اس کی مزید تفصیل بیان کرنا مناسب وضروری نہیں ہے۔

بہر حال جو کتاب ہی غیر مستند اور غیر معتبر ہو، جس کتاب کی اپنے مؤلف کی طرف نسبت ہی درست نہ ہو، اس کتاب سے حوالہ دینا مناسب نہیں ہے۔ [1]

رفع الیدین سے منع کی تمام روایات باطل ہیں:

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَمِن ذٰلِكَ أَحَادِيثُ المَنعِ مِن رَفعِ اليَدَينِ فِى الصَّلاةِ عِنْدَ الـرُّكُوعِ وَالرَّفعِ مِنْهُ كُلُّهَا بَاطِلَةٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّم لا يَصِحّ مِنْهَا شَىءٌ" [2]

''یعنی: نماز کے احکام سے متعلق موضوع و من گھڑت احادیث میں وہ تمام احادیث بھی ہیں جن میں نماز میں رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے سے منع مذکور ہے۔ ان تمام روایات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونا باطل ہے۔ ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں ہے۔''

---

[1] اس کتاب سے اگر کسی اہل حدیث عالم نے حوالہ دیا ہے تو اس کی دو میں سے کوئی ایک وجہ ہوسکتی ہے: (۱) اس کتاب کو کسی مسئلہ میں یا مجموعی طور پر معتبر جاننے والوں کو اسی کتاب میں ان کے موقف کی حقیقت اور اصلیت بیان کرنا مقصود ہو۔ (۲) حوالہ دینے والے شیخ کو اس بات کا علم نہ ہو سکا ہو کہ یہ کتاب امام سیوطی رحمہ اللہ کی طرف غلط منسوب ہے۔

[2] نقد المنقول و المحك المميز بين المردود والمقبول:۱۲۸، ص، ۵۷. المنار المنيف فى الصحيح والضعيف، ص:۱۳۷.

اثبات رفع الیدین سے متعلق صالح اور سنہرے خواب:

ہم، نبی کے علاوہ کسی بھی شخصیت کے خواب سے مسائل و احکام اور نواہی کا استنباط جائز نہیں سمجھتے ہے۔ البتہ صالحین، اولیاء اور باکردار لوگوں کے رؤیا الصالحہ (اچھے خواب) بعض اوقات کسی معاملے کی طرف توجہ، راہنمائی اور ترغیب کا فائدہ ضرور دیتے ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری وفات کے بعد وحی تو ختم ہو جائے گی لیکن مبشرات بند نہ ہوں گی۔ صحابہ نے عرض کیا مبشرات کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مبشرات وہ اچھے خواب ہیں جو نیک بندوں کو دکھائی دیتے ہیں'' [1]

چونکہ ہمارے مخاطبین کے ہاں خوابوں کو خصوصی پذیرائی اور مقبولیت حاصل ہے۔ بلکہ متعدد افراد نے اپنی کتب اور اداروں کو اسنادی و تعارفی تقویت بخشنے کے لیے خوابوں کا سہارا لیا ہے۔ حتی کہ بالخصوص زیارت نبوی پر مشتمل خوابوں کے اس قدر انبار لگنا شروع ہو گئے کہ ''خوابی صحابی'' کی اصطلاح وضع کر کے عجب کارنامہ انجام دینے تک نوبت آ گئی۔ [العیاذ باللہ]

اپنے انہی بھائیوں کی ضیافت طبع کے لیے مندرجہ ذیل خواب پیش خدمت ہیں:

---

[1] یہ حدیث مکمل اس طرح ہے: ایک مرتبہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غمگین ہو کر حاضر خدمت ہوئے: انہیں یہ فکر لاحق تھی کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں کار خیر سے مطلع فرماتے ہیں، اگر اب خدانخواستہ آپ کی اجل آ پہنچی تو ہمیں کون مطلع کرے گا؟ دینی و دنیاوی امور کی بھلائی ہمیں کس طرح معلوم ہوا کرے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری وفات کے بعد وحی تو ختم ہو جائے گی لیکن مبشرات بند نہ ہوں گی۔ صحابہ نے عرض کیا مبشرات کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مبشرات وہ اچھے خواب ہیں جو نیک بندوں کو دکھائی دیتے ہیں۔'' [سنن الترمذی: کتاب الرؤیا، باب ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات، حدیث: ۲۲۷۲۔ المستدرك للحاكم: ٤/ ٤٣٣، حدیث: ۸۱۷۸۔ امام حاکم نے کہا: یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔ علامہ ذہبی نے بھی اسے مسلم کی شرائط کے مطابق (صحیح) قرار دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ رفع الیدین کر رہے تھے:

امام ابوجعفر احمد بن اسحاق بن بہلول بیان کرتے ہیں: میرا مذہب و موقف اہل عراق والا (یعنی ترک رفع الیدین کا) تھا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ ﷺ نے پہلی تکبیر کے وقت رفع الیدین کیا، پھر جب رکوع کیا اور پھر جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی رفع الیدین کیا۔ [1]

فرشتوں کی امامت کا شرف:

محدث ابواسحاق ابراہیم بن حرب العسکری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام عبیداللہ بن عبدالکریم، المعروف امام ابوزرعہ الرازی رحمہ اللہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ چوتھے آسمان پر فرشتوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ عظمت کس عمل کی بنا پر ملی ہے؟ انہوں نے فرمایا: نماز میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے فرشتوں کا امام بنا دیا ہے۔ [2]

یزید بن مخلد الطرطوسی نے بھی اسی طرح کا ایک خواب بیان کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابوزرعہ الرازی رحمہ اللہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ آپ آسمان دنیا (پہلے آسمان) ایسی قوم کو نماز پڑھا رہے تھے جنہوں نے سفید کپڑے اوڑھ رکھے تھے اور امام ابوزرعہ رحمہ اللہ پر بھی سفید چادر تھی۔ اور وہ سب نماز میں رفع الیدین بھی کر رہے تھے۔ جب امام ابوزرعہ رحمہ اللہ نے سلام پھیرا تو میں نے قریب ہو کر پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ فرشتے ہیں۔ میں نے کہا: آپ کے کس عمل

---

[1] سنن الدارقطني:٢/ ٤٨، حديث: ١١٢٤ ـ إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة، لابن حجر:١٨/ ٤٢٩ .

[2] سير أعلام النبلاء، للذهبي:١٣/ ٧٨ .

کی جزا ہے کہ آپ کو فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی؟ انہوں نے فرمایا: نماز میں رفع الیدین کرنے کی بدولت اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سعادت بخشی ہے۔ [1]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین کر رہے تھے:

پاکستان کے معروف عالم دین، محقق و مصنف، علامہ ابو خالد نور گھر جاکھی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زیارت کی۔ دیگر صحابہ کرام کی بڑی جماعت کو مسجد نبوی میں دیکھا معلوم ہوتا تھا کہ نماز جمعہ سے فارغ ہو کر سنت یا نوافل وغیرہ ادا کر رہے ہیں۔ میں نے سب کی طرف بغور دیکھا کہ وہ رکوع میں جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع الیدین کر رہے تھے۔ [2]

رفع الیدین پر مباہلہ کی دعوت:

رفع الیدین کرنا ایک ایسا عمل ہے جس کا اثبات اس حد تک معتبر احادیث سے ثابت ہے کہ رفع الیدین کرنے کے قائل علماء و ائمہ کرام رفع الیدین کے انکاریوں سے اس کی بنا پر مباہلہ کرنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ کیونکہ انہیں احادیث و آثار کے تواتر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے صحابہ اور پھر تابعین عظام میں اس پر عملی تسلسل کے باعث اس عمل کے دائمی اور غیر منسوخ ہونے کا یقین کامل تھا۔

امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ منیٰ (مکہ مکرمہ) میں امام اوزاعی اور امام سفیان ثوری رحمہما اللہ کی ملاقات ہوئی۔ تو امام اوزاعی رحمہ اللہ نے کہا: آپ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیوں نہیں کرتے؟ امام ثوری رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ

---

[1] تاریخ دمشق، لابن عساکر: ۳۸/ ۳۷.

[2] الشیخ ابو خالد نور گھر جاکھی رحمہ اللہ نے وضاحت بھی کی ہے کہ یہ خواب دیکھنے کا واقعہ ۱۵ صفر ۱۳۵۷ھ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے یہ جامع مضمون لکھنے کی برکت سے مجھے یہ نعمت عظمیٰ عطا فرمائی۔ [اثبات رفع الیدین، نور گھر جاکھی: ۵۹]

اس حدیث کی وجہ سے جو یزید بن ابی زیاد نے بیان کی ہے۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے کہا: میں آپ کو امام زہری کی سالم بن عبداللہ کے واسطے سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بتا رہا ہوں اور آپ اس کے مقابلے میں یزید بن ابی زیاد کی روایت سنا رہے ہیں۔ حالانکہ یزید بن ابی زیاد ضعیف الحدیث راوی ہے اور اس کی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مخالف ہے۔ یہ بات سن کر امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے کہا: شائد آپ کو میری بات بری لگی ہے۔ امام ثوری نے کہا: جی ہاں۔ امام اوزاعی نے کہا: چلو مقام ابراہیم کے پاس جا کر ہم مباہلہ کر لیتے ہیں، خود بخود معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کون سچا (حق پر) ہے۔ جب امام ثوری رحمہ اللہ نے امام اوزاعی رحمہ اللہ کا غصہ دیکھا تو صرف مسکرا دیے۔ [1]

چند الفاظ ''جزء رفع الیدین'' کے بارے میں......!

میری خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی سنت: رفع الیدین کے دفاع اور اس کے اثبات کے لیے خدمت سنت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ [الحمدللّٰہ علی ذلك] قبل ازیں میں نے ایک تارک رفع الیدین کے دلائل کا ردّ اور حقیقت بیان کرنے کے لیے ''نماز کا حسن، رفع الیدین'' کے عنوان سے ایک کتاب مرتب کی، جو مطبوع ہے۔

اب اللہ تعالیٰ نے رئیس المحدثین، امام بخاری رحمہ اللہ کی مختصر، جامع اور عظیم کتاب ''جزء رفع الیدین'' کو اردو قالب میں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جس کا دوسرا ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ الحمد للّٰہ علی ذلك۔

---

[1] السنن الکبریٰ، للبیھقی: ۲/ ۱۱۷، ۱۱۸، حدیث، ۲۵۳۹۔ یہ واقعہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کو یزید بن ابی زیاد کی روایت میں اضافی، خودساختہ الفاظ کی تلقین کا علم ہونے سے پہلے کا ہوسکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب]

اس کتاب میں امام بخاری رحمہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت: رفع الیدین کو نہ صرف احادیث صحیحہ بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول وعمل سے ثابت کیا ہے اور اس سنت کا بھرپور دفاع کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے نماز میں تکبیر تحریمہ کہتے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر، اور تین یا چار رکعتی نماز کی صورت میں دوسری رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کے ساتھ ساتھ دعا، نماز استسقاء اور نماز جنازہ کے مواقع پر ہاتھ اٹھانے کو بھی روایات صحیحہ سے بیان کیا ہے۔ لیکن ان تمام کا بیان بھی دراصل نماز کے رفع الیدین کا اثبات واضح کرنے کے لیے ہے۔

جزء رفع الیدین کے دیگر اردو تراجم:

امام بخاری رحمہ اللہ کی اس کتاب ''جزء رفع الیدین'' کے کئی اردو تراجم پہلے بھی منظر عام پر آچکے ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

❁:...... اردو ترجمہ از مولانا ابومحمد زین العابدین حافظ نظیر حسن آروی رحمہ اللہ۔ یہ ترجمہ ۱۳۰۳ھ کو مطبع محمدی لاہور سے مطبوع ہوا۔ اس میں ترجمہ، عبارت کے اطراف (حواشی) میں مرقوم ہے۔ [1]

❁:...... اردو ترجمہ از فضیلۃ الشیخ علامہ خالد حسین گھرجاکھی۔ اس ترجمہ کا جو نسخہ مجھے میسر آیا اس پر تاریخ اشاعت؛ جون ۱۹۹۷ء مرقوم ہے۔ اسے ادارۃ احیاء السنۃ گھرجاکھ، گوجرانوالا نے شائع کیا۔ اس نسخے کے آخر میں علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ کا مختصر رسالہ ''رفع الیدین'' بھی شامل اشاعت ہے۔

❁:...... اردو ترجمہ از محقق العصر علامہ حافظ محمد زبیر علی زئی رحمہ اللہ۔ یہ ترجمہ دسمبر ۲۰۰۳ء میں مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار فیصل آباد سے محمد سرور عاصم نے

---

[1] مولانا ابومحمد زین العابدین حافظ نظیر حسن آروی رحمہ اللہ کو سید العلماء سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کے شاگردوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

شائع کیا۔ ❶

❁:...... اردو ترجمہ از مولانا محمد صدیق سرگودھوی رحمہ اللہ ۔ یہ ترجمہ ''اسوہ سید الکونین'' کے نام سے ادارہ احیاء السنۃ النبویۃ، ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا سے، ستمبر ۱۹۷۵ میں شائع ہوا۔ ❷

❁:......مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی حنفی کا اردو ترجمہ جو مکتبہ امدادیہ ملتان سے شائع ہوا۔ اس ترجمہ کا سن اشاعت مذکور نہیں، اور اس کے ساتھ جزء القراءۃ خلف

---

❶ فضیلۃ الشیخ محقق العصر علامہ حافظ زبیر رحمہ اللہ کا تعلق علی زئی قبیلہ سے تھا۔ اس طرح سے آپ حافظ زبیر علی زئی کے نام سے معروف ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ کی ولادت ۲۵ جون ۱۹۵۷ء کو حضرو، اٹک میں ہوئی۔ آپ کی کنیت ابوطاہر تھی۔ آپ کے والد محترم کا نام مجدد خاں تھا۔ حافظ زبیر رحمہ اللہ دور حاضر کے جید عالم، بلند پایہ مناظر، عظیم محقق اور علم اسماء الرجال کے ماہر تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے خدمت حدیث اور رد باطل کے میدان میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ آپ رحمہ اللہ شیخ العرب والعجم علامہ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے ۱۹۸۳ء میں ایم اے اسلامیات اور ۱۹۹۴ء میں ایم اے عربی کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی لاہور سے حاصل کی۔ اردو، عربی، انگریزی زبان میں آپ کی متعدد تالیفات و تصنیفات عظیم علمی سرمایہ ہے۔ آپ رحمہ اللہ تقریباً دو ماہ تک بیمار رہنے کے بعد ۵۶ برس کی عمر میں ۱۰ نومبر ۲۰۱۳ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ، اللہ تعالیٰ آپ رحمہ اللہ کی دینی خدمات کو شرف قبولیت بخشے اور آپ کو بلند درجات عطا کرے۔ آمین۔

❷ مولانا محمد صدیق بن عبدالعزیز سرگودھوی رحمہ اللہ نامور عالم دین، خطیب، مدرس اور بلند پایہ مصنف تھے۔ بالخصوص وراثت کے مسائل میں آپ رحمہ اللہ ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ رحمہ اللہ کی پیدائش ۱۹۱۴ء کو فیروز وال ضلع فیروز پور، مشرقی پنجاب میں ہوئی۔ آپ رحمہ اللہ نے وقت کے جید اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ جن میں مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ اور شیخ العرب والعجم علامہ حافظ محمد محدث گوندلوی رحمہ اللہ نمایاں ہیں۔ مولانا محمد صدیق رحمہ اللہ نے ایک اشاعتی ادارہ، احیاء السنۃ النبویۃ کے نام سے قائم کیا تھا۔ آپ رحمہ اللہ عمر بھر دین اسلام کی تبلیغ و ترویج میں مصروف رہے۔ ۲۱ اپریل ۱۹۸۸ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور سرگودھا میں فاتح قادیانیت شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی قبر کے قریب آپ کو دفن کر دیا گیا۔

الامام للبخاری کا اردو ترجمہ بھی شامل اشاعت ہے۔ [1]

ہماری کوشش......!

ہماری تمنا اور کوشش محض اصلاح ہے۔ کسی بھی دوسرے مسلک یا کسی شخصیت کو نشانہ بنانا یا اس کی تذلیل کرنا ہمیں سخت ناپسند اور ناگوار ہے۔ اس کتاب میں ہم نے حسب سابق اور حسب روایت اس بات کا مکمل لحاظ رکھا ہے کہ کسی مسلک یا شخصیت کی دل آزاری نہ ہو، کسی کی عزت نفس مجروح نہ ہو۔ ہم نے نہایت باادب اور احترام کا انداز تحریر اپنایا ہے۔ کیونکہ ہمارا مقصد اصلاح امت ہے، انتشار نہیں ہے۔

مقلدین (احناف) سے احکام و مسائل اور عقائد و نظریات میں اصولی یا فروعی اختلاف کے باوجود ہم ان بھائیوں کا دل و جان سے احترام کرتے ہیں۔ اور امام محترم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے فقہی و علمی مقام کو نہ صرف تسلیم کرتے ہیں بلکہ امام محترم کے لیے اللہ کے حضور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی جملہ دینی مساعی کو شرف قبولیت بخشے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

مسلک کوئی بھی ہو جو شخص کتاب اللہ اور سنت رسول کی تعلیمات سے دوری اور

---

[1] مولانا امین صفدر اوکاڑوی پندرھویں سدی ہجری میں مسلک احناف کے پاکستانی علماء میں نمایاں شخصیت تھے۔ آپ کا نام محمد امین اور والد کا نام ولی محمد تھا۔ مسلک احناف کے معروف عالم مولانا سرفراز خان صفدر سے نہایت متاثر ہونے کی بنا پر اپنے نام کے ساتھ ''صفدر'' کا لقب منتخب کیا۔ آپ ۴، اپریل ۱۹۳۴ء کو بیکانیر ضلع گنگا نگر بھارت میں پیدا ہوئے۔ گاؤں میں حنفی مسلک کی کوئی مسجد نہ ہونے کے باعث اہل حدیث عالم حافظ محمد رمضان اور مسلک اہل حدیث کے مبلغ و ترجمان، علامہ عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ تقسیم ہند کے بعد پاکستان میں اوکاڑہ میں رہائش اختیار کی۔ اسی دوران ۱۹۵۳ء میں باقاعدہ حنفی مسلک کے ترجمان کے طور پر معروف ہوئے۔ لیکن اس سے قبل بھی آپ حنفی ہی تھے، صرف اہل حدیث عالم کے شاگرد تھے، خود اہل حدیث نہیں تھے۔ آپ پرائمری سکول میں ٹیچر تعینات ہوئے۔ ۳ شعبان ۱۴۲۱ھ بمطابق ۱۱/۱۳ اکتوبر ۲۰۰۰ء منگل اور بدھ کی درمیانی شب اوکاڑہ میں آپ نے وفات پائی۔ [ماخوذ از: ویکیپیڈیا، آزاد دائرۃ المعارف۔ ملخص از ''میں حنفی کیسے بنا؟'' از امین صفدر اوکاڑوی]

عدم تعمیل کا مرتکب ہوگا، ہم ان شاء اللہ الرحمٰن نہایت احسن انداز سے حتی المقدور اس کی اصلاح اور قرآن وسنت کے مطابق راہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہیں گے۔ اختلافات کا ہونا کوئی عجیب بات نہیں، البتہ اختلافات کو قرآن وسنت کی روشنی میں ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اسی میں ہماری اخروی کامیابی مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

اظہارِ تشکر:

خدمت حدیث اور دفاع سنت کی اس کاوش میں؛ اللہ رب العزت کے شکر وحمد کے بعد، مَیں اپنے جملہ معاونین: برادرم **محمد صدیق کاکاخیل** (ابوبکر کتاب گھر والے)، بھائی محمد عثمان (کوٹ حسین)، برادم حافظ شاہد عمران اور استاد محترم شیخ الحدیث حکیم اشفاق احمد حفظہ اللہ (فاضل مدینہ یونیورسٹی) کا اعماق قلب سے شکر گزار ہوں۔ جنھوں نے بالترتیب: اس ترجمہ کی ترغیب دلانے، کتاب کے نسخے مہیا کرنے، ترجمہ کے دوران مفید تجاویز دینے اور ترجمہ پر نظر ثانی کرنے جیسے اہم امور کی صورت میں مجھے علمی و اخلاقی تعاون مہیا کیا۔ اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو میرے لیے، میرے والدین اور میرے اساتذہ کے لیے اخروی اثاثہ اور مفید صدقہ جاریہ بنائے۔ اور اس کتاب کے ذریعے، رفع الیدین کے تارکین کو ہدایت سے نواز کر متبع سنت بنائے۔ آمین۔

العبد الآثم

امان اللہ عاصم

[محلّہ اسلام پورہ شیخوپورہ]

یکم اپریل 2018 بروز اتوار [پہلا ایڈیشن] 8 جولائی 2019 بروز سوموار [دوسرا ایڈیشن]

0332-7088872

مؤلف کا تعارف

نام ونسب:

شیخ الاسلام، سید الفقہاء امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ کا نام ''محمد'' اور کنیت: ابوعبداللہ تھی۔ آپ رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب یوں ہے:

"محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن مغيره بن بردزبه الجعفي البخاری"

امام بخاری رحمہ اللہ کے جد اعلیٰ بردزبہ فارس کے رہنے والے اور مذہباً مجوسی تھے۔ ❶ آپ رحمہ اللہ کے دادا، مغیرہ نے حاکم بخارہ ''یمان الجعفی'' کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اور شہر بخارا میں ہی رہائش پذیر ہوگئے۔ اسی وجہ سے امام صاحب رحمہ اللہ کو الجعفی البخاری کہا جاتا ہے۔

ولادت:

امام بخاری رحمہ اللہ ۱۳ شوال ۱۹۴ ہجری بمطابق ۲۱ جولائی ۸۱۰ عیسوی کو جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد بخارا شہر میں پیدا ہوئے۔ ❷ بخارا قدیم جغرافیہ میں اقلیم پنجم کے صوبہ ماوراء النہر کا ایک جلیل القدر شہر سمجھا جاتا تھا۔ ❸

---

❶ مقدمه فتح الباری صفحه:٤٧٧۔ تاریخ بغداد:٢/ ١١ .

❷ آپ رحمہ اللہ کی پیدائش کو ابجد کے حساب سے ''صدق'' ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے مراد حروف ابجد کے اعداد ہیں۔ ص:۹۰، د:۴، ق:۱۰۰؛ یہ کل تعداد ۱۹۴ بنتی ہے۔ آپ کا سن ولادت؛ ۱۹۴ ہے۔

❸ معجم البلدان:٢/ ٨١ .

والدین کا تعارف:

امام بخاری رحمہ اللہ کے والد گرامی ابوالحسن اسماعیل رحمہ اللہ اکابر محدثین میں سے ہیں۔ آپ امام مالک رحمہ اللہ اور امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔آپ نے ہمیشہ رزق حلال کمایا اور حرام کے قریب بھی نہیں گئے۔ [1]

امام بخاری رحمہ اللہ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ آپ رحمہ اللہ کے والد گرامی، امام اسماعیل رحمہ اللہ دنیا سے رحلت فرما گئے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی والدہ آپ کو اور آپ کے بڑے بھائی احمد کو لے کر بخارا سے مکہ معظّمہ چلی آئیں۔ [2]

حلیہ:

امام بخاری رحمہ اللہ کا جسم دبلا، پتلا، قد درمیانہ اور رنگ گندمی تھا۔ [3]

بچپن کے حالات زندگی:

علامہ سبکی رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق امام بخاری رحمہ اللہ کی دو مرتبہ بینائی ضائع ہوئی۔ ایک مرتبہ بچپن میں؛ جو آپ کی والدہ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے لوٹا دی اور دوسری مرتبہ طلب علم کے لیے دھوپ اور شدتِ گرمی میں سفر کرنے کی وجہ سے نظر جاتی رہی۔ گل فطمی کا سر پر ضماد کرنے سے بینائی پلٹ آئی تھی۔ [4]

شیوخ:

امام بخاری رحمہ اللہ کے مشائخ اور اساتذہ بہت زیادہ ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے خود فرمایا کہ میں نے ایک ہزار اسی (۱۰۸۰) شیوخ سے احادیث لکھی ہیں۔ [5]

---

1. مقدمه فتح الباری:٤٧٩ .
2. مقدمه فتح الباری ، صفحه:٤٧٨ .
3. تذكرة الحفاظ: ٢/ ١٢٥
4. سيرة البخاری ، صفحه: ٥٤ .
5. مقدمه فتح الباری ، صفحه: ٤٧٩ .

تلامذہ:

امام بخاری رحمہ اللہ کا حلقہ درس بہت وسیع تھا آپ کے تلامذہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں آپ کے شاگردوں میں امام ترمذی ، امام نسائی، امام مسلم، امام مروزی، امام ابن خزیمہ، امام رازی رحمۃ اللہ علیہم جیسے جید محدث بھی شامل ہیں۔ [1]

امام بخاری رحمہ اللہ کا مسلک:

امام بخاری رحمہ اللہ کسی امام کے مقلد نہیں تھے بلکہ مجتہد اور متبع سنت تھے۔ [2]

قوت حافظہ اور علمی مقام:

امام بخاری رحمہ اللہ پیدائشی طور پر نہایت قوی حافظہ والے تھے۔ آپ رحمہ اللہ کو لاکھوں احادیث زبانی یاد تھیں۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک لاکھ صحیح احادیث، اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد ہیں۔ [3]

امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خراسان میں امام بخاری رحمہ اللہ سے بڑا کوئی حافظ حدیث پیدا نہیں ہوا۔ [4] امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آسمان کی چھت کے نیچے امام بخاری رحمہ اللہ سے بڑھ کر حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا کوئی اور بڑا عالم نہیں ہے۔ [5]

تصانیف:

امام بخاری رحمہ اللہ کی چند تصانیف کی فہرست یہ ہے:

"الجامع الصحیح (صحیح البخاری)۔ التاریخ الکبیر۔

---

[1] مقدمہ فتح الباری ، صفحہ:٤٩٣ . [2] فیض الباری:١/ ٣٣٦ .

[3] تاریخ بغداد:٢/ ٢٥۔ مقدمہ فتح الباری ، صفحہ:٤٨٧ .

[4] مقدمہ فتح الباری ، صفحہ: ٤٨٤ .

[5] مقدمہ فتح الباری ، صفحہ : ٤٨٥ .

التاريخ الأوسط۔ التاريخ الصغير۔ الأدب المفرد۔ خلق أفعال العباد۔ كتاب الضعفاء۔ بر الوالدين۔ الجامع الكبير۔ كتاب الأشربة۔ كتاب الهبة۔ التفسير الكبير۔ كتاب المبسوط۔ كتاب الكنٰى۔ كتاب العلل۔ كتاب الفوائد۔ كتاب المناقب۔ أسامى الصحابة۔ قضايا الصحابة۔ كتاب الواحدان۔ جزء رفع اليدين (جس کا اردو ترجمہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے)۔ جزء القراءة خلف الامام" (اس کا بھی اردو ترجمہ برادرم امان اللہ عاصم نے کیا ہے)

وفات:

امام بخاری رحمہ اللہ اپنے آبائی شہر بخارا سے ۶ میل کے فاصلے پر واقع (خرتنگ) نامی آبادی میں ۳۰ رمضان المبارک ۲۵۶ھ بمطابق ۳۱، اگست ۸۷۰ء کو عید الفطر کی رات بوقت نماز عشاء وفات پا گئے۔ [1]

"إنا لله وإنا إليه راجعون"

العبد العاجز
حافظ شاہد عمران ربانی
دھور کوٹ، مانانوالا ضلع شیخوپورہ

[1] ابجد کے حساب سے آپ رحمہ اللہ کی وفات "نور" ہے۔ یعنی، ن: ۵۰، و: ۶، ر: ۲۰۰؛ اس کا میزان: ۲۵۶ ہوا، جو کہ امام بخاری رحمہ اللہ کا سن وفات ہے۔ [العاصم]

مترجم کا تعارف

امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب جزء رفع الیدین کا نہایت مفید اور بے مثال ترجمہ و حواشی رقم کرنے کی سعادت ہمارے نہایت قابل اور محقق دوست، امان اللہ عاصم حفظہ اللہ کے حصے میں آئی ہے۔ ذیل میں ان کا مختصر تعارف بیان کیا جاتا ہے:

نام: امان اللہ بن نصیر اللہ۔ کنیت: ابوالحسن۔ تخلص: عاصم

پیدائش: ۲۲ دسمبر ۱۹۸۲، [چھاپہ مینارہ، تحصیل و ضلع شیخوپورہ]

رھائش: محلّہ اسلام پورہ شہر شیخوپورہ (پنجاب، پاکستان)

تعلیم: فاضل علوم اسلامیہ (درس نظامی)۔ وفاق المدارس پاکستان۔ ایم اے عربی، اسلامیات، اردو (پنجاب یونیورسٹی لاہور)

اساتذہ: حافظ محمد ابراہیم [کوٹ حسین]۔ الشیخ محمد اشرف ربانی [جامعہ عمر بن خطاب جھبراں]۔ الشیخ حافظ محمد ایوب خالد [جامعہ عمر بن خطاب جھبراں]۔ الشیخ مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]۔ الشیخ حبیب الرحمٰن خلیق [جامعہ سلفیہ فیصل آباد] الشیخ ابواسعد محمد صدیق [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]۔ الشیخ محمد ادریس سلفی [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]۔ الشیخ الدکتور محمد اکرم رحمہ اللہ [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]۔ الشیخ محمد یاسین ظفر [پرنسپل جامعہ سلفیہ فیصل آباد]۔ الشیخ رحمت اللہ رحیق [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]۔ الشیخ پروفیسر جاراللہ ضیاء [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]۔ الشیخ قاری نویدالحسن لکھوی [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]۔ الشیخ مفتی عبدالحنان زاہد [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]۔ فقیہ العصر الشیخ حافظ محمد شریف [جامعہ سلفیہ فیصل آباد]۔ الشیخ اشفاق احمد [دارالعلوم محمدیہ شیخوپورہ]۔ الشیخ عبدالباسط [دارالعلوم محمدیہ شیخوپورہ]۔ الشیخ حافظ محمد نعمان [دارالعلوم محمدیہ شیخوپورہ]۔

الشیخ قاری محمد اقبال [دارالعلوم محمدیہ شیخوپورہ]۔ الشیخ حافظ محمد اسلم شاہدروی [دارالمعارف لاہور]۔ الدکتور آغا محمود احمد یورش [پروفیسر سرگودھا یونیورسٹی]۔ حافظ محمد سلیم رحمہ اللہ۔

تالیفات: نماز کا حسن رفع الیدین۔ مہکتی جنت میں لے جانے والے ۶۰ اعمال۔ دہکتی جہنم میں لے جانے والے ۶۰ اعمال۔ نیکیاں مٹانے والے اعمال۔ گناہ مٹانے والے اعمال۔ جنت میں لے جانے والے وظائف۔ جنت کے مہمان بنیئے۔ ہمارے رسول کی پیاری دعائیں۔ خواتین کا اعتکاف۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد و ربائب۔ سیرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ فاتح ایران۔

تراجم: ۱۔ نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر، لحافظ ابن حجر العسقلانی۔ ۲۔ کتاب التوحید، للامام محمد بن عبدالوھاب۔ ۳۔ جزء القراءۃ خلف الامام، للبخاری۔ ٤۔ جزء رفع الیدین، للبخاری۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی دو معروف کتب: جزء القراءۃ خلف الامام اور جزء رفع الیدین فی الصلاۃ کا اردو ترجمہ جس انداز سے، مختلف نسخوں سے تقابل کر کے مفصل فوائد و توضیحات کے ساتھ ہمارے فاضل دوست امان اللہ عاصم نے پیش کیا ہے، یہ بلاشبہ اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے۔ جو اپنی افادیت اور علمی و تحقیقی حیثیت کے اعتبار سے عوام الناس کے لیے کسی احسان سے کم نہیں، اور ان شاء اللہ الرحمٰن یہ دونوں کتب کے تراجم عوام الناس اور علماء و شیوخ کے لیے مرجع ثابت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں مقبول و منظور فرمائے۔ آمین۔

العبد العاجز

حافظ شاہد عمران ربانی

دھورکوٹ، مانانوالا ضلع شیخوپورہ

کتاب کی اپنے مؤلف سے نسبت کی توثیق

کتاب ''جزء رفع الیدین'' کی اپنے مؤلف: رئیس المحدثین، امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ کی طرف نسبت مشہور ہے۔

اس کی نسبت کو مختلف معتبر اور مستند علماء و ائمہ حدیث نے نہایت وثوق کے ساتھ بیان کیا ہے۔

❀:...... امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''تنقیح التحقیق'' میں سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی رفع الیدین والی حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے:

"رواهُ (خَ) فِی کتابِ "رفعِ الیَدَینِ" [1]

''اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ [2] نے، جزء رفع الیدین میں روایت کیا ہے۔''

❀:...... علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمہ اللہ نے رفع الیدین کے اثبات کو بیان کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر کرنے کے لیے بطور حوالہ کہا ہے:

"وَقَالَ البُخَارِیّ فِی کِتَابه رفع الیَدَینِ فِی الصَّلَاة" [3]

''امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''رفع الیدین فی الصلاۃ'' میں فرمایا ہے۔''

❀:...... امام زیلعی رحمہ اللہ نے سات مقامات پر رفع الیدین اور سات اعضاء پر

---

[1] تنقیح التحقیق فی أحادیث التعلیق، للذہبی: ۱/ ۱۷۰.

[2] ''خ'' سے مراد امام بخاری رحمہ اللہ ہیں۔

[3] عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، للعینی: ۵/ ۲۷۲.

سجدہ کرنے کے ذکر والی احادیث بیان کرنے کے بعد بالجزم بیان کیا ہے کہ:

"وَذَكَرَ البُخَارِیُّ الأَوَّلَ مُعَلَّقًا فِی كِتَابِهِ المُفرَدُ فِی رَفعِ اليَدَينِ" ❶

"پہلی حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے رفع الیدین پر اپنی الگ کتاب میں تعلیقاً ذکر کیا ہے۔" ❷

❁:...... امام ابن الملقن رحمہ اللہ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کے تارک کو کنکر مارنے کا عمل بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے:

"وَرَوَاهُ البُخَارِیُّ أَيضا فِی كِتَابِ رَفعِ اليَدَينِ بِإِسنَاد صَحِيح" ❸

"اس روایت کو امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی "کتاب رفع الیدین" میں صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔"

❁:...... امام نووی رحمہ اللہ نے سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے:

"رَوَاهُ البُخَارِیُّ فِی كِتَابِ رَفعِ اليَدَينِ مِن طُرُقٍ، وَعَن أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ عِندَ الرُّكُوعِ، رَوَاهُ البُخَارِیُّ فِی كِتَابِ رَفعِ اليَدَينِ۔ وَعَن أَبِی هُرَيرَةَ رضی اللہ عنہ عَن النَّبِیِّ ﷺ مِثلُهُ۔ رَوَاهُ البُخَارِیُّ فِی رَفعِ اليَدَينِ۔" ❹

---

❶ نصب الراية لأحاديث الهداية، للزيلعي: ١/ ٤٠٤.

❷ رفع الیدین پر الگ کتاب سے مراد، جزء رفع الیدین ہے۔

❸ البدر المنير، لابن الملقن: ٣/ ٤٧٨.

❹ المجموع شرح المهذب، للنووی: ٣/ ٤٠١.

''اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے ''کتاب رفع الیدین'' میں مختلف اسناد سے بیان کیا ہے۔ اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اسے بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے ''کتاب رفع الیدین'' میں بیان کیا ہے۔ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔ جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے ''رفع الیدین'' میں بیان کیا ہے۔''

ائمہ ومحدثین رحمہم اللہ کا جزء رفع الیدین کو امام بخاری رحمہ اللہ کی طرف بالجزم منسوب کرنا اور اس سے استدلال کرنا اور مؤرخین کا امام بخاری رحمہ اللہ کی تصانیف و تالیفات میں جزء رفع الیدین کو شمار کرنا، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آج تک کسی بھی محدث و مؤرخ کا اس کتاب کی امام بخاری رحمہ اللہ کی طرف نسبت سے انکار نہ کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ جزء رفع الیدین، امام بخاری رحمہ اللہ کی صحیح النسبت اور مستند تالیف ہے۔

جزءرفع الیدین کے نسخے

میں نے بفضل اللہ ''جز رفع الیدین'' کا اردو ترجمہ کرتے وقت تقابل کے لیے اس کے مختلف نسخوں کو سامنے رکھا ہے۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1:...... مخطوطة، المكتبة الظاهرية کا حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا مخطوط نسخہ۔ [1] یہ مخطوطہ حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ کا اپنے دو عظیم اساتذہ: علامہ عراقی اور علامہ ہیثمی رحمہما اللہ سے سماعت کردہ اور علامہ ابوالفضل القلقشندی رحمہ اللہ کے مخطوط نسخہ سے تقابل شدہ معتبر ترین نسخہ ہے۔ یہ مخطوطہ، دارالکتب القاہرہ میں، ۲۳۳۲۷ب، نمبر پر موجود ہے۔ اس کے آٹھ اوراق (یعنی ۱۶ صفحات) ہیں۔

2:...... دار ابن حزم بیروت کا مطبوعہ نسخہ۔ یہ نسخہ شیخ العرب والعجم، العلامہ، الشیخ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ کی تخریج، جلاء العينين بتخريج روايات البخاري في جزء رفع اليدين، [2] کے ساتھ ''كتاب رفع اليدين في الصلاة'' کے نام سے مطبوع ہے۔ اس نسخہ کی طباعت اول ۱۴۱۶ھ بمطابق ۱۹۹۶ء میں ہوئی۔

3:...... المطبعة الخيرية مصر سے ۱۳۲۰ھ میں شائع شدہ نسخہ۔ [3]

---

[1] یہ مخطوطہ میرے نہایت محترم و محسن دوست حافظ شاہد عمران حفظہ اللہ نے محقق العصر فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے ادارہ (حضرو) میں سید تنویر الحق شاہ اور حافظ شیر محمد حفظہما اللہ (شاگردان حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ) سے حاصل کر کے مجھے دیا۔

[2] اس نسخہ میں فضیلۃ الشیخ فیض الرحمٰن ثوری رحمہ اللہ اور فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کی تعلیقات و حواشی بھی شامل ہیں۔ اس نسخے کا پرنٹ آؤٹ بھائی محمد عثمان نے مہیا کیا۔

[3] اس نسخہ میں صفحہ کے درمیان میں جزء القراءۃ خلف الامام ہے۔ جبکہ جزء رفع الیدین، صفحات کے اطراف (حواشی) میں مرقوم ہے۔ اس نسخہ کی کاپی بھائی محمد عثمان نے مہیا کی۔

4:...... مطبع مقبول العام لاہور کا مطبوع نسخہ۔ یہ نسخہ مولانا عبدالتواب ملتانی رحمہ اللہ نے ۱۳۵۹ھ میں شائع کیا۔ ❶

5:...... دارالارقم کویت کا مطبوعہ نسخہ۔ یہ نسخہ احمد الشریف کی تحقیق اور مقبل بن ہادی الوادعی کی مراجعت کے ساتھ "قرۃ العینین برفع الیدین فی الصلاۃ" کے نام سے ۱۴۰۴ھ بمطابق ۱۹۸۳ء میں پہلی مرتبہ (الطبعۃ الاولیٰ) شائع ہوا۔

6:...... دارالحدیث ملتان (جلال پور پیروالا) سے شائع شدہ نسخہ۔ یہ نسخہ فضیلۃ الشیخ الاستاذ فیض الرحمٰن ثوری رحمہ اللہ کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ، جمعیۃ طلبۃ دارالحدیث المحمدیۃ جلال پور پیروالا ملتان کے اہتمام سے شائع ہوا۔ ❷

7:...... جزء رفع الیدین فی الصلاۃ۔ یہ نسخہ ۱۳۰۳ھ میں مطبع محمدی لاہور سے مطبوع ہوا۔ ❸

8:...... جزء رفع الیدین۔ اردو ترجمہ از محقق العصر علامہ حافظ محمد زبیر علی زئی رحمہ اللہ۔ سن اشاعت دسمبر ۲۰۰۳ء، الناشر: مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار فیصل آباد۔

9:...... اسوہ سید الکونین۔ اردو ترجمہ جزء رفع الیدین۔ از مولانا محمد صدیق سرگودھوی رحمہ اللہ۔ ادارہ احیاء السنۃ النبویۃ، ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔ ❹
اس ترجمہ کا پہلا ایڈیشن ۱۳۹۵ھ میں طبع ہوا۔ جبکہ دوسرے پر ۱۳۹۹ھ مرقوم ہے۔

---

❶ یہ نسخہ فضیلۃ الشیخ، استاذ الاساتذہ، حضرۃ العلام عطاء اللہ حنیف محدث بھوجیانی رحمہ اللہ کی لائبریری دارالدعوۃ السلفیہ لاہور (المعروف الاعتصام لائبریری) سے حاصل کیا۔

❷ یہ نسخہ، استاذ العلماء، شیخ الحدیث، مولانا محمد رفیق اثری حفظہ اللہ (دارالحدیث جلال پور پیروالا ملتان) نے بھیجا۔

❸ اس نسخہ میں مولانا ابو محمد زین العابدین حافظ نظیر حسن آروی رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ بھی مذکور ہے لیکن ہم نے تقابل میں اس کے عربی متن کو شامل کیا ہے۔ یہ نسخہ مجلہ الواقعہ اور مکتبہ دارالاحسن کراچی کے مدیر، محترم جناب محمد تنزیل الصدیقی الحسینی حفظہ اللہ نے بھیجا۔

❹ اس ترجمہ کا پہلا ایڈیشن میرے نہایت محترم دوست محمد صدیق کاکاخیل نے بھیجا۔ جبکہ دوسرے ایڈیشن کی فوٹو کاپی محترم جناب مولانا نصیر احمد کاشف (راولپنڈی) سے حاصل کی۔

10:...... جزء رفع الیدین۔ اردو ترجمہ از مولانا الشیخ خالد گھرجاکھی رحمہ اللہ۔ اس ترجمہ کا جو نسخہ مجھے میسر آیا، اس میں تاریخ اشاعت: جون ۱۹۹۷ء مرقوم ہے۔ [1]

11:...... جزء القراءة و جزء رفع الیدین (یکجا، مترجم)، اردو ترجمہ: مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی۔ مطبوعہ از: مکتبہ امدادیہ ملتان۔ اس ترجمہ کا سن اشاعت مذکور نہیں، اور اس کے ساتھ جزء القراءة خلف الامام للبخاری کا اردو ترجمہ بھی شامل اشاعت ہے۔

[1] اس نسخہ کے آخر میں علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ کا مختصر رسالہ ''احادیث رفع الیدین'' (مترجم) بھی شامل اشاعت ہے۔ یہ نسخہ میرے نہایت محترم دوست، الشیخ عبدالمنان شورش حفظہ اللہ (مدرس مرکز المودة، مدیر البرکۃ ٹرسٹ ڈیرہ غازی خاں) نے بذریعہ ڈاک بھیجا۔

جزء رفع الیدین

کی تحقیق و تقابل اور ترجمہ کے لیے مستعمل؛
مخطوطہ سمیت عربی اور مترجم مطبوعہ نُسخوں کے

المکتبۃ الظاہریہ کے قلمی نسخہ کا پہلا صفحہ

بسم الله الرحمن الرحيم وبه ثقتي
أخبرنا الشيخ الإمام العلامة الحافظ المتقن بقية السلف زين الدين أبو
الفضل عبد الرحيم بن الحسين ابن العراقي والشيخ الإمام الحافظ نور الدين علي ابن
أبي بكر الهيثمي بقراءتي عليهما قالا أخبرتنا الشيخة الصالحة أم محمد ست العرب
بنت محمد بن علي ابن أحمد بن عبد الواحد ابن البخاري قالت أنا جدي الشيخ فخر الدين
ابن البخاري قراءة عليه وأنا حاضرة وإجازة لما يرويه قال أنا أبو حفص عمر بن محمد
ابن معمر بن طبرزد سماعا عليه أنا أبو غالب أحمد بن الحسن بن البنا أنا أبو الحسين
محمد بن أحمد بن حسنون النرسي أنا أبو نصر محمد بن أحمد بن موسى الملاحمي
أنا أبو إسحاق محمود بن إسحاق بن محمود الخزاعي قال أخبرنا الإمام أبو عبد الله
محمد بن إسماعيل بن إبراهيم البخاري قال الرد على من أنكر رفع الأيدي رفع الأيدي
في الصلاة عند الركوع وإذا رفع رأسه من الركوع وأبهم على العجم في ذلك تكلفا
لما لا يعنيه فيما ثبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من فعله وقوله
ومن فعل أصحابه ورواياتهم كذلك ثم من فعل التابعين واقتداء السلف (فعله)
بهم في صحة الأخبار بعض الثقات عن بعض الثقة من الخلف العدول رحمهم
الله وأنجز لهم ما وعدهم على تنزيه صدره وصحة قلبه [illegible] عن سنن رسول
الله صلى الله عليه وسلم مستحقا لما حمله واستكبارا [illegible]
[illegible] حتى قال العجم [illegible] النبي صلى الله عليه وسلم
لا تزال طائفة من أمتي قائمة على الحق لا يضرهم من خذلهم ولا خلاف [illegible]
ما في ذلك [illegible] جميع سنن رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] الميت [illegible]
فيها بعض التقصير بعد الحث والإرادة على صدق النية [illegible] الأسوة في رسول
الله صلى الله عليه وسلم [illegible] على الخلق من اتباع رسول الله صلى الله عليه وسلم
وغير عزيمة حتى يعزم [illegible] من نهى [illegible] بأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم
لأمر الله [illegible] عليهم طاعته [illegible] اتباعهم [illegible]
لطاعة نفسه عز وجل [illegible] فقال وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم
عنه فانتهوا وقال من يطع الرسول فقد أطاع الله وقال فلا وربك لا يؤمنون حتى
يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في أنفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما وقال
فليحذر الذين يخالفون عن أمره أن تصيبهم فتنة أو يصيبهم عذاب أليم وقال لقد كان لكم
في رسول الله أسوة حسنة لمن كان يرجو الله واليوم الآخر وذكر الله كثيرا فرحم الله
عبدا استعانه باتباع رسوله صلى الله عليه وسلم واقتصاص أثره [illegible] تبارك
وتعالى [illegible] نفسه ويسلم [illegible] لقوله عز وجل فمن اتبع هداي فلا يضل ولا يشقى
أخبرنا إسماعيل ابن أبي أويس حدثني عبد الرحمن بن أبي الزناد عن موسى بن عقبة
عن عبد الله بن الفضل الهاشمي عن عبد الرحمن بن هرمز الأعرج عن عبيد الله بن أبي
رافع عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
يرفع

(حاشیہ: ساقط من الأصل [illegible] في نسخة [illegible] الفضل [illegible] القلقشندي)

یہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا لکھوایا ہوا معتبر ترین قلمی نسخہ ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے یہ نسخہ اپنے دو عظیم اساتذہ: علامہ عراقی اور علامہ ہیثمی رحمہما اللہ سے سماعت کیا۔ اور مزید آنکہ یہ نسخہ، علامہ ابو الفضل القلقشندی رحمہ اللہ کے مخطوط نسخہ سے تقابل شدہ ہے۔ یہ مخطوطہ: دار الکتب القاہرہ میں، ۲۳۳۲۷ ب، نمبر پر موجود ہے۔ اس کے ۱۶ صفحات ہیں۔

دار ابن حزم بیروت کے مطبوعہ نسخہ کا سرورق

كتاب رفع اليدين في الصلاة

تأليف

الإمام الحجة الحافظ شيخ الحفاظ

أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري

(١٩٤ - ٢٥٦ هـ)

وبهامشه

جلاء العينين

بتخريج روايات البخاري في جزء رفع اليدين

بقلم

بديع الدين الراشدي

دار ابن حزم

یہ نسخہ شیخ العرب والعجم، علامہ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ کی تخریج، المسمی "جلاء العینین" کے ساتھ مطبوع ہے۔ اس نسخہ کی طباعت اول ۱۴۱۶ھ بمطابق ۱۹۹۶ء میں ہوئی۔ یہ نسخہ، مراجع اور دیگر فہارس سمیت ۱۸۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نسخہ میں ماہر علم اسماء الرجال، ممتاز نقاد، الشیخ ابو الفضل فیض الرحمٰن ثوری رحمہ اللہ (متوفی: ۱۹۹۶ء) اور محقق الحدیث، فضیلۃ الشیخ مولانا ارشاد الحق اثری فیصل آبادی حفظہ اللہ کی تعلیقات و حواشی بھی شامل ہیں۔

١٩٨ ـ حدّثنا عليّ بن عبد الله حدّثنا ابنُ أبي عَديٍّ عن الأشعث قال: كان الحسنُ يرفع يديه في كل تكبيرة على الجنازة(١).

* * *

تمّ الجزء والحمد لله وحده وصلاته وسلامه على سيدنا محمد وآله وصحبه وتابعيه بإحسان إلى يوم الدين، من نسخةٍ نُقلت من خط الحافظ ابن حجر العسقلاني. قال: ورأيتُ في آخره ما صورته: علقه لنفسه أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد الشافعي العسقلاني الشهير بابن حجر رحمه الله تعالى، آمين.

= وعقلاً وفهماً وفضلاً وديناً وعلماً، هو الذي مَهّد لأهل العراق رسم الحديث وأمعن في البحث عن النقلة وترك الضعفاء، ومنه تعلم علم الحديث أحمدُ بن حنبل ويحيى بن معين وعلي بن المديني وسائرُ شيوخنا». والثالث: ابنُ مهدي وقد تقدمت ترجمته. والرابع: إسماعيل بن إبراهيم بن مقسم الأسدي مولاهم، أبو بشر البصري المعروف بابن علية. قال شعبة: ريحانة الفقهاء. وعنه أيضاً: سيد المحدثين. وقال ابن معين: كان ثقة مأموناً صدوقاً مسلماً ورعاً تقياً. وقال أبو داود: ما أحد من المحدثين إلا قد أخطأ إلا إسماعيل. وقال ابنُ سعد: كان ثقةً ثبتاً في الحديث حجة.

(١) الحسن هو ابن أبي الحسن كيسان البصري الإمام، ذكره البيهقي (٤ : ٤٤) فيمن رُوِيَ عنه ذلك، ورواة الأثر موثقون لهم ذكر في «التهذيب» وغيره، وابنُ أبي عدي اسمه محمد بن إبراهيم بن أبي عدي وشيخه هو الأشعث ابن عبد الملك الحُمراني أبو هانئ البصري. قال ابن سعد في «الطبقات» (٧: ٢٧٢): أخبرنا محمد بن عبد الله الأنصاري قال: حدثنا أبو قرة قال: كان الحسن إذا رأى أشعث قال: هات يا أبا هانئ، هات ما عندك.

[قال ابن القاسم: وكان مالكٌ لا يرى رفع اليدين في الصلاة على الجنازة إلا في أول تكبيرة. قال ابن وهب: وإن عمر بن الخطاب والقاسم وعمر ابن عبد العزيز وعروة بن الزبير وموسى بن نعيم وابن شهاب وربيعة ويحيى ابن سعيد كانوا إذا كبروا على الجنازة رفعوا أيديهم في كل تكبيرة. قال ابن وهب: وقال لي مالك: إنه ليعجبني أن يرفع يديه في التكبيرات الأربع. انتهى من «المدونة» (١ : ١٧٦). (الثوري)].

قال أبو محمد: قد فرغتُ من تسويد هٰذا التعليق بتأييد الله المنّان وتوفيقه، وأرجو منه القبول الحسن، وهو حسبي ونعم الرفيق.

دار ابن حزم بیروت کے مطبوعہ نسخہ کا آخری حدیث والا صفحہ

المطبعة الخيرية مصر سے مطبوعہ نسخہ کا سرورق

﴿ كتاب ﴾

﴿ خير الكلام في القراءة خلف الامام ﴾

للامام الحافظ أبي عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري

﴿ وبهامشه كتاب قرة العينين
برفع اليدين في الصلاة له أيضا ﴾

﴿ طبع بالمطبعة الخيرية لمالكها ومديرها ﴾
﴿ السيد عمر حسين الخشاب ﴾
﴿ بمصر القاهرة ﴾

﴿ الطبعة الاولى ﴾
بالمطبعة الخيرية سنة
١٣٢٠ هجريه

یہ نسخہ السید عمر حسین الخشاب، مدیر المطبعة الخيرية مصر نے ۱۳۲۰ھ میں شائع کیا۔ اس نسخہ میں صفحہ کے درمیان میں ”جزء القراءة خلف الامام“ ہے۔ جبکہ ”جزء رفع الیدین“ صفحات کے اطراف (حواشی) میں مرقوم ہے۔
یہ نسخہ ۳۷ صفحات پر مشتمل ہے۔

٣٧

(بسم الله الرحمن الرحيم)

حمداً لك ربنا على ما أنعمت بفضلك * وأفضت علينا من فضائل احسانك وجلائل اعطائك سحائب نعمك * وزينت المؤمنين بلباس تقواك ولآلي نعمك * وريش رضائك ومعالي كرمك * وصلاة وسلاما تستمطر بها غيوث عفو الله واحسانه من محيط يواقيت عنايته وفواضل امتنانه (أما بعد) فأكمل ثناء عليك واليك * وأجل عطاء منك ولديك * اذ أجزلت العطاء * وأوليت عبيدك الضعفاء * بتمام طبع (خير الكلام في القراءة خلف الامام) مطرزاً بأحسن طراز وأغلاه * اذ طرز بكتاب (قرة العينين برفع اليدين في الصلاة) كلاهما للامام الحافظ أبي عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري * الذي كان صيته أشهر من الشمس في رابعة النهار * على ذمة فائق البراعة رائق اليراعة رب المقامات الجليلة * والصفات الرفيعة الجليلة * الاستاذ الكامل * والملاذ الفاضل * المحفوف باليسر والنصر من صاحب المثاني * التاجر الشهير بمصر وجدة (الحاج عبد القادر التلمساني) فجاء على أحسن نظام وأكمل نمط * محفوظين من سلوك سبيل الخطا والشطط * بعناية المدير الافخم * المالك الشهم الأكرم الأعظم * المتوكل على الحق رفيع الجناب * (الفاضل السيد عمر حسين الخشاب) مالك ومدير المطبعة الخيرية * بشارع الحربوطلي بمصر المحمية * التي لا تزال آخذة في الوصول الى ذروة التقدم والنجاح * مسفرة عن وجوه التحسين والفلاح * وكان تمام الطبع في يوم الخميس احد عشر ربيع الثاني من سنة عشرين وثلاثمائة بعد الالف * من هجرة من خلقه الله على أحسن حال وأكمل وصف * صلى الله وسلم عليه وعلى آله * وكل ناسج على سننه ومنواله * ما توالى الملوان وتعاقب الجديدان

آمين

المطبعة الخیریة مصر کے مطبوعہ نسخہ کا آخری صفحہ

مطبع مقبول العام لاہور کے مطبوعہ نسخہ کا سرورق

كان ابن عمر اذا رای رجلا لا یرفع یدیہ رماہ بالحصی

نحمد الله رب العلمین علی ان وفقنا فی ھذا الزمان لطبع الرسالة المسماة بـ

١٩١١م

رفع اليدين في الصلاة

للشيخ المحدثين سيد الفقهاء من الامة المحمدية صاحب الصحيح

محمد بن اسمعيل بن ابراهيم بن المغيرة بن بردزبه الجعفي

البخاري رحمه الله تعالى

بسعي العاجز عبد التواب وابنائه تجار الكتب السلفية في ملتان

بمحلة قديرآباد

في سنة ١٣٥٩ھ

طبعت في مطبعة مقبول عام في بلدة لاهور من بلاد الهند

قیمت ۴ر آنے

یہ نسخہ مولانا عبدالتواب ملتانی رحمہ اللہ نے ۱۳۵۹ھ میں شائع کیا۔ لاہور میں اس کی طباعت ہوئی۔ اس لیے ہم نے اسے مقام طباعت سے منسوب کر کے ذکر کیا ہے۔ یہ نسخہ ۳۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کثیر الاغلاط نسخہ ہے۔

۳۵

عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله ان ابا بکرؓ وعمرؓ قال البخاری
وحدیث الثوری اصح عند اهل العلم مع انه قد روی عمرؓ
عن النبی صلی الله علیه وسلم من غیر وجه انه رفع حدثنا محمد بن یحیی قال
علی ما رایت احدا من مشائخنا الا یرفع یدیه فی الصلاة قال
البخاری قلت له سفیان کان یرفع یدیه قال نعم قال البخاری
قال احمد بن حنبلؒ رأیت معتمرا ویحیی بن سعید وعبد
الرحمن واسمٰعیل یرفعون ایدیهم عند الرکوع واذا رفعوا
رؤسهم حدثنا علی بن عبد الله ثنا ابن ابی عدی عن
الاشعث قال کان الحسن یرفع یدیه فی کل تکبیرة علی
الجنازة

قال الحافظ ابن حجر فی مقدمة فتح الباری قال ابو حاتم الرازی لم یخرج
من خراسان قط احفظ من محمد بن اسمٰعیل البخاری ولا قدم منها
الی العراق اعلم منه وقال امام الائمة ابو بکر بن محمد بن اسحٰق بن
خزیمة ماتحت ادیم السماء اعلم بالحدیث من محمد بن اسمعیل البخاری
وقال له مسلم اشهد انه لیس فی الدنیا مثلك وفضائله اکثر من ان
تذکر ومن تصانیفه الادب المفرد یرویه عنه احمد بن محمد بن

مطبع مقبول العام لاهور کے مطبوعہ نسخہ کا آخری حدیث والا صفحہ

دار الأرقم کویت کے مطبوعہ نسخہ کا سرورق

قرة العينين
برفع اليدين في الصلاة

للإمام البخاري

تحقيق

أحمد الشريف

راجعه

مقبل بن هادي الوادعي

یہ نسخہ الشیخ احمد الشریف کی تحقیق اور الشیخ مقبل بن ہادی الوادعی کی مراجعت کے ساتھ ''قرة العینین برفع الیدین فی الصلاۃ'' کے نام سے ۱۴۰۴ھ بمطابق ۱۹۸۳ء میں پہلی مرتبہ (الطبعة الاولی) شائع ہوا۔ اس نسخہ کے ۷۹ صفحات ہیں۔

(١١٧) قال البخاري قال أحمد بن حنبل: رأيت معتمرا ويحيى ابن سعيد وعبد الرحمن وإسماعيل يرفعون إيديهم عند الركوع وإذا رفعوا رؤوسهم.

(١١٨) حدثنا علي بن عبد الله حدثنا بن أبي عدي عن الأشعث قال كان الحسن يرفع يديه في كل تكبيرة على الجنازة.

---

(١١٧) أحمد بن حنبل: ثقة.
معتمر بن سليمان: ثقة.
يحيى بن سعيد القطان: ثقة متقن حافظ إمام قدوة.
عبد الرحمن بن مهدي: ثقة ثبت حافظ عارف بالرجال والحديث.
إسماعيل بن إبراهيم بن علي: ثقة حافظ.
الأثر بهذا السند صحيح

(١١٨) علي بن عبد الله المديني: ثقة إمام حافظ أعلم أهل عصره بالحديث.
ابن أبي عدي: محمد بن إبراهيم: ثقة.
الأشعث بن عبد الملك الحمراني: ثقة فقيه.
الحسن البصري: ثقة فقيه كان يرسل كثيرا ويدلس.
الأثر بهذا السند صحيح

٧٩

دار الأرقم کویت کے مطبوعہ نسخہ کا آخری صفحہ

للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري رحمه الله

١٩٤ هـ ——— ٢٥٦ هـ

حققه وعلق عليه

فضيلة الشيخ الأستاذ فيض الرحمن الثوري

اهتم بطبعه ونشره

جمعية طلبة دار الحديث المحمدية

جلال بور بيروالا ○ ملتان - باكستان

یہ نسخہ جمعیۃ طلبۃ دار الحدیث المحمدیۃ جلال پور پیروالا ملتان کے اہتمام سے الشیخ فیض الرحمٰن ثوری رحمہ اللہ کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ شائع ہوا۔ یہ نسخہ ۷۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے آخری گیارہ صفحات ''زیادات علی جزء رفع الیدین'' کے نام سے الشیخ فیض الرحمٰن الثوری رحمہ اللہ کی نہایت وقیع، علمی و تحقیقی بحث پر مشتمل ہیں۔

۶۴

روی[1] عن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر وجہ انہ رفع۔

(۱۲۲) حدثنا محمد بن یحیی قال علی ما رأیت احدا من مشائخنا الا یرفع یدیہ فی الصلوۃ قال البخاری قلت لہ سفیان کان یرفع یدیہ قال نعم۔

قال البخاری قال احمد[2] بن حنبل رأیت معتمرا و یحیی بن سعید و عبد الرحمن و اسمعیل یرفعون ایدیھم عند الرکوع و اذا رفعوا رؤسھم

(۱۲۳) حدثنا علی بن عبد اللہ ثنا ابن ابی عدی عن الاشعث قال کان الحسن یرفع یدیہ فی کل تکبیرۃ علی الجنازۃ۔

تمت بالخیر

۱۔ روی عن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر وجہ انہ رفع انظر رقم ۲۷

۲ے روی ابن عبد البر باسنادہ عن الاثرم قال سمعت ابا عبد اللہ یقول رأیت معتمر بن سلیمان و یحیی بن سعید و عبد الرحمن بن مہدی و اسمعیل بن علیۃ یرفعون ایدیھم عند الرکوع و اذا رفعوا رؤسھم۔ اھ

تمت بالخیر

دارالحدیث المحمدیۃ ملتان (جلال پور پیروالا) کے مطبوعہ نسخہ کا آخری حدیث والا صفحہ

مطبع محمدی لاہور سے مطبوع نسخہ کا سرورق

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

من احیی سنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید

تالیف شریف سند المفسرین سید المحدثین حافظ آیات رب العلمین جامع احادیث سید المرسلین عارف باللہ آیۃ من آیات اللہ الباری محمد بن اسمعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ رحمۃ اللہ علیہ رسالہ قرۃ العینین کاشف الشکوک والرین دافع الشبہۃ الشین مسمی بہ

جزء رفع الیدین فی الصلوۃ

معہ ترجمہ اردو مولانا نظیر حسن آروی مدظلہ

باہتمام تاجران ناچیز فقیر اللہ و عبد القادر و عبد العزیز رزقہم اللہ تعالیٰ ایمانا کاملا و رزقا سعیدا و رسالہ جزء القراءۃ الفاتحہ خلف الامام للبخاری و موضوعات کبیر للقاری موجود و تعقبات سیوطی علی موضوعات ابن الجوزی زیر طبع ہست انشاء اللہ تعالیٰ باتمام خواہد رسید

در مطبع محمدی واقع لاہور مطبوع شد

سنہ ۱۳۰۳ ہجریہ مقدسہ

یہ نسخہ ۱۳۰۳ھ میں طبع ہوا۔ اس میں مولانا ابو محمد زین العابدین حافظ نظیر حسن آروی رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ بھی مذکور ہے۔ لیکن ہم نے تقابل میں اس کے عربی متن کو شامل کیا ہے۔ اس نسخہ کے آغاز میں سید عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ کی فارسی کتاب ''بستان المحدثین'' سے امام بخاری رحمہ اللہ کے حالات زندگی بھی مذکور ہیں۔ یہ نسخہ ۲۳ صفحات پر مشتمل ہے۔

صالح بن عبید قال رأیت وهب بن منبه یصلی علی جنازة فکبر اربعا یرفع یدیه مع
کل تکبیرة حدثنا علی بن عبد الله ثنا عبد الرزاق انا معمر عن الزهری
انه کان یرفع یدیه مع کل تکبیرة علی الجنازة وقال وکیع عن سفیان عن حماد سألت
ابراهیم فقال یرفع یدیه فی اول تکبیرة وقال محمد بن جابر عن حماد عن ابراهیم عن علقمة
عن عبد الله ان ابا بکر وعمر رضی الله تعالی عنهما قال البخاری وحدیث الثوری اصح عند
اهل العلم مع انه قد روی عن عمر رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم من غیر
وجه انه رفع حدثنا احمد بن یونس قال علی ما رأیت احدا من مشیخنا الا یرفع
یدیه فی الصلوة قال البخاری قلت له سفیان کان یرفع یدیه قال نعم قال البخاری
قال احمد بن حنبل رأیت معتمرا ویحیی بن سعید وعبد الرحمن واسمعیل یرفعون
ایدیهم عند الرکوع واذا رفعوا رؤسهم حدثنا علی بن عبد الله ثنا
ابن ابی عدی عن الاشعث قال کان الحسن یرفع یدیه فی کل تکبیرة علی الجنازة

تم

قال الحافظ ابن حجر فی مقدمة فتح الباری قال ابو حاتم الرازی لم یخرج من
خراسان قط احفظ من محمد بن اسمعیل ولا قدم منها الی العراق اعلم منه وقال امام
الائمة ابو بکر بن محمد بن اسحق بن خزیمة ما تحت ادیم السماء اعلم بالحدیث من محمد
بن اسمعیل البخاری قال المسلم اشهد انه لیس فی الدنیا مثلک وفضائله اکثر من
ان تذکر ومن تصانیفه الادب المفرد یرویه عنه احمد بن محمد بن الجلیل البخیتی
رفع الیدین فی الصلوة والقراءة خلف الامام یرویهما عنه محمود بن اسحق الخزاعی وهو
آخر من حدث عنه ببخارا الی آخر ما قال وکان وفاته رحمه الله تعالی لیلة السبت
لیلة عید الفطر سنة ست وخمسین ومائتین وکان مدة عمره اثنین وستین سنة
الا ثلاثة عشر یوما تغمده الله برحمته آمین انتهی ما فی المقدمة

تمت

مطبع محمدی لاہور سے مطبوع نسخہ کا آخری ورق

جزء رفع الیدین کے اردو تراجم

صلوا کما رأیتمونی اصلی

مانعین رفع الیدین کے شبہات اور ان کا ازالہ

جزء رفع الیدین

تالیف: امیر المؤمنین فی الحدیث
محمد بن اسماعیل البخاری

ترجمہ تخریج و تعلیق
حافظ زبیر علی زئی

مکتبہ اسلامیہ

بیرون امین پور بازار بالمقابل شیل پٹرول
پمپ فیصل آباد فون: 041-631204

جزء رفع الیدین [مترجم]۔ یہ نسخہ؛ محقق العصر حافظ محمد زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے ترجمہ، تخریج اور تعلیق سے مزین ہے۔ میرے زیر نظر؛ دسمبر ۲۰۰۳ء میں مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار فیصل آباد سے شائع شدہ (الطبعة الاولی) نسخہ ہے۔ یہ نسخہ اطراف الحدیث اور راویان حدیث کی فہرست اور مخطوطہ کے دوعدد عکس سمیت ۱۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

جزء رفع الیدین کے اردو تراجم

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

رئیس المحدثین امام بخاریؒ کی حقیقت نما تصنیف

جزءِ رفع الیدین

کا

اردو ترجمہ

اُسوۂ سیّد الکونین

ترجمہ، بتویب

محمد صدیق بن عبدالعزیز

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنّۃ النبویہ

ڈی بلاک، سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

اسوہ سید الکونین اردو ترجمہ جزء رفع الیدین۔ از مولانا محمد صدیق سرگودھوی رحمہ اللہ، یہ نسخہ ادارہ احیاء السنة النبویة، ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کا شائع کردہ ہے۔ اس ترجمہ کے؛ دو مختلف نسخے ہمیں میسر آئے ہیں۔ طبع اول: ۲۳ شعبان ۱۳۹۵ھ یکم ستمبر ۱۹۷۵ء کو جبکہ طبع دوم: ۱۳۹۹ھ کو شائع ہوا۔ طبع اول؛ ۷۳ جبکہ طبع دوم؛ ۷۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

جزء رفع الیدین کے اردو تراجم

جزء رفع الیدین

للإمام البخاری رحمہ اللہ

ویلیہ

جزء رفع الیدین

للعلامۃ الشیخ تقی الدین سبکی

المتوفی سنہ ۷۵۶

مترجمہ

خالد گرجاکھی

ادارۃ احیاء السنۃ

گھرجاکھ ○ ضلع گوجرانوالہ

پاکستان

جزء رفع الیدین ۔ اردو ترجمہ از مولانا الشیخ خالد گھرجاکھی رحمہ اللہ ۔ میرے زیرِ نظر نسخہ جون ۱۹۹۷ء میں شائع شدہ طبع چہارم ہے۔ اسے ادارہ احیاء السنۃ گھرجاکھ گوجرانوالہ نے شائع کیا۔ یہ نسخہ ۹۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نسخہ کے آخر میں علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ کا مختصر رسالہ "احادیث رفع الیدین" بھی (صفحہ: ۸۶ تا ۹۶) اردو ترجمہ سمیت شامل اشاعت ہے۔

جزء رفع الیدین کے اردو تراجم

جزء القراءة
و
جزء رفع الیدین مترجم

للامام ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری علیہ الرحمۃ

ترجمہ و تشریح

از مناظر اسلام ترجمان اہل السنت والجماعت
مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی رحمہ اللہ

عنوانات و ترتیب و تصحیح

مولانا نعیم احمد استاذ جامعہ خیر المدارس ملتان

ناشر

مکتبہ امدادیہ، ملتان۔ پاکستان

جزء القراءة و جزء رفع الیدین ۔ احناف کے معروف عالم مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نے "جزء القراءة" اور "جزء رفع الیدین" کا اردو ترجمہ کیا۔ جوایک ہی جلد میں (یکجا) شائع ہوا۔ اسے مکتبہ امدادیہ ملتان نے شائع کیا۔

رموز تحقیق

ہم نے جزء رفع الیدین کے ترجمہ میں احادیث وآثار کی تخریج وتحقیق کا بھی مکمل اہتمام کیا ہے۔ اور ان پر صحت وضعف سے متعلق حکم قلمبند کرنے کے لیے چند معتبر اور محقق، جید علماء ومشائخ کی تحقیق سے استفادہ کیا ہے۔ جن کی تحقیق کو درج ذیل علامات کے ساتھ شامل کتاب کیا گیا ہے:

محدث دوراں، علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ (ن)

محقق العصر، حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ (ز)

الشیخ احمد الشریف حفظہ اللہ (ش)

الشیخ عصام موسیٰ ہادی حفظہ اللہ [تلمیذ البانی] (ع)

ان علماء کے علاوہ:

الشیخ شعیب الارناؤط رحمہ اللہ

الشیخ حسین سلیم اسد رحمہ اللہ

الشیخ محمد مصطفیٰ الاعظمی ہندی رحمہ اللہ

کی تحقیقات کو بھی مختلف مقامات پر ان کے نام کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ ترجمہ دیگر تراجم کی نسبت زیادہ معتبر ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی سند

جزء رفع اليدين للبخاری کی توثیق کے لیے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی سند نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ جس سے اس کتاب کی اسنادی حیثیت مزید پختہ ہوتی ہے۔ سند اس طرح ہے:

قَرَأْتُهُ عَلَى الحَافِظَيْنِ: أَبِي الفَضْلِ وَ أَبِي الْحَسنِ بِسمَاعِهِمَا له، بِقِرَأَةِ الأَوَّلِ عَلَى أُمِّ مُحَمَّد سِت الْعَرب بنْتِ مُحَمَّد بْنِ عَلِي بْنِ أَحمَد بْنِ عَبْدالوَاحِدِ، قَالَتْ: أَنبأَنا جَدِّي حضُورًا و إِجَازَة۔

ح۔ وَ أَخْبَرَنَا بِه الكَمَال أَحمَدُ بنُ عَلِي بْنِ عَبدِالحَق إذنًا مُشَافَهَة، أنبَأَنَا الحَافِظَان أَبوالحَجّاج المِزِّيُّ وَ أَبُو مُحَمَّد البرزَالِي، قَالا: أَنبأَنا أَبُوالعَبّاسِ أَحمَدُ بنُ شَيبَانَ، وَ زَينَب بنتُ مَكي، زَادَ المِزِّيُّ: وَ أَنبأَنا عَلِي بْن أَحمَدَ بن عَبْدالوَاحِد، قَالَ الثَّلاثة: أنبأَنَا أَبو حَفص عُمَر بْنُ مُحَمَّد بن طَبَرزَد، أنبَأَنَا أحمَدُ بنُ الحَسن ابنُ البَناءِ، أنبأَنَا أَبُوالحُسَين مُحَمَّد بنُ أَحمَدُ بن حَسنون، أنبَأنَا أَبُونَصر المَلاحِميُّ، أَنبأَنا الخُزَاعِيُّ، أَنبأَنا البُخَارِيُّ۔

وَ قَرأتُ سَندَه عَالِيا عَلَى مريَم بنتِ الأذرعِي، وَ إِجازَتِي لِجَمِيعِهِ، عَنْ يُونس بْن أَبِي إِسْحَاق، عَنْ أَبِي الحَسَنِ بْنِ المُقَير، عَن أَبِي الْفَضلِ بنِ نَاصِر، عَن أَبِي القَاسِم ابنِ أَبِي عَبْدِاللهِ بْنِ مَندَه، أَنبأَنا أَحمَدُ بنُ مُحَمَّد بْنُ الحْسَينِ، فِيْمَا كَتَبَ إِلَينا، أَنبأَنا مَحْمُود بْنُ إِسحَاقَ بنِ مَحمُودِ بنِ مَنصُور الخُزَاعِيُّ، بِهِ۔ [1]

---

[1] المعجم المفهرس (تجريد أسانيد الكتب المشهورة و الأجزاء المنثورة)، لابن حجر: ص، ٦١.

جزء رفع الیدین، کی سند

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمَنِ الرَّحِيمِ وَبِهِ ثِقَتِي

أَخبَرَنَا الشَّيخُ الإِمَامُ العَلَّامَةُ الحَافِظُ المُتقِنُ بَقِيَّةُ السَّلَفِ زَينُ الدِّينِ أَبُو الفَضلِ عَبدُالرَّحِيم بنُ الحُسَينِ ابنِ العِرَاقِيِّ وَالشَّيخُ الإِمَامُ الحَافِظُ نُورُ الدِّينِ عَلِيُّ بنُ أَبِي بكرٍ الهَيثَمِيُّ بِقرَاءَتِي عَلَيهِمَا قَالَا: أَخبَرَتنَا الشِّيخَةُ الصَّالِحَةُ أُمُّ مُحَمَّدٍ سِتُّ العَرَبِ بِنتُ مُحَمَّدِ بنِ عَلِيِّ ابنِ أَحمَدَ بنِ عَبدِالوَاحِدِ ابنِ البُخَارِيِّ قَالَت: أَخبَرَنَا جَدِّي الشَّيخُ فَخرُ الدِّينِ ابنُ البُخَارِيِّ...... قِرَاءَةً عَلَيهِ وَ أَنَا حَاضِرَةٌ وَ إِجَازَةً لِمَا يَروِيهِ...... قَالَ: أَخبَرَنَا أَبُو حَفصٍ عُمَرُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ مَعمَرِ بنِ طَبَرزَدَ...... سَمَاعًا عَلَيهِ...... أَخبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ أَحمَدُ بنُ الحَسَنِ بنِ البَنَّاءِ [1] أَخبَرَنَا أَبُو الحُسَينِ مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ بنِ حَسنُونَ النَّرسِيُّ أَخبَرَنَا أَبُو نَصرٍ مُحَمَّدُ بنُ أَحمَدَ بنِ مُوسَى المَلَاحِمِيُّ أَخبَرَنَا أَبُو إِسحَاقَ مَحمُودُ بنُ إِسحَاقَ بنِ مَحمُودٍ الخُزَاعِيُّ قَالَ: [2] أَخبَرَنَا الإِمَامُ أَبُو عَبدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بنُ إِسمَاعِيلَ بنِ إِبرَاهِيمَ البُخَارِيُّ، قَالَ: . . .

---

[1] المكتبة الظاهرية کے مخطوطہ میں "الثنا" ہے جو کہ خطا ہے۔ جبکہ اس کی تصحیح دار ابن حزم کے نسخہ سے کی روشنی میں کی گئی ہے۔

[2] یہاں تک سند، مخطوطہ اور دار ابن حزم کے مطبوعہ نسخہ کے علاوہ دیگر نسخوں میں مذکور نہیں ہے۔

اللہ، رحمٰن و رحیم کے نام سے آغاز کرتا ہوں، اسی پر میرا بھروسہ ہے۔

الشیخ الامام العلامہ الحافظ المتقن بقیۃ السلف زین الدین ابوالفضل عبدالرحیم بن حسین ابن العراقی رحمہ اللہ اور الشیخ الامام الحافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی رحمہ اللہ نے؛ ان کے سامنے میرے پڑھنے کے ذریعے سے ہمیں خبر دی، [1] ان دونوں نے فرمایا کہ ہمیں الشیخہ الصالحہ ام محمد (رحمہا اللہ) ست العرب بنت محمد بن علی ابن احمد بن عبدالواحد ابن البخاری نے خبر دی، اس نے کہا ہمیں میرے دادا جان الشیخ فخر الدین ابن البخاری رحمہ اللہ نے خبر دی...... ان کے سامنے (اس کتاب کو) پڑھنے اور جو انہوں نے روایات بیان کی ہیں ان (کو بیان کرنے) کی اجازت کے وقت میں حاضر تھی...... انہوں نے کہا: ہمیں ابوحفص عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی...... انہیں (یہ کتاب) سنائی گئی...... (انہوں نے کہا) ہمیں ابوغالب احمد بن حسن بن البنا نے خبر دی، (انہوں نے کہا:) ہمیں ابوالحسین محمد بن احمد بن حسنون نرسی نے خبر دی، (انہوں نے کہا:) ہمیں ابونصر محمد بن احمد بن موسیٰ الملاحمی نے خبر دی، (انہوں نے کہا:) ہمیں ابواسحاق محمود بن اسحاق بن محمود الخزاعی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں الامام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم البخاری رحمہ اللہ نے خبر دی۔ انہوں نے فرمایا:......

[1] یعنی میں نے ان کے سامنے ان کی یہ مرویات پڑھ کر سنائیں اور انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

مقدمة المؤلف

الـرَّدُّ عَـلَـى مَـن أَنكَرَ رَفعَ الأَيدِى فِى الصَّلاةِ عِندَ الرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَبهَمَ عَلَى العَجَمِ فِى ذَلِكَ تَكَلُّفًا لِمَا لا يَعنِيهِ فِيمَا ثَبَتَ عَـن رَسُـولِ الـلَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِن فِعلِهِ وَقَولِهِ وَ مِن فِـعلِ أَصحَابِهِ وَرِوَايَتِهِم كَذَلِكَ ثُمَّ فِعلِ التَّابِعِينَ ❶ وَاقتِدَاءِ السَّلَفِ بِهِم فِى صِحَّةِ الأَخبَارِ بَعضِ الثِّقَةِ عَنِ الثِّقَةِ ❷ مِنَ الخَلَفِ العُدُولِ۔ رَحِـمَهُـمُ الـلَّـهُ تَـعَـالَى وَأَنجَزَ لَهُم مَا وَعَدَهُم۔عَلَى ضَغِينَةِ صَدرِهِ وَحَرَجَةِ قَلبِهِ نِفَارًا ❸ عَـن سُـنَـنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ مُستَـخِـفًّا لِمَا تَحمِلُهُ استِكبَارًا وَعَدَاوَةً ❹ لِأَهلِهَا؛ لِشَوبِ ❺ البِدعَةِ لَحمَهُ وَعِظَامَهُ وَمُخَّهُ وَأُنسَتِهِ بِاحتِفَالِ ❻ العَجَمِ حَولَهُ اغتِرَارًا۔

---

❶ مـطبع مقبول عام، المطبعة الخيرية مصر، مطبع محمدى، دارارقم اور دارالحدیث کے نسخہ میں: "فِيهِ فِعْلُهُ وَرِوَايَتُهُ عَن أَصحَابِهِ ثُمَّ فِعلُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ وَالتَّابِعِيْنَ" ہے۔

❷ الـمـطـبـعة الـخيرية مصر، مطبع محمدى، دارالحدیث اور مطبع مقبول عام کے نسخہ میں: "فِي صِحَّةِ الأَخبَارِ بَعْضٍ عَنْ بَعض الثِّقَةِ" ہے۔

❸ دارالحديث کے نسخہ میں "وَنفَارا" ہے۔

❹ الـمطبعة الخيرية مصر اور دارارقم کے نسـخـہ مـیـں "قَلْبِهِ وَانفَارًا عَن سُنَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَـلَّى اللَّه عَلَيهِ وَسَلَّمَ لِمَا يَحمِلُه وَاسْتِكنَانَ وَ عَدَاوَةٍ" جبکہ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "قَلْبِهِ وَانـفَارًا عَن سُنَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لِمَا يَحمِلُه وَاسْتِكنَان عَدَاوَتِه" البتہ حاشیہ میں "وانفارا" کی جگہ "ونفارًا" ہے۔ نیز مطبع محمدی اور دارالحدیث کے نسخہ میں بھی اسی طرح ہے۔

❺ دارارقم کے نسخہ میں "لشرب" ہے۔

❻ المطبعة الخيرية، دارارقم، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "واكتسبه باحتفاء" ہے۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: لا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِن أُمَّتِي قَائِمَةً عَلَى الحَقِّ لا يَضُرُّهُم مَن خَذَلَهُم وَلا خِلافُ مَن خَالَفَهُم۔

مَاضٍ ذٰلِكَ أَبَدًا فِي جَمِيعِ سُنَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ [1] لإِحْيَاءِ مَا أُمِيتَت...... وَإِن كَانَ فِيهَا بَعضُ التَّقصِيرِ بَعدَ الحَثِّ وَ الإِرَادَةِ عَلَى صِدقِ النِّيَّةِ...... وَأَن تُقَامَ [2] لِلأُسوَةِ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ۔ بِمَا أُتِيحَ عَلَى الخَلقِ مِن أَفعَالِ [3] رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي غَيرِ عَزِيمَةٍ حَتَّى يَعزِمَ عَلَى تَركِ فِعلِ مَن نَهَى أَوعَمِلَ بِأَمرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لِمَا [4] أَمَرَ اللّٰهُ خَلقَهُ وَ فَرَضَ عَلَيهِم طَاعَتَهُ وَأَوجَبَ عَلَيهِم اتِّبَاعَهُ وَجَعَلَ اتِّبَاعَهُم [5] إِيَّاهُ وَ طَاعَتَهُم لَهُ طَاعَةَ نَفسِهِ عَزَّ وَجَلَّ عِظَمَ المَنِّ [6] وَالطَّولِ۔ فَقَالَ:

---

[1] مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "رَسُول اللّٰه" کی بجائے "النَّبِی" ہے۔

[2] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، مطبع مقبول العام، دارالحدیث اور دارارقم کے نسخہ میں "يُقَام" ہے۔

[3] المطبعة الخيرية مصر، دارارقم، مطبع مقبول العام، مطبع محمدی اور دارالحدیث کے نسخہ میں "اِبِيحَ عَلَى الخَلق فِي أفعَال" ہے۔

[4] المطبعة الخيرية مصر، دارارقم، مطبع محمدی، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "مِمَّا" ہے۔

[5] المطبعة الخيرية مصر، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی لاہور اور دارارقم کویت کے نسخہ میں "وَأَوجَبَ عَلَيهِم إتِّبَاعَهم إيَّاه" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَأَوجَبَ عَلَيهِم اتِّبَاعَهُ وَجَعَلَ اتِّبَاعَهُم" ہے۔

[6] المطبعة الخيرية مصر، مطبع محمدی اور دارارقم کے نسخہ میں "عزوجل المن والطول" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "ذی المن" ہے۔ دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں "ذوالمنن والطول" ہے۔

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ [سورة الحشر:٧]
وَقَالَ: ﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ [سورة النساء:٨٠]
وَقَالَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ [النساء:٦٥]
وَقَالَ: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [سورة النور:٦٣]
وَقَالَ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾ [سورة الأحزاب:٢١]
فَرَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا اسْتَعَانَهُ بِاتِّبَاعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْتِصَاصِ أَثَرِهِ [1] وَيَسْتَعِيذُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ شَرِّ نَفْسِهِ وَيَسْتَلْهِمُهُ رُشْدَهُ [2] لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:
﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى﴾ [سورة طه:١٢٣]

یہ (کتاب) اس شخص کا ردّ (جواب) ہے جس نے اپنے دل کے کینہ، رسول اللہ ﷺ کی سنتوں سے نفرت اور اس (سنت دشمنی) پر ابھارنے والی (بدقسمتی) کو معمولی سمجھ کر، تکبر کرتے ہوئے اور اہل سنت سے عداوت کے باعث اور اپنے گرد عجمیوں کے ہجوم کی مانوسیت سے دھوکہ کھا کر نماز میں رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے سے انکار کیا ہے۔ دراصل اس کے گوشت، ہڈیوں اور دماغ پر بدعت کا

---

[1] المطبعة الخيرية مصر، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "واقتضاء من أثره" جبکہ دارارقم کے نسخہ میں "اقتفاء من أثره" ہے۔

[2] المطبعة الخيرية مصر، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور دارارقم کے نسخہ میں "من سهو نفسه و تصليته على رسله" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "من سهو نفسه و قصليته على رسله" ہے۔

غلبہ ہے۔ اور اس شخص نے بلا مقصد عجمیوں سے اس (سنت رفع الیدین) کے بارے میں (حقیقت کو) اوجھل رکھا جو رسول اللہ ﷺ سے آپ کے فرمان اور عمل کے ذریعے، آپ کے اصحاب کے عمل اور روایت (بیان) سے، اسی طرح تابعین کے عمل سے، عادل اور ثقہ کی ثقہ سے (بیان کردہ) صحیح احادیث کی روشنی میں ان (تابعین) کی پیروی (میں اس پر عمل) سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام پر رحمت کرے اور ان سے جو وعدہ (جنت کا) کیا ہے اسے پورا کرے۔ (آمین)

نبی ﷺ نے تو فرمایا ہے کہ میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی۔ انہیں چھوڑ جانے والا اور مخالف کی مخالفت، نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ [1]

رسول اللہ ﷺ کی تمام سنتوں کے بارے میں یہی دستور جاری رہے گا۔ فوت شدہ (سنتوں) کو زندہ کرنے کے لیے...... اگرچہ اس (کوشش) میں سچی نیت کے باوجود ترغیب وارادہ کے بعد کوتاہی بھی ہو جاتی ہے...... اور تاکہ رسول اللہ ﷺ کے نمونہ پر قائم رہا جائے۔ جس کی بنا پر رسول اللہ ﷺ کے غیر فرض افعال کی پیروی بھی مخلوق پر مشروع ہے۔ تاکہ جس کام سے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے اسے چھوڑنے اور جس کام کے کرنے کا آپ نے حکم دیا ہے اس پر عمل کرنے کے لیے (جذبہ وارادہ) پختہ ہو جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو (اس کا) حکم دیا ہے۔ اور آپ ﷺ کی اطاعت ان (امتیوں) پر فرض اور آپ ﷺ کا اتباع ان پر واجب قرار دیا ہے۔ اور ان (لوگوں) کا آپ ﷺ کی پیروی کرنا (اللہ تعالیٰ نے) اپنی ذات

---

[1] یہ حدیث مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم سے مختلف الفاظ میں مروی ہے۔ البتہ معانی ومفہوم ایک ہی ہے۔ دیکھئے:
صحیح البخاری: کتاب المناقب، ح: ٣٦٤١۔ صحیح مسلم: کتاب الامارة، باب لاتزال طائفة من امتی، ح: ١٧٤ / ١٠٣٧۔ سنن ابن ماجة، الکتاب فی الایمان و فضائل الصحابة، باب اتباع سنة الرسول، ح: ٩، قال الألبانی: صحیح۔ و قال عصام موسی هادی: صحیح.

......احسان وسخاوت کے عظیم سراپہ، عزوجل......کی اطاعت قرار دیا ہے۔ اور فرمایا:
''رسول تمھیں جو حکم کرے اسے اپناؤ اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔''
اور فرمایا: جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی، یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی۔
اور فرمایا: ''تمھارے رب کی قسم! یہ لوگ مومن نہیں بن سکتے حتی کہ جن امور میں ان کے درمیان اختلاف پیدا ہوتا ہے ان میں تمھیں فیصل تسلیم کرلیں۔ پھر جو آپ فیصلہ کریں اس سے اپنے دلوں میں تنگی محسوس نہ کریں، بلکہ اسے یقینی طور پر تسلیم کریں۔''
اور فرمایا: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ انہیں آزمائش آن پڑے گی یا کوئی دردناک عذاب مسلط ہو جائے گا۔''
اور فرمایا: ''یقیناً اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ (بالخصوص) اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ (سے ملاقات) اور یوم آخرت کی امید رکھتا اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔''
اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہے۔ اور اپنے نفس کے شر سے (بچنے کے لیے) اللہ تبارک وتعالیٰ کی پناہ چاہتا، اور اسی سے رشد وہدایت طلب کرتا ہے۔
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''جس نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ گمراہ ہوتا ہے نہ بدنصیب۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث:

أَخبَرَنَا إِسمَاعِيلُ بنُ أَبِى أُوَيسٍ [1] حَدَّثَنِى عَبدُالرَّحمَنِ بنُ أَبِى الزِّنَادِ عَن مُوسَى بنِ عُقبَةَ عَن عَبدِاللَّهِ بنِ الفَضلِ الهَاشِمِىِّ عَنِ عَبدِالرَّحمَنِ بنِ هُرمُزَ الأَعرَجِ عَن عُبَيدِاللَّهِ بنِ أَبِى رَافِعٍ عَن عَلِىِّ بنِ أَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالٰى عَنهُ: "أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلاةِ حَذوَ مَنكِبَيهِ وَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكعَتَينِ فَعَلَ مِثلَ ذٰلِكَ۔"

ہمیں اسماعیل بن ابی اویس نے خبر دی، (انہوں نے کہا) مجھے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے موسیٰ بن عقبہ (کے واسطے) سے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن فضل الہاشمی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج سے انہوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے انہوں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے (رفع الیدین کرتے) اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے، تو

---

[1] المطبعة الخيرية مصر، مطبع محمدى اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "اسماعیل بن ابی یونس" ہے، جو خطا ہے۔

اسی طرح کرتے۔ ❶

رفع الیدین بیان کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک فہرست:

قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَكَذٰلِكَ يُروىٰ عَن سَبعَةَ عَشَرَ نَفسًا مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُم كَانُوا يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم عِندَ الرُّكُوعِ ❷ ، مِنهُم: أَبُو قَتَادَةَ الأَنصَارِيُّ وَأَبُو أُسَيدِ السَّاعِدِيُّ البَدرِيُّ وَمُحَمَّدُ بنُ مَسلَمَةَ البَدرِيُّ وَسَهلُ بنُ سَعدِ السَّاعِدِيُّ وَ عَبدُاللّٰهِ بنُ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ وَعَبدُاللّٰهِ بنُ عَبَّاسِ بنِ عَبدِالمُطَّلِبِ الهَاشِمِيُّ وَأَنَسُ بنُ مَالِكٍ خَادِمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو هُرَيرَةَ الدَّوسِيُّ وَعَبدُ اللّٰهِ بنُ عَمرِو بنِ العَاصِ وَعَبدُ اللّٰهِ بنُ الزُّبَيرِ بنِ العَوَّامِ القُرَشِيُّ وَ وَائِلُ بنُ حُجرِ الحَضرَمِيُّ وَمَالِكُ بنُ الحُوَيرِثِ وَأَبُو مُوسىٰ الأَشعَرِيُّ وَ أَبُو حُمَيدِ السَّاعِدِيُّ الأَنصَارِيُّ

---

❶ حسن صحيح (ن)، حسن(ز)حسن(ش)۔سنن أبي داؤد:كتاب الصلاة، باب من ذكر انه يرفع يديه اذا قام من اثنتين، ح:٧٤٤۔ سنن الترمذي: كتاب الدعوات، باب الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل، ح:٣٤٢٣۔ سنن ابن ماجة: كتاب إقامة الصلاة و السنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع، ح:٨٦٤۔ قال عصام موسى هادى: صحيح۔ صحيح ابن خزيمة: ١/ ٢٩٤، ح:٥٨٤۔ مسند أحمد بن حنبل، (مؤسسة قرطبة):١/ ٩٣، حديث، ٧١٧۔ مسند احمد بن حنبل، (مؤسسة الرسالة)، ٢/ ١٢٣، حديث، ٧١٧، قال شعيب الأرنؤوط رحمہ اللہ: اسناده حسن۔ سنن الدارقطني، ٢/ ٣٧، حديث، ١١٠٩.

❷ المطبعة الخيرية مصر، دارالحديث ملتان، مطبع محمدى اور دارارقم کے نسخہ میں "عندالركوع و عندالرفع منه، أبو قتادة. ." ہے، البتہ دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں "أبو قَتَادَة" سے قبل "مِنهُم" بھی ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "عِندَ الرُّكُوعِ وَ إِذَا رَفَعَ" ہے۔

وَعُمَرُ بنُ الخَطَّابِ وَعَلِيُّ بنُ أَبِي طَالِبٍ وَأُمُّ الدَّرداءِ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنهُم)۔ ❶

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: اسی طرح ہی (رفع الیدین کرنا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے سترہ شخصیات سے مروی ہے کہ وہ رکوع کے وقت ہاتھ اٹھایا (رفع الیدین کیا) کرتے تھے۔ ان میں: سیدنا ابوقتادۃ انصاری، سیدنا ابواسید الساعدی البدری، سیدنا محمد بن مسلمہ البدری، سیدنا سہل بن سعد الساعدی، سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب، سیدنا عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب الہاشمی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم سیدنا انس بن مالک، سیدنا ابو ہریرہ الدوسی، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص، سیدنا عبداللہ بن زبیر بن عوام القرشی، سیدنا وائل بن حجر الحضرمی، سیدنا مالک بن الحویرث، سیدنا ابوموسیٰ اشعری، سیدنا ابوحمید الساعدی انصاری، سیدنا عمر بن خطاب، سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہم، شامل ہیں۔ ❷

---

❶ المكتبة الظاهرية کے مخطوطہ، المطبعة الخيرية مصر، دارارقم، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ وَعَلِيُّ بنُ أَبِي طَالِبٍ وَأُمُّ الدَّرداءِ" نہیں ہے۔ اسے ہم نے دارابن حزم کے نسخہ اور دیگر مصادر سے نقل کیا ہے۔

❷ امام بخاری رحمہ اللہ کا یہی بیان علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمہ اللہ نے بھی نقل کیا ہے لیکن انہوں نے سترہ کی بجائے انیس کہا ہے۔ مزید برآنکہ ابن اثیر رحمہ اللہ نے اثبات رفع الیدین روایت کرنے والے صحابہ کی تعداد بیس جبکہ ابوعلی نے تیس سے زیادہ ذکر کی ہے۔ [عمدة القاری شرح صحيح البخاری، ٥/ ٢٧٢] علامہ علاؤالدین مغلطائی حنفی نے بھی انیس کا عدد بیان کیا ہے۔ مزید کہا ہے کہ ابن الاثیر نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام بھی ان صحابہ میں شامل کیا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس سنت کے علاوہ کوئی سنت ہمارے علم میں ایسی نہیں ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنے میں چاروں خلفاء اور عشرہ مبشرہ، بلکہ دور دراز کے مختلف علاقوں میں جانے والے کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (سب کے سب) متفق ہوں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس طرح استاذ مکرم امام حاکم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے، حقیقت بھی اسی طرح ہے۔ یہ سنت سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر بن خطاب، سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر (بن عوام)، سیدنا سعد بن ابی وقاص، سیدنا سعید (بن ⇦ ⇦

حسن بصری اور حمید بن ہلال رحمہما اللہ کا بیان:

وَقَالَ الحَسَنُ وَحُمَيدُ بنُ هِلَالٍ: كَانَ أَصحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيهِ وَسَلَّمَ يرفَعُونَ أَيدِيَهُم۔ فَلَم ❶ يَستَثنِ أَحَدًا مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ دُونَ أَحَدٍ، وَلَم يَثبُت عِندَ أَهلِ العِلمِ عَن أَحَدٍ مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَم يَرفَع يَدَيهِ۔

وَيُروىٰ أَيضًا عَن عِدَّةٍ مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفنَا۔

حسن (بصری) اور حمید بن ہلال رحمہما اللہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❷ انھوں نے نبی ﷺ کے اصحاب میں سے کسی ایک کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا۔ اور اہل علم کے ہاں نبی ﷺ کے اصحاب میں سے کسی سے یہ ثابت نہیں ہے کہ وہ

⇦⇦ زید)، سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف، سیدنا ابو عبیدہ (بن الجراح)، سیدنا مالک بن حویرث، سیدنا زید بن ثابت، سیدنا اُبی بن کعب، سیدنا ابن مسعود، سیدنا ابو موسیٰ (الاشعری)، سیدنا ابن عباس، سیدنا حسین بن علی، سیدنا سہل بن سعد، سیدنا ابو سعید (الخدری)، سیدنا ابو قتادہ، سیدنا سلمان فارسی، سیدنا عقبہ بن عامر، سیدنا بریدہ (اسلمی)، سیدنا ابن عمر، سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا عمار (بن یاسر)، سیدنا ابو امامہ (الباہلی)، سیدنا عمیر بن قتادہ اللیثی، سیدنا ابو مسعود، سیدہ عائشہ صدیقہ اور ایک اعرابی صحابی رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہے۔ امام ابن حزم رحمہ اللہ نے تو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو رفع الیدین کا اثبات بیان کرنے والا کہا ہے۔ [شرح سنن ابن ماجه ، الإعلام بسنته عليه السلام ، للمغلطائي: ١/ ١٤٦٦] امام ابن جوزی رحمہ اللہ کے ہاں ان صحابہ کی تعداد بائیس ہے۔ جبکہ علامہ عراقی رحمہ اللہ نے اثبات رفع الیدین بیان کرنے والے صحابہ کے نام جمع کیے تو ان کی تعداد پچاس تک پہنچ گئی۔ [فتح المغيث بشرح الفية الحديث ، للسخاوي: ٤/ ١٩ ، ٢٠]

❶ المطبعة الخيرية مصر ، دارارقم کویت، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: ”لم“ ہے۔

❷ صحيح (ز) السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ١٠٩ ، حديث: ٢٥٢٤ ۔ مصنف ابن ابي شيبة: ١/ ٢١٢ ، حديث: ٢٤٣٢ .

رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ ❶

اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد اصحاب رضی اللہ عنہم سے وہی روایت (بیان) کیا گیا ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے۔

رفع الیدین کے قائل و فاعل؛ تابعین و محدثین کی فہرست:

وَكَذٰلِكَ رَوَيناهُ عَن عِدَّةٍ مِن عُلَمَاءِ مَكَّةَ وَأَهلِ الحِجَازِ وَ العِرَاقِ ❷ وَالشَّامِ وَالبَصرَةِ وَاليَمَنِ وَعِدَّةٍ مِن أَهلِ خُرَاسَانَ مِنهُم: سَعِيدُ بنُ جُبَيرٍ وَعَطَاءُ بنُ أَبِي رَبَاحٍ وَمُجَاهِدٌ وَالقَاسِمُ بنُ مُحَمَّدٍ وَ سَالِمُ بنُ عَبدِاللّٰهِ بنِ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ وَعُمَرُ بنُ عَبدِالعَزِيزِ وَ النُّعمَانُ بنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَالحَسَنُ وَابنُ سِيرِينَ وَطَاوُسٌ وَمَكحُولٌ وَعَبدُاللّٰهِ بنُ دِينَارٍ وَنَافِعٌ ❸ وَعُبَيدُاللّٰهِ بنُ عُمَرَ ❹ وَالحَسَنُ بنُ مُسلِمٍ وَ قَيسُ بنُ سَعدٍ (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ) وَعِدَّةٌ كَثِيرَةٌ۔ وَكَذٰلِكَ يُروٰى عَن أُمِّ الدَّردَاءِ

❶ حقیقت یہی ہے کہ کسی بھی صحابی سے رفع الیدین کا ترک، نسخ یا ممانعت؛ صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں ہے۔ جو آثار واحادیث بعض صحابہ کی طرف منسوب ہیں وہ اسنادی اور اصولی اعتبار سے ناقابل حجت ہیں۔ اسی کتاب میں ان سے متعلق ضروری وضاحت آئے گی، ان شاء اللہ۔ البتہ مزید تفصیل کے لیے دیکھئے، راقم الحروف (مترجم) کی تالیف، نماز کا حسن رفع الیدین، مطبوعہ از، مکتبہ ایوب پشاور۔

❷ المطبعة الخيرية مصر، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی لاہور اور دارارقم کویت کے نسخہ میں "وَكَذَالِكَ رَوايتُه عَن عِدَّةٍ مِن عُلَمَاءِ أهل مَكَّةَ وَأَهلِ الحِجَازِ وَ أهلِ العِرَاقِ" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "وَكَذَالِكَ رَويتُه عَن عِدَّةٍ مِن عُلَمَاءِ أهل مَكَّةَ وَأَهلِ الحِجَازِ وَ أهلِ العِرَاقِ" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية مصر، دارارقم، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہاں: "نَافِع مَولَى عبدِاللّٰهِ بنِ عُمر" ہے۔

❹ المطبعة الخيرية مصر، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "وَعُبَيدُاللّٰهِ بنُ عُمَرَ" مذکور نہیں۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَت تَرفَعُ يَدَيهَا۔

وَقَدكَانَ عَبدُاللّٰهِ بنُ المُبَارَكِ يَرفَعُ يَدَيهِ وَكَذٰلِكَ عَامَّةُ أَصحَابِ ابنِ المُبَارَكِ مِنهُم:عَلِيُّ بنُ الحَسَنِ [1] وَعَبدُاللّٰهِ بنُ عُثمَانَ [2] وَيَحيىٰ بنُ يَحيىٰ وَمُحَدِّثُوأَهلِ بُخَارىٰ، [3] مِنهُم:عِيسىٰ بنُ مُوسىٰ وَ كَعبُ بنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بنُ سَلَّامٍ وَعَبدُاللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ المُسنَدِيُّ [4] وَ عِدَّةٌ مِمَّن لَا يُحصَى۔ لاإِختِلَافَ بَينَ مَن وَصَفنَا مِن أَهلِ العِلمِ۔

وَكَانَ عَبدُاللّٰهِ بنُ الزُّبَيرِ وَعَلِيُّ بنُ عَبدِاللّٰهِ وَيَحيَى بنُ مَعِينٍ وَ أَحمَدُبنُ حَنبَلٍ وَإِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ يُثبِتُونَ عَامَّةَ هٰذِهِ الأَحَادِيثِ عَن [5] رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، وَيَرَونَهَا حَقًّا، وَهٰؤُلَاءِ أَهلُ العِلمِ مِن أَهلِ زَمَانِهِم۔

وَكَذٰلِكَ يُروىٰ [6] عَن عَبدِاللّٰهِ بنِ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا۔

---

[1] المطبعة الخيرية، دارارقم، دارالحديث ملتان، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں:''علی بن الحسین'' ہے۔ جبکہ درست علی بن حسن ہے، مراد ہے: علی بن حسن بن شقیق۔

[2] المطبعة الخيرية مصر، مطبع محمدی اور دارارقم کے نسخہ میں ''وَعَبدُاللّٰهِ بنُ عُثمَانَ'' کی بجائے ''وعبد بن عمر'' ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں:''عبيد اللّٰه بن عمر'' حاشیه میں''عبدالله بن عمر'' ہے۔ دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں بھی ''عبداللہ بن عمر'' ہے۔

[3] المطبعة الخيرية، دارالحديث ملتان، مطبع محمدی اور دارارقم کے نسخہ میں''و محدثى أهل بخارىٰ'' ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں:''و محدثى أهل بخارا'' ہے۔

[4] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں:''عَبدُاللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ وَالمُسنَدِیّ'' ہے۔

[5] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''مِن'' ہے۔

[6] المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: ''رُوِیَ'' ہے۔

اور ہم نے مکہ مکرمہ کے متعدد علماء، اہل حجاز، اہل عراق، اہل شام، اہل بصرہ، اہل یمن اور متعدد اہل خراسان سے روایت کیا ہے۔ ان (علماء) میں: سعید بن جبیر، عطاء بن ابی رباح، مجاہد، قاسم بن محمد، سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب، عمر بن عبدالعزیز، نعمان بن ابی عیاش، حسن (بصری)، ابن سیرین، طاوس، مکحول، عبداللہ بن دینار، نافع، عبیداللہ بن عمر، حسن بن مسلم، قیس بن سعد اور کثیر تعداد شامل ہے۔ [1] اور سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے کہ آپ رفع الیدین کیا کرتی تھیں۔ [2]

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [3] اور اسی طرح ابن مبارک رحمہ اللہ کے اکثر ساتھی بھی (رفع الیدین کیا کرتے تھے)۔ ان میں علی بن حسن، عبداللہ بن عثمان، یحییٰ بن یحییٰ شامل ہیں۔ اور بخاریٰ کے محدثین میں سے عیسیٰ بن موسیٰ، کعب بن سعید، محمد بن سلام، عبداللہ بن محمد المسندی اور بہت سے (علماء) ہیں جنھیں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ جن اہل علم کا ہم نے ذکر کیا ہے ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

---

[1] مذکورہ علماء سے مروی احادیث اسی کتاب میں مذکور ہیں۔

[2] التاریخ الکبیر، للبخاری: ٦/ ٧٨۔ یہاں سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کا ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ صرف مرد ہی رفع الیدین نہیں کرتے تھے بلکہ خواتین بھی کیا کرتی تھیں۔ اور یہ عمل صحابیات میں بھی معروف تھا۔ اور وہ اس پر عمل پیرا تھیں۔

[3] عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا رفع الیدین کرنا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ساتھ معروف واقعہ میں بھی مذکور ہے۔ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پہلو میں نماز ادا کر رہے تھے، انہوں نے رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیا تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا: آپ کو خدشہ نہیں ہوا کہ آپ اڑ جائیں گے۔ تو امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ اگر میں پہلی مرتبہ (یعنی تکبیر تحریمہ) کے رفع الیدین سے نہیں اڑا، تو اس کے بعد والے رفع الیدین سے بھی نہیں اڑ سکتا۔ [السنن الکبریٰ، للبیھقی: ٢/ ١١٧، ح: ٢٥٣٨۔ السنة، لعبداللہ بن احمد: ١/ ٢٧٦، ح: ٥١٨۔ الدرایة فی تخریج احادیث الھدایة، لابن حجر: ١/ ١٥٥، ح: ١٨١۔ نصب الرایة، للزیلعی: ١/ ٤١٧۔ مزید دیکھئے، اسی کتاب میں حدیث نمبر: ٣٨ کے بعد ''امام ابوحنیفہ اور ابن مبارک کا واقعہ'' کے تحت۔

اورعبداللہ بن زبیر (امام حمیدی)، علی بن عبداللہ (المدینی)، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم (المعروف ابن راہویہ) رحمہم اللہ ان احادیث کو رسول اللہ ﷺ سے ثابت مانتے اور انہیں حق مانتے تھے۔ اور یہ اپنے وقت کے (کبار) علماء ہیں۔ ❶

اور سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے بھی (اسی طرح) منقول ہے۔ ❷

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے باسند صحیح، رفع الیدین کا ترک ثابت نہیں ہے۔ بلکہ

---

❶ یہ تمام ائمہ کرام، امام بخاری رحمہ اللہ کے اساتذہ ہیں۔ انہوں نے رفع الیدین کرنے کی روایات نقل کی ہیں اور ان ائمہ کا موقف بھی اثبات رفع الیدین کا ہے۔ (۱) عبداللہ بن زبیر، معروف محدث امام حمیدی ہیں۔ انہوں نے اپنی تالیف مسند حمیدی میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی اثبات رفع الیدین والی مرفوع حدیث نقل کی ہے اور اس کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل بیان کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ رفع الیدین نہ کرنے والے کو کنکر مارتے تھے۔ [دیکھئے: مسند الحمیدی (تحقیق حبیب الرحمٰن الاعظمی): ۲/۲۷۸، ح۶۱۵۔ مسند الحمیدی، (بتحقیق حسین سلیم اسد): ۱/۵۱۵] (۲) علی بن عبداللہ سے مراد، امام بخاری رحمہ اللہ کے معروف استاذ علی بن المدینی رحمہ اللہ ہیں۔ یہ اپنے دور کے جلیل القدر امام اور عظیم الشان محدث ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ میں نے صرف علی بن المدینی کے سامنے خود کو چھوٹا محسوس کیا ہے۔ علی بن المدینی کے استاذ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علی نے جتنا مجھ سے سیکھا (حاصل کیا) ہے اس سے کہیں زیادہ میں نے ان سے سیکھا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: گویا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا ہی حدیث کی خدمت کے لیے کیا تھا۔ (۳) یحییٰ بن معین الغطفانی، معروف محدث اور علم اسماء الرجال کے امام ہیں۔ یہ بھی تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ (۴) احمد بن حنبل رحمہ اللہ معروف ترین محدث اور صاحبِ مسند ہیں۔ امام ابوداؤد السجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا، آپ رحمہ اللہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر اسی طرح رفع الیدین کرتے تھے جس طرح آپ رحمہ اللہ نماز شروع کرتے وقت کرتے تھے۔'' [مسائل الإمام أحمد رواية أبي داود السجستاني: ص، ۵۰] (۵) اسحاق بن ابراہیم سے مراد معروف محدث امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ، مسند اسحاق بن راہویہ کے مؤلف ہیں۔

❷ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات اسی کتاب میں متعدد مرتبہ ذکر ہوئی ہیں۔ دیکھئے، حدیث نمبر: ۱۲، ۱۳، ۲۴، ۲۶، ۳۳، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۹، ۵۷، ۶۳ وغیرہ۔

آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا رفع الیدین کرنا بیان کیا ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اثبات رفع الیدین میں بیان کردہ حدیث، سند کے اعتبار سے صحیح اور اپنے موضوع پر مکمل و مفصل حدیث ہے۔ اسی لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے ابتدا میں ذکر کیا ہے۔ مزید برآنکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں، اور رسول اللہ ﷺ کے نہایت قریبی اور آپ ﷺ کے گھرانے کے خاص ترین فرد ہیں۔

خلیفہ، بدری اور صف اول کے نمازی، صحابی کی حدیث:

میں سمجھتا ہوں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث ذکر کر کے امام بخاری رحمہ اللہ نے بدری اور رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں پہلی صف میں نماز پڑھنے والے صحابی کی روایت کا مطالبہ کرنے والوں کا مطالبہ پورا کر دیا ہے۔

اس حدیث میں واضح الفاظ میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو کر کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ یہی طریقہ دیگر صحابہ سے بھی مروی ہے، جس کی تفصیل آئندہ صفحات میں آئے گی۔ ان شاء اللہ۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف ترک رفع الیدین کی نسبت کرنا غلط اور بے بنیاد ہے۔ جس روایت میں آپ رضی اللہ عنہ کے رفع الیدین ترک کرنے کا ذکر ہے، وہ روایت شدید ضعیف اور ناقابل حجت ہے۔ مزید وضاحت حدیث نمبر:۱۰، کے بعد ''امام بخاری رحمہ اللہ کی وضاحت'' کے تحت فوائد میں آئے گی۔ ان شاء اللہ۔

راوی کے نام میں تحریف کا جھوٹا الزام:

جزء رفع الیدین کے مخطوطہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ اس حدیث کے پہلے راوی کا نام اسماعیل بن ابی اویس ہے، جو کہ بعض مطبوعہ نسخوں میں سہواً، اسماعیل بن ابی

یونس چھپ گیا ہے، جس پر ایک مقلد مترجم نے سند میں تحریف کا الزام لگاتے ہوئے نہایت نازیبا الفاظ استعمال کیے ہیں۔ ❶ دارالحدیث محمدیہ جلال پور پیر والا ملتان کے نسخہ میں ''اسماعیل بن ابی اویس'' ہی مذکور ہے۔ اور نسخہ کے محقق، ماہر علم اسماء الرجال، فضیلۃ الشیخ فیض الرحمٰن ثوری رحمہ اللہ نے حاشیہ میں ان الفاظ میں وضاحت کردی ہے: ''وفی النسخ المطبوعة إسماعيل بن أبی يونس ، و هو خطاء ، والصواب إسماعيل بن أبی أويس ، كما أثبتناه ''۔ ❷ کاش اعتراض کرنے والوں نے دیانتداری سے کام لیا ہوتا۔

امام بخاری رحمہ اللہ کے بیان کردہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی، احادیث:

مقلد مترجم نے جزء رفع الیدین کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ امام بخاری نے یہاں نام محض بے سند لکھے ہیں۔ حضرت امام بخاری کا یہ فرض تھا کہ صحیح سندوں کے ساتھ ان ۷ اصحابہ کی احادیث نقل فرمادیتے۔ ❸

گزارش ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے مذکورہ صحابہ میں سے اکثر کی روایات تو اسی کتاب ''جزء رفع الیدین'' میں بیان کردی ہیں، اور باقی جن صحابہ کی روایات امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کتاب میں بیان نہیں کیں، ان کی روایات ہم بیان کردیتے ہیں تاکہ معزز قارئین کسی بھی دھوکہ باز کے دھوکے میں نہ آئیں۔

سیدنا ابوقتادہ، سیدنا ابواسید، سیدنا سہل بن سعد، سیدنا محمد بن مسلمہ اور سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہم کے رفع الیدین کا ذکر اس حدیث میں ہے جس میں دس صحابہ رضی اللہ عنہم کی

---

❶ دیکھئے: جزء القراءة و جزء رفع اليدين (مترجم، یکجا)، از، امین صفدر اوکاڑوی۔

❷ یعنی: مطبوعہ نسخوں میں اسماعیل بن ابی یونس ہے، جو کہ خطا ہے، اور درست: اسماعیل بن ابی اویس ہے، جسے ہم نے ذکر کردیا ہے۔

❸ جزء القراءة و جزء رفع الیدین (مترجم، یکجا)، از: محمد امین صفدر اوکاڑوی، ص: ۲۵۱۔

تصدیق کا بیان ہے۔ دیکھئے: اسی کتاب میں حدیث نمبر: ۳، ۴، ۵۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا رفع الیدین پر عمل دیکھئے اسی کتاب میں حدیث نمبر: ۱۹۔ اورسیدنا ابن عباس اور سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی موقوف روایت تو اسی کتاب میں حدیث نمبر: ۱۶، ۲۶، ۵۲ دیکھیں۔ البتہ ان دونوں اصحاب کی ایک حدیث سنن ابوداؤد میں مذکور ہے، میمون مکی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو انہوں نے قیام کرتے (نماز شروع کرتے) وقت، رکوع کرتے وقت، سجدہ کرتے وقت (یعنی رکوع کے بعد) اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا (رفع الیدین کیا)۔ اور جب قیام کے لیے اٹھے، تب بھی ہاتھوں سے اشارہ کیا (رفع الیدین کیا)۔ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اور میں نے بتایا کہ ابن زبیر (رضی اللہ عنہ) نے ہمیں اس طرح نماز پڑھائی ہے جس طرح میں نے کسی کو بھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ اور میں نے ان کے اشاروں (رفع الیدین) کے بارے میں بھی بتایا۔ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ نماز کو دیکھو، تو پھر عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہ) کی ہی اقتدا کرو۔ [1]

اسی طرح سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ مفصل حدیث میں مذکور ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے نانا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرتے دیکھا تو ان سے اس کے بارے میں

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ، حدیث، ۷۳۹، قال الالبانی: صحیح۔ ایک روایت میں مذکور ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [سنن ابن ماجة: کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب رفع الیدین اذا رکع واذا رفع رأسه من الرکوع، ح:۸٦۵] یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کا راوی عمر بن رباح متروک الحدیث، ضعیف اور مردود راوی ہے۔ اس پر اہل علم نے شدید جرح کی ہے۔ [دیکھئے: میزان الاعتدال، للذهبی: ۳/ ۱۹۷۔ تهذیب الکمال، للمزی: ۲۱/ ۳۴۷۔ الکامل فی الضعفاء، لابن عدی: ٦/ ١٠٤]

پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔ ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات اس کتاب میں حدیث نمبر: ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۲۴، ۲۶، ۳۳، ۴۱، ۴۳، ۴۴، ۴۹، ۵۷، ۶۳ وغیرہ پر مذکور ہیں۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت اسی کتاب میں حدیث نمبر: ۱۸، ۵۴، ۵۸، ۸۱ پر مذکور ہیں۔ اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے رفع الیدین کا اثبات روایت بھی کیا ہے۔ ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات بھی اسی کتاب میں حدیث نمبر: ۱۷، ۲۰، ۴۸، پر موجود ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی حدیث نہیں مل سکی، البتہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی ذکر کیا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے رفع الیدین کرنا مروی ہے۔ ❸

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث اسی کتاب میں، حدیث نمبر: ۱۰، ۲۵، ۲۸، ۵۶، پر دیکھیں۔

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث اسی کتاب میں حدیث نمبر: ۷، ۴۵، ۴۶، ۵۵، ۸۲ پر دیکھیں۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث اس طرح ہے: سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کی نماز دکھاؤں؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، پھر تکبیر کہی اور رکوع کے لیے رفع الیدین کیا، پھر (رکوع سے اٹھ کر)

---

❶ السنن الکبریٰ للبیهقی: ۲/ ۱۰۷، حدیث: ۲۵۱۹.

❷ دیکھئے: سنن ابن ماجة: کتاب اقامة الصلاة، باب رفع الیدین اذا رکع . . . ، ح: ۸۶٦.

❸ معرفة السنن والآثار، للبیهقی: ۲/ ٤١٦.

''سمع اللّٰہ لمن حمدہ '' کہا اور تب بھی رفع الیدین کیا۔ پھر فرمایا: اسی طرح کیا کرو۔ (حطان بن عبداللہ، راوی کہتے ہیں) آپ رضی اللہ عنہ سجدوں میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ ❶

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث امام زیلعی حنفی رحمہ اللہ نے نقل کی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر (تحریمہ) کہتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔ ❷ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خود بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ایک روز آپ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لائے اور مسجد میں موجود لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: میری طرف توجہ کرو میں تمھیں ایسی نماز پڑھ کر دکھاؤں، جیسی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود پڑھا کرتے اور پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ قبلہ رخ کھڑے ہوئے۔ اور اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا اور تکبیر کہی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا۔ اور اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیا، (رکوع سے) اٹھ کر بھی اسی طرح (رفع الیدین) کیا۔ ❸

سعید بن مسیّب کہتے ہیں:

"رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَرْفَعُ يَدَيهِ حَذْوَ مَنكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاةَ وَ إِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ" ❹

---

❶ سنن الدارقطني: ٢/ ٤٧، حديث، ١١٢٤.

❷ نصب الراية، ١/ ٤١٦.

❸ صحيح۔ النفح الشذيّ شرح الترمذي، لابن سيد الناس: ٤/ ٣٩٠۔ نصب الراية، للزيلعي: ١/ ٤١٥، ٤١٦ (رجال اسناده معروفون)۔ مسند الفاروق، لابن كثير: ١/ ١٦٥، ١٦٦.

❹ الخلافيات بين الامامين الشافعي وأبي حنيفة، للبيهقي: ٢/ ٣٥٣، حديث، ١٦٨٥.

''میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے تھے۔''

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث اسی کتاب میں، حدیث نمبر: ۱، ۹ پر دیکھیں۔ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کی حدیث اسی کتاب میں حدیث نمبر: ۲۲، ۲۳ پر دیکھیں۔

ایک ناجائز اور جاہلانہ مطالبہ اور اس کی حقیقت:

پاکستان میں احناف کے معروف عالم، مولانا امین صفدر اوکاڑوی نے جزء رفع الیدین کا ترجمہ کیا، اس میں فرماتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہم کی حدیث کو متفق علیہ روایت تسلیم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''ان دونوں میں نہ کوئی بدری ہے نہ خلیفہ راشد نہ عشرہ مبشرہ میں سے۔'' ❶

موصوف، پاکستان میں احناف کے معروف عالم ہیں، جو مخصوص دلیل اور معین صحابہ کی بیان کردہ روایت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ موصوف نے خود اس مطالبہ کو کفار کی روش قرار دیا ہے۔ ملاحظہ کیجئے:

''مدعی سے بھی دلیل کا مطالبہ تو کیا جا سکتا ہے مگر دلیل خاص کا مطالبہ جائز نہیں ہوتا۔ یہ تو کافروں کا طریقہ تھا کہ وہ ان معجزات کو نہیں مانتے تھے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے بلکہ اپنی طرف سے شرطیں لگا لگا کر فرمائشی معجزات کا مطالبہ کرتے تھے۔'' ❷

قارئین کرام! مولانا اوکاڑوی کے بیان سے واضح ہو گیا کہ رفع الیدین یا کسی بھی سنت پر عمل کرنے کے لیے عشرہ مبشرہ یا بدری اصحاب میں سے کسی صحابی، یا ان کے

---

❶ جزء القراءة و جزء رفع الیدین (مترجم، یکجا)، از: محمد امین صفدر اوکاڑوی، ص: ۲۵۱۔

❷ میں حنفی کیسے بنا، (محمد امین صفدر اوکاڑوی)، صفحہ: ۱۱۔

علاوہ کسی مخصوص صحابی کی حدیث کا مطالبہ کرنا نہایت غیر مناسب مطالبہ، احمقانہ بات، حقیقت سے فرار کا ایک انداز اور کفار کی روش ہے۔

اگر پھر بھی کوئی بھائی ایسا مطالبہ کرے تو اس کی تشفی کے لیے ہم گزارش کرتے ہیں کہ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ سنن بیہقی میں مذکور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حدیث اور نصب الرایۃ میں مذکور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث اور اسی کتاب ''جزء رفع الیدین'' کے آغاز میں مذکور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث موجود ہے، یہ تینوں اصحاب خلفاء راشدین ہیں۔ یہ تینوں اصحاب عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ اور یہ تینوں اصحاب، بدری بھی ہیں۔ [1]

بلکہ اہل علم نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین کا اثبات روایت کرنے والے صحابہ میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ [2] سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ذوالنورین، خلیفہ سوم بھی عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، اور آپ رضی اللہ عنہ زبان رسالت مآب (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) سے نکلے الفاظ کے مطابق بدری صحابہ میں بھی شامل ہیں۔ [3]

اب تو مطالبہ کرنے والے بھائیوں کا فرض بنتا ہے کہ رفع الیدین کو اپنا لیں کیونکہ عشرہ مبشرہ اور بدری اصحاب رضی اللہ عنہم سے اس کا اثبات صحیح احادیث میں موجود ہے۔

---

[1] دیکھئے: صحیح البخاری، کتاب المغازی، بَابُ تَسمِيَةِ مَن سُمِّيَ مِن أَهلِ بَدرٍ.

[2] دیکھئے: شرح سنن ابن ماجه، الإعلام بسنته عليه السلام، للمغلطائی: ١/ ١٤٦٦.

[3] سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو بدری صحابی ہونے کا اعزاز اس وجہ سے حاصل ہے کہ انہیں اپنی بیوی کی دیکھ بھال کے لیے مدینہ میں رہنا پڑا۔ کیونکہ ان کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی، سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے شدید بیمار ہونے کی وجہ سے ان کی دیکھ بھال کے لیے مدینہ میں ہی رہنے کو کہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بدری صحابہ میں شمار کیا تھا۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان کو فرمایا تھا: "إِنَّ لَكَ أَجرَ رَجُلٍ مِمَّن شَهِدَ بَدرًا وَسَهمَهُ" (آپ مدینہ میں ہی رہیں آپ کو غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں کے برابر ثواب اور مال غنیمت میں سے حصہ ملے گا۔)
[صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان بن عفان، حدیث، ٣٦٩٨]

حدیث: 2

سالم بن عبداللہ کی اپنے والد، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت:

أَخبَرَنَا❶ عَلِیُّ بنُ عَبدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفیَانُ حَدَّثَنَا الزُّهرِیُّ عَن سَالِمِ بنِ عَبدِاللَّهِ عَن أَبِیهِ قَالَ: رَأَیتُ النَّبِیَّ❷ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَرفَعُ یَدَیهِ إِذَا کَبَّرَ وَإِذَا رَکَعَ❸ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّکُوعِ وَلَا یَفعَلُ ذٰلِكَ بَینَ السَّجدَتَینِ۔

ہمیں علی بن عبداللہ (المدینی) نے خبر دی (انہوں نے کہا) ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، (انہوں نے کہا) ہمیں زہری نے سالم بن عبداللہ (کے واسطے) سے بیان کیا کہ ان کے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ تکبیر (تحریمہ) کہتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔ اور سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔❹

❶ المطبعة الخیریة، دارارقم، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "حدثنا" ہے۔

❷ المطبعة الخیریة، دارارقم، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "رَأَیتُ رَسُولَ اللَّه" ہے۔

❸ المطبعة الخیریة، دارارقم، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "وَإِذَا رَکَعَ" نہیں ہے۔

❹ صحیح (ز)، صحیح (ش)۔ یہ حدیث متعدد کتبِ حدیث میں مذکور ہے۔ صحیح البخاری: کتاب الاذان، باب رفع الیدین فی التکبیرة، ۷۳۵۔ صحیح مسلم، کتاب ⇦

امام علی بن المدینی رحمہ اللہ کا قول:

قَالَ عَلِيُّ بنُ عَبدِاللّٰهِ (رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعالىٰ)......وَكَانَ أَعلَمَ زَمَانِهِ ❶ ...... رَفعُ الأَيدِى ❷ حَقٌّ عَلَى المُسلِمِينَ بِمَا رَوَى الزُّهرِيُّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِيهِ۔

علی بن عبداللہ (المدینی) رحمہ اللہ ......جو اپنے زمانے کے جید عالم تھے...... نے فرمایا: جو (روایت) امام زہری نے سالم سے انہوں نے اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے بیان کی ہے، اس کی بنا پر ہاتھوں کو اٹھانا (رفع الیدین کرنا) مسلمانوں کے ذمہ حق ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ یہ حدیث اپنے عنوان میں اساسی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ حدیث مسند ابی عوانہ میں بھی مذکور ہے، جیسا کہ تخریج میں مذکور حوالہ سے واضح ہے۔ لیکن مسند ابی عوانہ کے بعض نسخوں میں اس حدیث میں تحریف کر کے اسے رفع الیدین کی نفی کی دلیل بنا دیا گیا ہے۔

⇦⇦ الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذوالمنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع وفى الرفع من الركوع وأنه لا يفعله إذا رفع من السجود، ٣٩٠۔ سنن الكبرىٰ للبيهقي:٢/ ١٠١، ٢٥٠٣۔ مسندأبى عوانة، ١/ ٤٢٤، ح:١٥٧٦، ١٥٧٧، ١٥٧٩، تحقيق:أيمن بن عارف الدمشقي۔ مسند ابى عوانه، ٤/ ٣١٣، ٣١٤، ٣١٦، ح:١٦٢٠، ١٦٢١، ١٦٢٣، مطبوعة المدينة المنورة.

❶ المطبعة الخيرية، دارالحديث ملتان، مطبع محمدى اور دارارقم کے نسخہ میں "أهل زَمَانِه" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارارقم، دارالحديث ملتان، مطبع محمدى اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "رفع اليدين" ہے۔

مسند ابی عوانہ میں اثبات رفع الیدین کی حدیث میں تحریف:

تحریف سے متعلق تفصیل اس طرح ہے کہ مسند ابی عوانہ میں امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب (عنوان) لکھا ہے:

"بَيَانُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي اِفْتِتَاحِ الصَّلاةِ قَبلَ التَّكْبِيْرِ بِحِذَاءِ مَنْكِبَيْهِ وَلِلرَّكُوعِ وَلِرَفْعِ رَأْسِهِ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَنَّه لا يرفع بَيْنَ السَّجدَتَيْن" ❶

"نماز شروع کرتے وقت تکبیر (تحریمہ) سے قبل، رکوع جانے کے لیے اور رکوع سے سر اٹھا کر کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھانا (رفع الیدین کرنا) اور آپ ﷺ سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔"

تحریف شدہ حدیث:

ہمارے ہاں پاک و ہند میں مسند ابی عوانہ کے متداول نسخہ، (حالیہ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت) میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

حَدَّثَنَا عَبدُ اللَّهِ بنُ أَيوبَ المُخَرِّمِيُّ وَسَعدَانُ بنُ نَصرٍ وَشُعَيبُ بنُ عَمرٍو فِي آخَرِينَ قَالُوا: ثَنَا سُفيَانُ بنُ عُيينَةَ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِيهِ قَالَ: رَأَيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلاةَ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا وَقَالَ بَعضُهُم: حَذوَ مَنكِبَيهِ وَإِذَا أَرَادَ أَن يركَعَ وَبَعدَ مَا يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لا يرفَعُهُمَا، وَقَالَ بَعضُهُم: وَلا يَرفَعُ بَينَ السَّجدَتَينِ، وَالمَعنَى وَاحِدٌ." ❷

❶ مسندأبی عوانة:۱/ ٤٢٣، تحقيق أيمن بن عارف دمشقى.

❷ مسند أبی عوانة:۱/ ٤٢٣، حديث:١٥٧٢، تحقيق: أيمن بن عارف دمشقى.

مسند أبي عوانة

للامام الجليل أبي عوانة يعقوب بن اسحاق
الاسفرائني المتوفى سنة ٣١٦ هـ
رضي الله عنه

المجلد الثاني

الناشر
دار المعرفة
للطباعة والنشر
بيروت - لبنان

دارالمعرفة بیروت سے شائع شدہ نسخہ مسند أبي عوانة کا سرورق

یہ نسخہ ایمن بن عارف دمشقی کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوا ہے۔اس میں رفع الیدین کے اثبات کی حدیث میں ''واؤ'' حذف کردی گئی ہے۔

مسند ابی عوانة ۹۰ ج ـ ۲

مالك انه قال ماصليت وراء امام قط اخف صلاة ولأتم من رسول الله صلى الله عليه وسلم وان كان ليسمع بكاء الصبي فيخفف مخافة ان تفتن امه •

صلاة ابی بکر و عمر رضی الله عنهما

حدثنا يونس بن حبيب قال ثنا ابو داود قال ثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس قال ماصليت خلف احد اخف صلاة من رسول الله صلى الله عليه وسلم في تمام وكانت صلاة ابي بكر متقاربة فلما كان عمر مد في الفجر •

بيان رفع اليدين

في افتتاح الصلاة قبل التكبير بحذاء منكبيه وللركوع ولرفع رأسه من الركوع وانه لا يرفع بين السجدتين •

حدثنا عبد الله بن ايوب المخرمي وسعدان بن نصر وشعيب ابن عمرو في آخرين قالوا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذي بهما، وقال بعضهم حذو منكبيه واذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع رأسه من الركوع لا يرفعهما وقال بعضهم ولا يرفع بين السجدتين والمعنى واحد، حدثنا الربيع بن سليمان عن الشافعي عن ابن عيينة بنحوه ولا يفعل ذلك بين السجدتين حدثني ابو داود قال ثنا علي قال ثنا سفيان ثنا الزهري اخبرني سالم عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله •

حدثنا

دار المعرفة بیروت سے شائع شدہ نسخہ مسند أبي عوانة میں حدیث کے تحریف شدہ الفاظ والی حدیث کے اس عکس میں دیکھا جا سکتا ہے کہ حدیث کے متن میں ((وَبَعدَ مَا يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ)) کے بعد ''واو'' حذف کر دی گئی ہے۔

(امام ابو عوانہ رحمہ اللہ کہتے ہیں) ہمیں عبداللہ بن ایوب مخرمی، سعدان بن نصر اور شعیب بن عمرو نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے زہری کے واسطے سے بیان کیا، انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد محترم (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) سے (روایت کیا) انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے، ......بعض (راویوں) نے ''کندھوں کے برابر'' بھی کہا ہے...... اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرنا چاہتے، اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین نہ کرتے۔ ...... بعض (راویوں) نے کہا ہے کہ ''سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔'' البتہ اس کا معنی ایک ہی ہے۔

معزز قارئین! غور کیجئے کہ اس حدیث کا باب تو، تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کے اثبات کا ہے لیکن اس باب کے تحت جو حدیث مذکور ہے اس میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کی نفی ہے۔

صاحب شعور انسان اس بات کو بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اگر باب رفع الیدین (قبل از رکوع اور بعد از رکوع) کے اثبات کا ہے تو حدیث بھی اس رفع الیدین کے اثبات کی ہی ہونی چاہیے۔ آخر یہ ماجرا کیا ہے، کہ رفع الیدین کے اثبات والے باب کے تحت حدیث، نفی والی آگئی؟ اس بات کو سمجھنے کے لیے ہم مسند ابی عوانہ کے قدیمی قلمی نسخہ (جو کہ مسند ابی عوانہ کی اصل ہے) سے اس حدیث کا متن مع سند بیان کرتے ہیں۔

حدیث کے درست اور اصل الفاظ:

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ (مدینہ یونیورسٹی) سعودی عرب کی لائبریری میں موجود قلمی نسخہ (مخطوطہ) کے مطابق سلسلة الرسائل الجامعية (۱۳۴) کے تحت مدینہ یونیورسٹی کی طرف سے شائع ہونے والی مسند ابی عوانہ میں اس حدیث کے الفاظ درج

ذیل ہیں:

حَدَّثَنَا عَبدُ اللَّهِ بنُ أَيُّوبَ المُخَرِّمِيُّ وَسَعدَانُ بنُ نَصرٍ وَشُعَيبُ بنُ عَمرٍو فِي آخَرِينَ قَالُوا: ثَنَا سُفيَانُ بنُ عُيَينَةَ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِيهِ قَالَ: رَأَيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلاةَ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا وَقَالَ بَعضُهُم: حَذوَمَنكِبَيهِ؛ وَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ وَبَعدَ مَا يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، وَلا يَرفَعُهُمَا وَقَالَ بَعضُهُم: وَلا يَرفَعُ بَينَ السَّجدَتَينِ ، وَالمَعنَى وَاحِدٌ)) ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے، بعض راویوں نے کہا: کندھوں کے برابر (رفع الیدین کرتے)۔ اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد بھی، (رفع الیدین کرتے)۔ اور سجدوں کے درمیان (ہاتھ) نہ اٹھاتے۔

حدیث کے باب اور متن سے واضح ہو رہا ہے کہ اس میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا ذکر ہے۔

مسند ابی عوانہ میں متعدد تحریفات و اغلاط کی وجہ:

دراصل مسند ابی عوانہ کے جو نسخے دار الکتب المصریہ کے نسخہ کو بنیاد بنا کر تیار کیے گئے ہیں ان میں احادیث کے متون میں تبدیلی، تحریف و تصحیف اور اسقاط حروف جیسی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ ایمن بن عارف دمشقی کی تحقیق سے شائع ہونے والا نسخہ بھی

---

❶ مسند أبي عوانة، ٤/ ٣١٢، حديث، ١٦١٦، مطبوعة، الجامعة الاسلامية بالمدينة المنورة، المملكة السعودية العربية.

المملكة العربية السعودية
وزارة التعليم العالي
الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة
عمادة البحث العلمي
رقم الإصدار (١٦٤)

سلسلة الرسائل الجامعية (١٣٤)

المسند الصحيح المخرج على صحيح مسلم

لأبي عوانة يعقوب بن إسحاق الإسفراييني (ت ٣١٦هـ)

تحقيق
الدكتور بابا ابراهيم الكميروني

تنسيق وإخراج
فريق من الباحثين بكلية الحديث الشريف والدراسات الإسلامية
بالجامعة الإسلامية

المجلد الرابع
الصلاة
(١٢٢٢ - ١٧٥٩)

الطبعة الأولى
١٤٣٥هـ / ٢٠١٤م

الجامعة الاسلامية مدینہ منورہ (مدینہ یونیورسٹی) سعودی عرب کی لائبریری میں موجود قلمی نسخہ (مخطوط) کے مطابق سلسلة الرسائل الجامعية (۱۳۴) کے تحت مدینہ یونیورسٹی کی طرف سے شائع ہونے والی مسند أبي عوانة میں کی جلد نمبر: ۴ کا سرورق

باب[1] بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة قبل التكبير بحذاء منكبيه، وللركوع، ولرفع رأسه من الركوع، وأنه لا يرفع بين السجدتين.

١٦١٦- حدثنا عبد الله بن أيوب المُخَرِّمي[2]، وسعدان بن نصر، وشعيب بن عمرو في آخرين قالوا: نا سفيان بن عيينة، عن الزهري، عن سالم، عن أبيه، قال: **رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذي بهما** -وقال بعضهم:- **حذو منكبيه، وإذا أراد أن يركع، وبعد ما يرفع/[3] رأسه من الركوع، ولا يرفعهما،** -وقال بعضهم:- **ولا يرفع بين السجدتين.** والمعنى واحد[4].

---

(١) «باب» لم يذكر في "ك" و"ط".

(٢) هو: عبد الله بن محمد بن أيوب بن صبيح المخرمي -بضم الميم وفتح الخاء المعجمة وكسر الراء المشددة وفي آخرها ميم- نسبة إلى المخرم وهي محلة ببغداد، مات سنة ٢٦٥هـ، قال ابن أبي حاتم: صدوق. انظر: الجرح والتعديل ٥/١١، رقم ٥٣، واللباب ٣/١٧٨، والسير ١٢/٣٥٩.

(٣) (ك ١/٣٤٤).

(٤) وقد أخرجه مسلم -رحمه الله تعالى- عن يحيى بن يحيى التميمي، وسعيد بن منصور، وأبي بكر بن أبي شيبة، وعمرو الناقد، وزهير بن حرب، وابن نمير ستتهم عن سفيان به. انظر: صحيحه، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع، وفي الرفع من الركوع، وأنه لا يفعله إذا رفع من السجود برقم ٢١، ١/٢٩٢.

وأخرجه البخاري -رحمه الله تعالى- عن محمد بن مقاتل، عن عبد الله، عن يونس،

الـجامعة الاسلامية بالمدينة المنورة، المملكة السعودية العربية کے زیر انتظام شائع ہونے والی مسند أبي عوانة، جلد: ٤، صفحہ: ٣١٢، حدیث نمبر: ١٦١٦ کا عکس

اس عکس میں دیکھا جاسکتا ہے کہ حدیث کے اصل الفاظ: "... وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرْفَعُهُمَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ" ہیں۔

بیان رفع الیدین فی افتتاح الصلاۃ

مسندابی عوانہ کے قلمی نسخہ (سندھی مخطوطہ) کا عکس

اس مخطوطہ میں بھی ''واؤ'' مذکور ہے۔

جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس حدیث میں ''واؤ'' دراصل موجود تھی۔

دار الکتب المصریہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔اس لیے اس میں بھی اس حدیث کے متن میں ''واوَ'' نہیں ہے۔ مسند ابی عوانہ کے مدینہ منورہ سے شائع ہونے والے نسخہ کے محققین نے بھی اس تبدیلی کو مقدمہ میں بیان کیا ہے اور ایمن بن عارف دمشقی کے نسخے کی مزید غلطیاں اور تبدیلیاں ذکر کی ہیں۔ [1]

ہندوستان سے شائع ہونے والا مسند ابی عوانہ کا نسخہ بھی ایمن بن عارف دمشقی کے محققہ نسخہ، مطبوعہ بیروت کی طرح ہے۔ اسی لیے اس میں بھی اس حدیث کے متن سے ''واوَ'' غائب ہے۔ اسی لیے مانعین رفع الیدین مسند ابی عوانہ کی اس حدیث کو رفع الیدین کی نفی کے لیے بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔

حدیث کے تحریف شدہ الفاظ:

اب حدیث کے (مندرجہ ذیل) متن پر غور کریں جو مسند ابی عوانہ کے بیروت اور ہندوستان میں مطبوعہ نسخہ میں مذکور ہے:

حَدَّثَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ وَسَعدَانُ بنُ نَصرٍ وَشُعَيبُ بنُ عَمرٍو فِي آخَرِينَ قَالُوا: ثَنَا سُفيَانُ بنُ عُيَينَةَ

---

[1] مسند أبی عوانة، جلداول، (مقدمة) صفحه ۱۲، مطبوعة المدینة المنورة۔ أیمن بن عارف دمشقی کی تحقیق سے شائع ہونے والی مسند أبی عوانة میں ایسی مزید مثالیں بھی موجود ہیں جہاں رفع الیدین کی اس حدیث کی طرح دیگر کئی احادیث میں تحریف اور کمی بیشی کی گئی ہے۔کتاب الإیمان، باب بیان الأعمال والفرائض التی اذا اداها بالقول والعمل؛ دخل الجنة، میں سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: آپ ﷺ میرے گھر تشریف لائیں: ((فَصَلِّ لِي فِي دَارِي)) ''آپ میرے گھر میں نماز ادا کردیں'' جبکہ، ایمن بن عارف دمشقی کی تحقیق سے شائع ہونے والی مسند أبی عوانة میں ان الفاظ کو اس طرح بیان کیا گیا ہے: ((فَخُطَّ لِي فِي دَارِي)) ''میرے گھر میں میرے لیے نشان دہی کردیجیے'' [دیکھیے: مسند أبی عوانة، ۱/ ۲۳، حدیث، ۲۰، تحقیق أیمن بن عارف دمشقی.

عَنِ الزُّهرِيِّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِيهِ قَالَ: رَأَيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا وَقَالَ بَعضُهُم: حَذوَ مَنكِبَيهِ وَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ وَبَعدَ مَا يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَا يَرفَعُهُمَا، وَقَالَ بَعضُهُم: وَلَا يَرفَعُ بَينَ السَّجدَتَينِ، وَالمَعنَى وَاحِدٌ.'' [1]

تحریف کی وضاحت:

ذرا غور کریں کہ حدیث کے اس متن میں ((وَبَعدَ مَا يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ)) کے بعد ''واوَ'' نہیں ہے۔

جبکہ مسند ابی عوانہ کے قدیمی قلمی نسخہ، مدینہ منورہ سے شائع ہونے والے نسخہ، مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ کے شائع کردہ نسخہ (مسند ابی عوانہ،۲/۶۹) اور مکتبہ سعیدیہ سندھ کے شائع کردہ قدیمی نسخہ میں بھی اس حدیث کے متن میں ''واوَ'' موجود ہے۔ (متن گزشتہ سطور میں بیان کر دیا گیا ہے۔)

اس ''واوَ'' کے چھوٹ جانے کی وجہ سے ''لَا يَرفَعُهُمَا'' پچھلے لفظ ''الرَّكُوع'' سے مل گیا ہے۔ اور حدیث کا مطلب ومفہوم تبدیل ہو کر یوں بن گیا ہے:

''جب آپ ﷺ رکوع کرنے لگتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین نہ کرتے۔''

جبکہ حدیث کے صحیح الفاظ اور درست متن کا مطلب ومفہوم اس طرح ہے:

''آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے......اور جب رکوع جانے لگتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد بھی (کرتے)......((وَ

---

[1] مسند أبي عوانة:١/ ٤٢٣، حديث:١٥٧٢، تحقيق: أيمن بن عارف دمشقي.

لَا یَرفَعُهُمَا ...... بَینَ السَّجْدَتَینِ))...... اور سجدوں کے درمیان (ہاتھ) نہ اٹھاتے۔''

صحیح متن کی تائید میں، مسند ابی عوانہ کی مزید احادیث:

اور اس حدیث کے بعد بھی اسی باب کے تحت امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے جو باقی مکمل احادیث بیان کی ہیں وہ رفع الیدین کے اثبات کی دلیل ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

1: ''حَدَّثَنَا الرَّبِیعُ قَالَ: ثَنَا الشَّافِعِیُّ أَنَّ مَالِکًا أَخبَرَهُ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَن سَالِمٍ عَن أَبِیهِ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ کَانَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ یَدَیهِ حَذوَ مَنکِبَیهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّکُوعِ رَفَعَهُمَا وَکَانَ لَا یَفعَلُ ذَلِکَ فِی السُّجُودِ''

''ہمیں ربیع نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں شافعی نے بیان کیا کہ انہیں امام مالک نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔ اور آپ ﷺ ایسا سجدوں میں نہیں کرتے تھے۔''

2: ''حَدَّثَنَا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِیمَ الصَّنعَانِیُّ قَالَ: أنبا عَبدُالرَّزَّاقِ قَالَ: أَخبَرَنِی ابنُ جُرَیجٍ قَالَ: حَدَّثَنِی ابنُ شِهَابٍ عَن سَالِمٍ أَنَّ ابنَ عُمَرَ کَانَ یَقُولُ: کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَی الصَّلَاةِ رَفَعَ یَدَیهِ حَتَّی تَکُونَا حَذوَ مَنکِبَیهِ ثُمَّ کَبَّرَ وَإِذَا أَرَادَ أَن یَرکَعَ فَعَلَ مِثلَ ذَلِکَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّکُوعِ فَعَلَ مِثلَ ذَلِکَ وَلَا یَفعَلُهُ حِینَ یَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ السُّجُودِ۔''

''ہمیں اسحاق بن ابراہیم صنعانی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عبدالرزاق نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے ابن جریج نے خبر دی انہوں نے کہا مجھے ابن شہاب نے سالم کے واسطے سے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے پھر تکبیر کہتے اور جب رکوع کرنے لگتے تو اسی طرح کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی اسی طرح کرتے اور جب سجدوں سے سر اٹھاتے تب ایسا نہیں کرتے تھے۔''

3: ''حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحيَى بنُ إِسحَاقَ بنِ سَافِرِيٍّ وَأَحمَدُ بنُ الوَرِيدِ الفَحَّامُ قَالَا: ثَنَا زَكَرِيَّا بنُ عَدِيٍّ قَالَ: أنبا ابنُ المُبَارَكِ عَن يُونُسَ وَمَعمَرٍ وَعُبَيدِ اللَّهِ بنِ عُمَرَ وَمُحَمَّدِ بنِ أَبِي حَفصَةَ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن سَالِمٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَفعَلُ ذَلِكَ بَينَ السَّجدَتَينِ۔'' [1]

''ہمیں ابومحمد یحییٰ بن اسحاق بن سافری اور احمد بن ورید فحام نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہمیں زکریا بن عدی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں ابن مبارک نے یونس، معمر، عبیداللہ بن عمر اور محمد بن ابی حفصہ نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] مسند أبی عوانة، ١/ ٤٢٤، حديث، ١٥٧٦، ١٥٧٧، ١٥٧٩، تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقی، دارالمعرفة بيروت۔ مسند ابی عوانه، ٤/ ٣١٣، ٣١٤، ٣١٦، حديث، ١٦٢٠، ١٦٢١، ١٦٢٣، مطبوعه مدينه منوره.

جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے
تو رفع الیدین کرتے تھے۔ اور ایسا سجدوں کے درمیان نہ کرتے۔''

ایسا کیسے ممکن ہے کہ باب رفع الیدین کے اثبات کا ہو اور اس کے تحت ایک حدیث رفع الیدین کی نفی کر رہی ہو اور باقی تمام احادیث رفع الیدین کے اثبات کی دلیل ہوں؟

ایک مزید وضاحت:

اس حدیث میں ''والمعنی واحد '' کی وضاحت اس طرح ہے کہ امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کو تین راویوں (عبداللہ بن ایوب المخرمی، سعدان بن نصر، شعیب بن عمرو) سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ سند سے واضح ہے۔

''حَدَّثَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ أَيُّوبَ المُخَرِّمِيُّ وَسَعدَانُ بنُ نَصرٍ وَشُعَيبُ بنُ عَمرٍو فِي آخَرِينَ قَالُوا: ثَنَا سُفيَانُ بنُ عُيَينَةَ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِيهِ . . .''[1]

اس لیے امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے تینوں راویوں کے بیان کردہ الفاظ بڑی دیانتداری کے ساتھ یکجا ذکر کر دیے ہیں۔ کسی راوی نے کہا: ''یحاذی بھما (منکبیه) '' اور کسی نے ''حذو منکبیه '' بیان کیا ہے۔ اسی طرح کسی نے ''لا یرفعهما (بین السجدتین) '' کہا ہے تو کسی نے ''لا یرفع (بین السجدتین)'' کہا ہے۔ الفاظ کا یہ اختلاف بیان کرنے کے بعد امام ابوعوانہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ((وَالمَعنَی وَاحِدٌ)) یعنی راویوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے الفاظ میں اگرچہ تھوڑا سا اختلاف ہے، لیکن ان تمام الفاظ کا معنی و مطلب ایک ہی ہے۔ (کہ رسول اللہ ﷺ کندھوں

[1] صحیح (مسند) أبی عوانة: ۱/ ۴۲۳، تحقیق أیمن بن عارف دمشقی، مطبوعة دار الکتب العلمیة بیروت.

کے برابر رفع الیدین کرتے تھے اور سجدوں کے درمیان نہیں کرتے تھے۔)

مسند ابی عوانہ کی حدیث کے صحیح الفاظ دیگر کتب میں:

مزید غور کیجئے کہ مسند ابی عوانہ کی اس حدیث کے راوی ''سعدان بن نصر'' کی بیان کردی ایک حدیث سنن بیہقی میں بھی مذکور ہے جس میں رفع الیدین کا اثبات ہے۔ لہٰذا یہ واضح ہوتا ہے کہ مسند ابی عوانہ کی حدیث بھی دراصل رفع الیدین کے اثبات ہی کی دلیل ہے۔ سنن بیہقی میں حدیث اس طرح ہے:

((حدثنا سَعدَانُ بنُ نَصرِ المُخَرِّمِیّ ثنا سُفیَانُ بنُ عُیَینَةَ عَنِ الزُّهرِیِّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِیهِ قَالَ: رَأَیتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ یَدَیهِ حَتَّى یُحَاذِیَ مَنكِبَیهِ وَإِذَا أَرَادَ أَن یَركَعَ وَبَعدَمَا یَرفَعُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا یَرفَعُ بَینَ السَّجدَتَینِ)) [1]

''سعدان بن نصر نے بیان کیا کہ سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جب نماز شروع کی تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا، اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھنے کے بعد بھی رفع الیدین کرتے تھے، اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔''

امام بیہقی رحمہ اللہ نے سعدان بن نصر کی اثبات رفع الیدین والی حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے:

---

[1] السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ١٠١، حديث: ٢٥٠٣.

للإمام

أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي

المتوفى سنة ٤٥٨ هـ

تحقيق

محمد عبد القادر عطا

الجزء الثاني

المحتوى

تتمة كتاب الصلاة

* * *

منشورات

محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

السنن الکبریٰ للبیہقی مطبوعہ بیروت، بتحقیق: محمد عبد القادر عطا،

جلد دوم کا سرورق

لفظ حديث القعنبي رواه البخاري في الصحيح عن عبد الله بن مسلمة[١] القعنبي، ورواه عبد الله بن وهب عن مالك، وزاد فيه: وإذا كبر للركوع.

٢٥٠٢ ـ أخبرنا أبو زكريا بن أبي إسحاق، ثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، ثنا بحر بن نصر، قال: قرىء على ابن وهب، أخبرك مالك بن أنس فذكره.

وكذلك رواه عبد الرحمن بن مهدي، وخالد بن مخلد، وجماعة عن مالك.

٢٥٠٣ ـ أخبرناه أبو الحسين بن بشران العدل ببغداد، أنبأ إسماعيل بن محمد الصفار، وأبو جعفر محمد بن عمرو الرزاز، قالا: ثنا سعدان بن نصر المخرمي، ثنا سفيان بن عيينة، عن الزهري، عن سالم، عن أبيه قال: رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذي منكبيه وإذا أراد أن يركع وبعد ما يرفع من الركوع ولا يرفع بين السجدتين[٢].

رواه مسلم في الصحيح عن يحيى بن يحيى، وجماعة عن ابن عيينة[٣].

٢٥٠٤ ـ أخبرنا أبو عبد الله الحافظ، أنبأ الحسن بن حليم المروزي، ثنا أبو الموجه، ثنا عبدان، ثنا عبد الله (ح) وأخبرنا أبو عبد الله، أنبأ أبو بكر بن محمد بن حمدان بمرو واللفظ له، أنبأ إبراهيم بن هلال، ثنا علي بن إبراهيم البناني، ثنا عبد الله، أنبأ يونس بن يزيد الأيلي، عن الزهري، قال: أخبرني سالم بن عبد الله، عن ابن عمر قال: رأيت رسول الله ﷺ إذا قام في الصلاة رفع يديه حتى تكونا حذو منكبيه ثم يكبر، قال: وكان يفعل ذلك حين يكبر للركوع ويفعل ذلك حين يرفع رأسه من الركوع ويقول: سمع الله لمن حمده ولا يفعل ذلك في السجود. قال: وكان ابن المبارك يرفع يديه كذلك في الصلوات الخمس والتطوع والعيدين والجنائز.

---

(١) قال ابن التركماني: «عقد البيهقي هذا الباب على الرفع عند الركوع والرفع منه، وفي هذا الحديث زيادة على ذلك، وهي الرفع عند القيام من الركعتين، وهي زيادة مقبولة ولم يقل بها إمامه الشافعي فما لزم خصمه من القول بزيادة الرفع عند الركوع والرفع منه لزمه مثله من القول بزيادة الرفع عند القيام من الركعتين».

والحديث رقم (٢٥٠١) أخرجه المصنف في معرفة السنن (٧٥٨) والبخاري في صحيحه (في الصلاة، الباب ٢٣٤) وقد سبق تخريجه في رقم (٢٣٠١).

(٢) في أ: «ولا يرفع من السجدتين».

(٣) الحديث رقم (٢٥٠٣) أخرجه المصنف في معرفة السنن (٧٥٧) ومسلم في صحيحه (في الصلاة، الباب ٩٠، حديث ١) وأبو داود في سننه (٧٢١).

مسند ابی عوانہ کی حدیث کے راوی سعدان بن نصر کی بیان کردہ السنن الکبری للبیہقی میں مذکور حدیث کے الفاظ میں ''وَبَعْدَ مَا یَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ'' کے بعد ''واؤ'' مذکور ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ مسند ابی عوانہ کی حدیث میں ''واؤ'' حذف کی گئی ہے۔

((رَوَاهُ مُسلِمٌ فِی الصَّحِیحِ عَن یَحیَی بنِ یَحیَی وَجَمَاعَةٌ عَنِ ابنِ عُیَینَةَ .)) ❶

''اس روایت کو امام مسلم نے ''صحیح مسلم'' میں یحیٰی بن یحیٰی سے اور ایک جماعت (محدثین کی بڑی تعداد) نے سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔''

مسند ابی عوانہ کے راوی سعدان بن نصر کی اثبات رفع الیدین والی حدیث نے یہ ثابت کر دیا کہ مسند ابی عوانہ میں یہ حدیث اثبات رفع الیدین کی دلیل ہے۔اور اس بات کی مزید تائید صحیح مسلم کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس کی طرف امام بیہقی رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے۔آیئے دیکھتے ہیں کہ صحیح مسلم میں یحیٰی بن یحیٰی سے یہ حدیث کن الفاظ اور کس مفہوم میں مذکور ہے؟ صحیح مسلم میں یہ روایت مندرجہ ذیل سند اور متن کے ساتھ مروی ہے:

((حَدَّثَنَا یَحیَی بنُ یَحیَی التَّمِیمِیُّ وَسَعِیدُ بنُ مَنصُورٍ وَأَبُوبَکرِ بنُ أَبِی شَیبَةَ وَعَمرٌو النَّاقِدُ وَزُهَیرُ بنُ حَربٍ وَابنُ نُمَیرٍ کُلُّهُم عَن سُفیَانَ بنِ عُیَینَةَ وَاللَّفظُ لِیَحیَی قَالَ: أَخبَرَنَا سُفیَانُ بنُ عُیَینَةَ عَنِ الزُّهرِیِّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِیهِ قَالَ: رَأَیتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ یَدَیهِ حَتَّی یُحَاذِیَ مَنکِبَیهِ وَقَبلَ أَن یَرکَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّکُوعِ وَلَا یَرفَعُهُمَا بَینَ السَّجدَتَینِ)) ❷

---

❶ السنن الکبریٰ للبیهقي:٢/ ١٠١ ، حدیث:٢٥٠٣ .

❷ صحیح مسلم ، کتاب الصلاة ، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین مع تکبیرة الإحرام والرکوع وفی الرفع من الرکوع وأنه لا یفعله إذا رفع من السجود ، حدیث ، ٣٩٠ .

''ہمیں یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، سعید بن منصور، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو الناقد، زہیر بن حرب اور ابن نمیر نے بیان کیا۔ ان سب نے سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے روایت کی، (لیکن) یہ الفاظ یحییٰ بن یحییٰ تمیمی کے ہیں: انہوں نے کہا کہ ہمیں سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انہوں نے سالم سے بیان کیا کہ ان کے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا؛ جب آپ نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے، اور رکوع کرنے سے پہلے بھی اور جب رکوع سے سر اٹھاتے (تب بھی رفع الیدین کرتے)۔ اور سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے۔''

یہی وہ حدیث ہے جس کی طرف امام بیہقی رحمہ اللہ نے سعدان بن نصر کی روایت کے بعد اشارہ کیا ہے۔ اسے سفیان بن عیینہ سے علماء کی جماعت (ایک بڑی تعداد) نے بیان کیا ہے۔ جیسا کہ اس کی سند میں دیکھا جاسکتا ہے۔ علماء کی جماعت سے مراد: یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، سعید بن منصور، ابوبکر بن ابی شیبہ، عمرو الناقد، زہیر بن حرب اور ابن نمیر ہیں۔

معلوم ہوا کہ مسند ابی عوانہ کی حدیث اور سنن بیہقی کی (سعدان بن نصر والی) حدیث اور صحیح مسلم کی (مذکورہ) حدیث ایک ہی سلسلے کی تین کڑیاں ہیں۔ اور ان میں رفع الیدین کی نفی ہرگز نہیں ہے بلکہ ان احادیث میں رفع الیدین کا اثبات مذکور ہے۔

مسند حمیدی میں اثبات رفع الیدین کی حدیث میں تحریف:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اثبات رفع الیدین کی حدیث ''واؤ'' حذف ہونے کی وجہ سے مسند ابی عوانہ میں تو شائد بنیادی نسخوں اور مصادر میں فرق ہونے کی وجہ سے تبدیل ہوگئی ہو۔ لیکن سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی یہی حدیث مسند حمیدی میں بھی مذکور ہے جس میں باقاعدہ، دیدہ دانستہ تحریف کر کے اس حدیث کا مفہوم تبدیل کردیا گیا

ہے۔ جبکہ مسند حمیدی کے قدیمی اور اصل قلمی نسخہ میں اس حدیث کے الفاظ صحیح اور رفع الیدین کے اثبات پر مبنی ہیں۔

حدیث کے درست اور اصل الفاظ:

اس تحریفی جسارت کی تفصیل اس طرح ہے کہ المکتبة الظاهرية دمشق میں موجود احمد بن نصیر المقریٔ کے مکتوب قلمی نسخہ (نسخة الظاهرية) [1]، حسین سلیم اسد الدّارانی کی تحقیق کے ساتھ دار السقا دمشق سے طبع شدہ نسخہ، شعبان قطب، محمود شعبان العوفی، عبدالتواب راشد کی تحقیق سے دار ابن حزم القاهرة مصر سے طبع شدہ نسخہ اور پاکستان کے معروف سلفی عالم دین، علامہ خالد سلفی (گھرجاکھی) رحمہ اللہ کی مراجعت سے اہلحدیث ٹرسٹ کراچی اور ادارہ احیاء السنة گھرجاکھ گوجرانوالہ کے مطبوعہ نسخہ [2] میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ اس حدیث کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

((حَدَّثَنَا الحُمَيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنا سُفيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهرِيُّ قَالَ أخْبَرَنِي سَالِمُ بنُ عَبْدِاللّٰهِ عَن أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْه وَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يرْكَعَ و بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلا يرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ)) [3]

---

[1] یہ نسخہ ۶۸۹ ہجری میں لکھا گیا تھا۔

[2] مولانا خالد سلفی رحمہ اللہ مراجعت والا نسخہ، مسند حمیدی کے صحیح ترین مخطوط، نسخہ ظاہریہ کے عین مطابق ہے۔

[3] مسند الحميدى، ١/ ٥١٥، حديث، ٦٢٦، بتحقيق حسين سليم أسد الدارانى، مطبوعة دار السقا دمشق۔ مسند الحميدى: ١/ ٤١٢، حديث: ٦٢٦، بتحقيق: شعبان قطب، محمود شعبان العوفى، عبدالتواب راشد، مطبوعه دار ابن حزم القاهرة۔ مسند الحميدى، بمراجعت: خالد سلفى، حديث: ٦١٤.

مسند

الإمام أبي بكر عبد الله بن الزُّبير القُرشيّ

الحُميدي

المُتوفّى سَنة (٢١٩) هـ

الجزء الأول

١ - ٧٤٤

حَقَّقَ نُصُوصَهُ وَخَرَّجَ أَحَادِيثَهُ

حسين سليم أسد

«الدّارانيّ»

دار السقا
دمشق - داريا

مسند حمیدی کا حسین سلیم اسد الدّارانی کی تحقیق کے ساتھ دار السقا دمشق سے طبع شدہ نسخہ کا سرورق

٦٢٦- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري، قال: أخبرني سالم بن عبد الله،

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ(١)

٦٢٧- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا (ع: ١٨٣) الوليد بن مسلم قال: سمعت زيد ابن واقد يحدث عن نافع،

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَبْصَرَ رَجُلاً يُصَلِّي لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ حَصَبَهُ(٢) حَتَّى يَرْفَعَ يَدَيْهِ(٣).

٦٢٨- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري قال: حدثني سالم عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ(٤).

٦٢٩- حدثنا الحميدي، قال: حدثنا سفيان، قال: حدثنا الزهري، عن سالم،

عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ»(٥).

---

(١)- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في الأذان (٧٣٥) باب: رفع اليدين في التكبيرة الأولى مع الافتتاح سواء، ومسلم في الصلاة (٣٩٠) باب: استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام.

وقد استوفينا تخريجه في «مسند الموصلي» برقم (٥٤٢٠، ٥٤٨١، ٥٥٣٤، ٥٥٦٤)، وفي «صحيح ابن حبان» برقم (١٨٦١) و (١٨٦٤، ١٨٦٨، ١٨٧٧).

(٢)- حصبه: رماه بالحصا.

(٣)- إسناده صحيح، ونسبه الحافظ في الفتح ٢ / ٢٢٠ إلى البخاري في جزء رفع اليدين.

(٤)- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في تقصير الصلاة (١٠٩١) باب: يصلي المغرب ثلاثاً في السفر - وأطرافه (١٠٩٢، ١١٠٦، ١١٠٩، ١٦٦٨....) -، ومسلم في صلاة المسافرين (٧٠٣) باب: جواز الجمع بين الصلاتين في السفر.

ولتمام التخريج انظر «مسند الموصلي» (٥٤٢٢، ٥٤٣٠، ٥٤٨٥).

(٥)- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري في فضائل القرآن (٥٠٢٥) باب: اغتباط صاحب القرآن، وفي التوحيد (٧٥٢٩)، ومسلم في صلاة المسافرين (٨١٥) باب: فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه. =

٥١٥

مسند حمیدی کا حسین سلیم اسد الدّارانی کی تحقیق کے ساتھ دار السقا دمشق سے طبع شدہ نسخہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے درست الفاظ

حدثنا الحميدي قال ثنا ...
سالم بن عبد الله عن ابيه انه سمع رسول الله صلى الله
عليه وسلم على المنبر يقول من جاء منكم الجمعة فليغتسل
حدثنا الحميدي قال ثنا سفين قال ثنا عبد الله بن
دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله
حدثنا الحميدي قال ثنا شعيب قال ثنا اسمعيل بن
امية وايوب السختياني عن نافع عن ابن عمر عن النبي
صلى الله عليه وسلم مثله ٥ حدثنا الحميدي قال حدثنا
سفين قال ثنا الزهري عن سالم عن ابيه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بلالا يؤذن بليل
فكلوا واشربوا حتى تسمعوا اذان ابن ام مكتوم
حدثنا الحميدي قال ثنا سفين قال ثنا الزهري
عن سالم عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
اذا استاذنت احدكم امراته الى المسجد فلا يمنعها قال
سفين نرونه بالليل ٥ حدثنا الحميدي قال حدثنا
سفين قال ثنا الزهري وحدي وليس معي وله معه
احد قال اخبرني سالم بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال من باع عبدا وله مال فماله للذي
باعه الا ان يشترطه المبتاع ومن باع نخلا بعد ان تؤبر
فثمرها للبائع الا ان يشترطه المبتاع ومن باع نخلا بعد
ان تؤبر حدثنا الحميدي قال ثنا سفين قال ثنا الزهري
قال اخبرني سالم بن عبد الله عن ابيه قال رايت رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة يرفع يديه حذو
منكبيه واذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع راسه
من الركوع ولا يرفع بين السجدتين ٥ حدثنا

مسند حمیدی کے قلمی نسخہ (مخطوطہ) کا عکس

اس مخطوطہ میں حدیث کے اصل الفاظ مذکور ہیں:

"... مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرفَعُ بَينَ السَّجدَتَينِ"

''ہمیں حمیدی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں سفیان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں زہری نے بیان کیا، انہوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے اپنے والد محترم کے حوالے سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں نے دیکھا، جب رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے، اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد بھی (رفع الیدین کرتے)۔ اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرتے۔''

حدیث کے تحریف شدہ الفاظ:

اس حدیث میں الفاظ کا اضافہ کر کے اسے رفع الیدین کی نفی کی دلیل بنا دیا گیا۔
ہندوستان کے معروف حنفی عالم، محقق اور دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دیوبندی رحمہ اللہ کی تحقیق سے طبع ہونے والی مسند حمیدی میں اس حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

((حَدَّثَنَا الحُمَيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهرِيُّ قَالَ اَخبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَن اَبِيهِ قَالَ رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلوٰةَ رَفَعَ يَدَيهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَاِذَا أَرَادَ أَن يَرْكَعَ وَبَعدَ مَا يَرْفَعُ رَاسَهُ مِنَ الرُّكوعِ فَلا يَرْفَعُ وَلا بَينَ السَّجْدَتَينِ)) [1]

''حمیدی نے کہا: ہمیں زہری نے بیان کیا، انہوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے اپنے والد محترم کے بارے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں نے دیکھا، جب رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے (رفع الیدین کرتے)، رکوع کرنے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین نہ کرتے، نہ ہی سجدوں کے درمیان کرتے۔''

---

[1] مسند الحميدي، ۲/ ۲۷۷، تحقيق حبيب الرحمن الاعظمی.

للإمام الحافظ الكبير أبي بكر عبد الله بن الزبير

الحميدي

المتوفى سنة ٢١٩

الجزء الثاني

حققه وعلق عليه

الأستاذ المحدث المحقق الشيخ

حبيب الرحمن الأعظمي

طبعة جديدة محلاة بفهارس علمية كاملة

دار الكتب العلمية
بيروت — لبنان

دار العلوم دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دیوبندی رحمہ اللہ کی تحقیق سے طبع ہونے والی مسند حمیدی کا سرورق

مسند الحمیدی (احادیث عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما) ۲۷۷

ابیہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بلالا یؤذن بلیل فکلوا واشربوا حتی تسمعوا اذان ابن ام مکتوم[1] ۔

۶۱۲۔ حدثنا الحمیدی قال: ثنا سفیان قال: ثنا الزہری عن سالم عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذا استاذنت احدکم امرأتہ الی المسجد فلا یمنعہا[2] قال سفیان: یرون[3] انہ باللیل ۔

۶۱۳۔ حدثنا الحمیدی قال: ثنا سفیان قال: ثنا الزہری وحدی (ولیس معی)[4] ولا معہ احد قال: اخبرنی سالم بن عبد اللہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من باع عبدا ولہ مال فمالہ للذی باعہ الا ان یشترط المبتاع، (ومن باع نخلا بعد ان تؤبر فثمرہا للبائع الا ان یشترطہ المبتاع)[5] ۔

۶۱۴۔ حدثنا الحمیدی قال: ثنا الزہری قال: اخبرنی سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال: رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حذومنکبیہ، واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع فلا یرفع ولا بین السجدتین[6] ۔

۶۱۵۔ حدثنا الحمیدی قال: ثنا الولید بن مسلم قال: سمعت زید بن

(۱) اخرجہ البخاری من طریق نافع، والترمذی من طریق سالم عن ابن عمر (ج ۱ ص ۱۷۹) ۔ (۲) اخرجہ البخاری فی النکاح من طریق سفیان وفی الصلوٰۃ من طریق معمر وطریق آخر ۔ (۳) فی الاصل "ترونہ" وفی ظ "یرون" ۔
(٤) سقط من الاصل زدناہ من ع و ظ ۔
(٥) ما بین القوسین سقط من الاصل زدناہ من ع و ظ ۔
والحدیث اخرجہ البخاری تاما من طریق اللیث عن الزہری عن سالم (ج ۵ ص ۳۲) ۔
(٦) اخرج البخاری اصل الحدیث من طریق یونس عن الزہری واما روایۃ سفیان عنہ فاخرجہا احمد فی مسندہ وابو داؤد عن احمد فی سننہ لکن روایۃ احمد عن

دار العلوم دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دیوبندی رحمہ اللہ کی تحقیق سے طبع ہونے والی مسند حمیدی میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے تحریف شدہ الفاظ

تحریف کی وضاحت:

اصل قلمی نسخہ میں مذکور حدیث کے الفاظ اور احناف کے تحقیق شدہ مطبوعہ نسخہ میں مذکور حدیث کے الفاظ میں فرق بالکل واضح ہے کہ قدیم قلمی نسخہ (مخطوطہ) میں سند میں زہری سے پہلے ''سفیان'' کا نام ہے لیکن مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی حنفی دیوبندی رحمہ اللہ کے نسخہ میں سفیان کا نام چھوڑ دیا گیا ہے۔ اسی طرح قلمی نسخہ (مخطوطہ) میں اس حدیث کا متن اس طرح ہے:

((. . . مِنَ الرُّكُوعِ، وَلا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ))

جبکہ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی حنفی دیوبندی رحمہ اللہ کے محققہ نسخہ میں اس حدیث کا متن اس طرح ہے:

((. . . مِنَ الرُّكُوعِ فَلا يَرفَعُ وَلا بَينَ السَّجدَتَينِ))

غور کیجئے: مسند حمیدی کے اصل نسخہ میں ((وَلَا يَـرفَـعُ)) ہے۔ جسے تبدیل کر کے ((فَـلا يَرفَعُ)) کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح اصل نسخہ میں ((يَرفَعُ)) کے بعد اور ((بَينَ)) سے قبل ((وَلَا)) نہیں ہے۔ لیکن مولانا اعظمی دیوبندی رحمہ اللہ کے نسخہ میں یہ اضافہ واضح موجود ہے۔ اور اسی اضافے کی وجہ سے حدیث کا سارا مفہوم تبدیل ہو گیا ہے۔ یہ خودساختہ اضافہ دارالعلوم دیوبند کے نسخہ (مسند حمیدی) میں ہے۔ اور حبیب الرحمٰن اعظمی رحمہ اللہ نے مسند حمیدی پر تحقیق و تعلیق کا کام کرنے کے لیے اسی نسخہ کو بنیاد بنایا ہے۔ [1]

تعجب اور افسوس ہے......!

تعجب کی بات ہے کہ حبیب الرحمٰن اعظمی حنفی دیوبندی رحمہ اللہ نے (احمد بن النصیر

---

[1] دیکھئے: مسند الحميدي (مقدمة): ١/ ٢، ٣، تحقیق حبیب الرحمٰن الاعظمی۔

المقرئ کے مکتوب) مکتبہ الظاہریہ دمشق کے قدیمی اصلی قلمی نسخہ سے بھی استفادہ کیا تھا۔ ❶ لیکن افسوس کہ مولانا اعظمی رحمہ اللہ نے قدیمی قلمی اصل نسخہ سامنے ہونے کے باوجود حدیث کے الفاظ درست نہیں کیے بلکہ انہیں دارالعلوم دیوبند کے نسخہ کے مطابق درج کر دیا کیونکہ اس میں ان کے مسلک کی تائید تھی۔[إنا لله و إنا إليه راجعون]

اغلاط سے بھرپور نسخہ:

فضیلۃ الشیخ مولانا خالد سلفی (گھرجاکھی) رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مسند حمیدی کا جو نسخہ حبیب الرحمٰن اعظمی رحمہ اللہ کی تحقیق سے شائع ہوا ہے اس میں دو سو سے زیادہ مقامات پر غلطیاں موجود ہیں۔ ❷

مسند حمیدی کے حنفی محقق کا ایک کھوکھلا بیان:

مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے کتب خانہ میں موجود قلمی نسخہ استاذ الکل مولانا سید نذیر حسین محدث کے دو شاگردوں حافظ نذیر حسین معروف بہ زین العابدین اور محی الدین کے ہاتھوں کا لکھا ہوا ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ جس کا جی چاہے آکر دیکھ سکتا ہے۔(صلائے عام ہے یاران...) ❸

یہاں دو باتیں قابل غور ہیں:

ا:......اگر بالفرض یہ نسخہ شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کے شاگردوں کا لکھا ہوا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ قدیمی اصل نسخہ بھی تو مولانا اعظمی کے سامنے تھا، انہوں نے اس حدیث کے الفاظ اصل قدیمی نسخہ (نسخہ ظاہریہ) کے مطابق کیوں

---

❶ دیکھئے: مسند الحميدي (مقدمة) ١/ ٤، ١٩، تحقيق حبيب الرحمن الأعظمي.

❷ مقدمة، مسند الحميدی، بمراجعت، خالد سلفی، مطبوعة إحياء السنة گھرجاکھ گوجرانوالا.

❸ دیکھئے تحقیق مسئلہ رفع الیدین، (تالیف: حبیب الرحمٰن اعظمی رحمہ اللہ) ص ۳۹،۴۰۔

درست نہ کیا؟ انہیں چاہیے تھا کہ الفاظ درست کرتے اور وضاحت کرتے کہ دارالعلوم دیوبند کے نسخہ میں اس حدیث کے متن میں غلطی ہے اور پھر اس غلطی کو دور کرتے۔ علمی دیانتداری کا تقاضا یہی تھا۔

۲:...... اگر سید نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ کے شاگردوں کے لکھے ہوئے اس نسخہ میں متن کی غلطی موجود ہے تو اعظمی صاحب نے آج تک مسند حمیدی سمیت اپنی کسی بھی تالیف میں بالخصوص رفع الیدین سے متعلق کتاب (مسئلہ تحقیق رفع الیدین) میں اس قلمی نسخہ کا عکس کیوں نہیں دیا؟ اگر ان کی بات میں واقعی وہ صداقت ہے جو وہ باور کرواتے ہیں، تو اس نسخہ سے اس حدیث کا عکس لوگوں کے سامنے لانا چاہیے تھا۔ جبکہ انہوں نے الٹا یہ کہا ہے کہ جسے وہ نسخہ دیکھنا ہو وہ دارالعلوم دیوبند (ہندوستان) میں آ کر دیکھ لے۔ (سبحان اللہ) کیا متلاشیان حق کے لیے حق پیش کرنے اور ان کی راہنمائی کرنے کا انداز ایسا ہوتا ہے؟ مولانا اعظمی رحمہ اللہ کے بیان سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ ''کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے''۔

مسند حمیدی کی حدیث کے صحیح الفاظ دیگر کتب میں:

معزز قارئین! سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی یہی حدیث امام ابونعیم اصبہانی نے بھی اسی سند اور انہی الفاظ کے ساتھ (نسخہ ظاہریہ کے مطابق) بیان کر کے فرمایا: ''وَاللَّفْظُ لِلْحُمَيْدِي ''یعنی ''یہی لفظ حمیدی کے ہیں'' اور اس روایت میں بھی '' فَلا يَرْفَعُ '' کے الفاظ موجود نہیں ہیں جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ الفاظ مسند حمیدی میں نہیں تھے بلکہ خود بنا کر حدیث میں شامل کر دیے گئے ہیں تا کہ اپنا مقصد حاصل کر لیا جائے۔

یہ حدیث امام ابونعیم رحمہ اللہ نے اس طرح بیان کی ہے:

((ثَنَا سُفيَانُ بنُ عُيينَةَ ثَنَا الزُّهرِيُّ أَخبَرَنِى سَالِمُ ابن

عَبدِاللّٰهِ عَن أَبِیهِ قَالَ رَأَیتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلاةَ رَفعَ یَدَیهِ حَذوَ مَنکِبَیهِ وَإِذَا أَرَادَ أَن یَرکَعَ وَ بَعدَ مَا یَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّکُوعِ وَلَا یَرفَعُ بَینَ السَّجدَتَینِ۔ اَللَّفظُ لِلحُمَیدِیِّ)) ❶

''ہمیں سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں زہری نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے سالم بن عبداللہ نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے (رفع الیدین کرتے)، اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے (تو رفع الیدین کرتے)، اور سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرتے، یہی الفاظ حمیدی کے ہیں۔''

اس بحث کا نتیجہ یہی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث رفع الیدین قبل الرکوع اور بعد الرکوع کے اثبات کی ہے۔ لیکن اسے زبردستی مذکورہ رفع الیدین کی نفی کی دلیل بنایا گیا ہے۔

ایک حنفی (بریلوی) مسلک کے مفتی صاحب نے مسند حمیدی کا اردو ترجمہ کیا ہے جو لاہور سے شائع ہوا ہے۔ اس میں حدیث بھی حدیث کی سند اور متن، مسند حمیدی کے اصل نسخہ کے عین مطابق ہے اگرچہ ترجمہ میں کچھ الفاظ تقدیم و تاخیر اور تکرار کا شکار ہوگئے ہیں۔ بہرحال میرے حنفی بریلوی بھائیوں کے لیے بھی یہ لمحہ فکریہ ہے کہ اس حدیث کے پیش نظر اپنی نماز میں رفع الیدین کا اہتمام کریں۔ حدیث اور ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

((حَدَّثَنَا الحُمَیدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفیَانُ حَدَّثَنَا الزُّهرِيُّ قَالَ أَخبَرَنِي سَالِمُ بنُ عَبدِاللّٰهِ عَن أَبِیهِ قَالَ: رَأَیتُ رَسُولَ اللّٰهِ

❶ المسند المستخرج علی صحیح الإمام مسلم، لأبي نعیم، ۲/ ۱۲، ح، ۸۵٦.

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ)) ❶

''حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے نماز کا آغاز کیا تو آپ نے کندھوں تک دونوں ہاتھ بلند کیے اور جب رکوع کیا اور رکوع سے اٹھے اور دونوں سجدوں کے درمیان آپ نے ہاتھ نہیں اٹھائے اور رکوع سے سر اٹھایا تو آپ نے دو سجدوں کے درمیان اپنے ہاتھ نہیں اٹھائے۔'' ❷

مسند حمیدی کی حدیث کے راوی؛ صحابی کا عمل:

امام حمیدی رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ یہ حدیث ذکر کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کا یہ فعل بھی نقل کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ رفع الیدین نہ کرنے والے کو کنکر مارا کرتے تھے۔ ❸

صاحب شعور انسان بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت کے بعد ان کا فعل نقل کر کے امام حمیدی رحمہ اللہ اثبات رفع الیدین پر مہر ثبت کردی ہے۔ اگر امام حمیدی کی بیان کردہ روایت رفع الیدین کی نفی کی دلیل ہوتی تو امام صاحب رحمہ اللہ اس کے بعد اس روایت کی تائید میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا اثبات رفع

---

❶ مسند الحمیدی، جلد:۱، ص:۴۲۰، حدیث: ٦٤٣۔ مترجم: ابوحمزہ مفتی ظفر جبار چشتی۔

❷ میرا خیال ہے کہ ترجمہ میں فاضل مترجم سے سہوا تکرار ہوگیا ہے۔ ''اور رکوع سے سر اٹھایا تو آپ نے دو سجدوں کے درمیان اپنے ہاتھ نہیں اٹھائے'' ترجمہ کا تکرار ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

❸ صحیح۔ مسند الحمیدی، ۲/ ۲۷۸، ح، ٦١٥، تحقیق حبیب الرحمن الاعظمی۔ مسند الحمیدی، ۱/ ۵۱۵، بتحقیق حسین سلیم أسد، (دار السقا دمشق)

الیدین والا عمل ہرگز بیان نہ کرتے۔

معزز قارئین! مسند حمیدی کی حدیث کے راوی؛ صحابی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کی آخری نمازیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں پڑھی ہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((صَلّٰی بِنَا النَّبِيُّ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَیَاتِهِ . . .)) ❶

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی عمر کے آخری ایام میں نماز عشاء پڑھائی...''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نمازوں کی اقتداء اور مشاہدہ کیا ہے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین ترک کر دیا ہوتا تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اس کی وضاحت فرما دیتے۔

ایک من گھڑت روایت:

محمد بن حارث قیروانی کی طرف منسوب "أخبار الفقهاء والمحدثین" نامی کتاب سے ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھے تو ہم نماز کے شروع میں اور نماز میں رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو نماز میں رکوع کے وقت کا رفع الیدین چھوڑ دیا اور نماز کے شروع والا رفع الیدین باقی رکھا۔ حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔'' ❷

---

❶ صحیح البخاری: کتاب العلم، باب السمر في العلم، ح:١١٦۔ صحیح مسلم:کتاب فضائل الصحابة، باب قوله صلی اللہ علیہ وسلم لا تأتي مائة سنة وعلى الأرض . . . ، حدیث:٢٥٣٧ .

❷ اخبار الفقهاء والمحدثین، ٣١٦ .

یہ روایت من گھڑت اور بے بنیاد ہے۔ یہ روایت ''اخبار الفقہاء والمحدثین '' میں مذکور ہے۔اور حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب باطل اور جھوٹ ہے۔ اس کتاب کے آخر میں لکھا ہے کہ یہ کتاب شعبان ۴۸۳ ہجری میں مکمل ہوئی۔ جبکہ اس کا مصنف جس کا نام محمد بن حارث قیروانی ۳۶۱ ہجری میں فوت ہوگیا تھا۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک شخص جو فوت ہو چکا ہو وہ اپنی وفات کے ایک سو بائیس سال بعد حدیث کی کتاب لکھ رہا ہو؟ اور محمد بن حارث قیروانی کی تصانیف وتالیفات میں ''اخبار الفقہاء والمحدثین '' نام کی کتاب کا کسی امام نے ذکر نہیں کیا۔علامہ ابن ماکولا رحمہ اللہ نے محمد بن حارث قیروانی کی تالیفات میں ''اخبار القضاۃ والمحدثین'' نام کی کتاب کا ذکر کیا ہے۔ [1]

اس روایت میں ذکر ہے کہ مدینہ منورہ آنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین عندالرکوع چھوڑ دیا تھا۔ جبکہ یہ بات کسی طور درست نہیں۔ کیونکہ صحیح ترین اور متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری عرصہ میں مدینہ منورہ میں آکر مسلمان ہونے والے دو صحابہ سیدنا مالک بن حویرث اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہما نے بھی بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [2]

---

[1] الاکمال ، لا بن ماکولا ، ۳/ ۲٦۱ .

[2] سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث کے لیے دیکھیں: صحيح البخاري:صفة الصلاة ، باب رفع اليدين إذا كبر و إذا ركع . . . ـ صحيح مسلم:الصلاة ، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين۔ ح:۳۹۱۔ اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے لیے دیکھیں: صحيح مسلم: الصلاة ، باب وضع يده اليمنى على اليسرى . ح:۴۰۱۔ ابن ماجة: إقامة الصلاة ، باب رفع اليدين إذا ركع وإذا رفع . . . ، ح:۸٦۷۔ سنن أبي داؤد: الصلاة ، باب رفع اليدين في الصلاة ، ح:۷۲٦ .

یہ تو غیر فقیہ، غیر بدری اور پچھلی صفوں کے نمازی صحابی تھے:

یہ روایت مقلدین حضرات کے اپنے ہی اصول کے منافی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع الیدین کرنا بیان کرتے ہیں تو مقلدین ان کی روایت کو اس وجہ سے قبول نہیں کرتے، اور اسے قابل حجت نہیں مانتے کہ وہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پہلی صف میں نماز پڑھنے والے صحابہ میں شمار نہیں کرتے، بلکہ انہیں اس کا مجاز ہی نہیں سمجھتے۔ مزید برآں، کہ مقلدین کے بقول سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نہ تو بدری صحابی ہیں، نہ خلیفہ راشد اور نہ ہی عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ [1]

اگر مقلدین، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو مدنی دور میں کم سن اور پچھلی صف کا نمازی اور غیر بدری وغیرہ وغیرہ کہہ کر ان کی اثبات رفع الیدین والی حدیث کا انکار اور عجیب وغریب تاویلات کرتے ہیں تو پھر مدنی دور سے قبل، مکی دور میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بات کو کس بنیاد پر معتبر تسلیم کر رہے ہیں؟ کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ مکی دور میں بڑی عمر کے تھے اور مدینہ میں آکر چھوٹے بچے (کم سن) بن گئے؟ کیا مکی دور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو قریب سے دیکھتے تھے اور مدینہ میں آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو گئے تھے؟

دوسری باطل بے بنیاد روایت:

مقلدین بھائی، رکوع کے رفع الیدین کی نفی کے لیے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک یہ حدیث بھی بیان کرتے ہیں کہ امام مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا:

”صَلَّيتُ خَلفَ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنهُمَا فَلَم يَكُن يَرفَعُ يَدَيهِ إِلَّا فِی التَّكبِيرَةِ الأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ“ [2]

---

[1] دیکھئے: جزء القراءۃ و جزء رفع الیدین، (مترجم، یکجا)، از، امین صفدر اوکاڑوی، ص: ۲۴۱، ۲۵۱۔

[2] شرح معانی الآثار، للطحاوی الحنفی: ۱/ ۲۲۵، حدیث، ۱۳۵۷.

''میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع الیدین کیا تھا۔''

اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کرتے تھے۔ لیکن انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رفع الیدین کرنا چھوڑ دیا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں رفع الیدین منسوخ ہوگیا تھا۔ (امام طحاوی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں کہ) اگر کوئی کہے کہ یہ روایت منکر (ناقابل حجت) ہے تو اسے چاہیے کہ کوئی دلیل اور ثبوت بھی پیش کرے۔ لیکن اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہوگا۔ [1]

قارئین کرام! اس بات کو سمجھنے کے لیے اس روایت کی سند پر ایک نظر ضروری ہے۔ یہ حدیث مکمل سند کے ساتھ اس طرح ہے:

"حَدَّثَنَا ابنُ أَبِی دَاوُدَ قَالَ: ثنا أَحمَدُ بنُ یُونُسَ قَالَ: ثنا أَبُو بَکرِ بنُ عَیَّاشٍ عَن حُصَینٍ عَن مُجَاهِدٍ قَالَ: صَلَّیتُ خَلفَ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنهُمَا فَلَم یَکُن یَرفَعُ یَدَیهِ إِلَّا فِی التَّکبِیرَةِ الأُولَی مِنَ الصَّلَاةِ" [2]

پہلی بات یہ ہے کہ یہ روایت ضعیف اور ناقابل حجت ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس طرح کی ضعیف روایت کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے اثبات رفع الیدین کی روایت کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کیسے کیا جا سکتا ہے؟ [3]

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس روایت کو خطا (غلط) قرار دیا ہے۔ [4]

---

[1] شرح معانی الآثار، للطحاوی:۱/ ۲۲۵.

[2] شرح معانی الآثار، للطحاوی الحنفی:۱/ ۲۲۵، حدیث، ۱۳۵۷.

[3] معرفة السنن والآثار، للبیهقی:۲/ ٤۲۹.

[4] موسوعة أقوال الامام احمد بن حنبل فی رجال الحدیث وعلله:٤/ ۳۳۰.

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا قول اسی کتاب (جزء رفع الیدین) میں حدیث نمبر: ۱۴ کے تحت مذکور ہے کہ انہوں نے فرمایا یہ روایت وہم ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا گستاخ:

اور سب سے بڑھ کر اہم بات یہ ہے کہ اس کا راوی ابوبکر بن عیاش، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا گستاخ تھا۔ اس نے امام محترم کے لیے نہایت تحقیر آمیز الفاظ میں بددعا کی تھی۔ جسے بیان کرنا میرے ضمیر کو کسی صورت گوارہ نہیں ہے۔ اگر کسی بھائی نے تسلی کرنی ہوتو: دار الکتب العلمیة بیروت کی مطبوعہ ۱۴ جلدوں پر مشتمل ''تاریخ بغداد'' کی جلد ۱۳، صفحہ ۴۳۵، اور دار الکتب العلمیة بیروت ہی سے مصطفیٰ عبدالقادر عطا کی تحقیق کے ساتھ ۲۴ جلدوں پر مشتمل ''تاریخ بغداد'' کی جلد ۱۳، صفحہ ۴۱۰، اور دار ابن القیم، الدمام سے دکتور محمد سعید سالم القحطانی کی تحقیق کے ساتھ شائع ہونے والی، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بیٹے عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ کی کتاب ''السنّة'' کی جلد اول، صفحہ نمبر: ۲۲۲ پر دیکھ لیں۔

ابوبکر بن عیاش کی بیان کردہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب، شرح معانی الآثار میں مذکور روایت کو تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کی نفی کے لیے دلیل بنانے والے ابوبکر بن عیاش کو سچا اور ثقہ راوی تسلیم کر کے ہی اس کی روایت پیش کر رہے ہیں نا......؟...... لہٰذا سے انہیں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق ابوبکر بن عیاش کی بددعا کے لیے بھی کوئی پیمانہ، کوئی ترازو قائم کرلینا چاہیے۔ جبکہ میں (راقم الحروف/مترجم) یہ سمجھتا ہوں کہ موقف، نظریہ، دلائل، مسائل اور استدلال و استنباط کے انداز میں فرق اور اختلاف کا ہونا اپنی جگہ؛ لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی گستاخی و بے ادبی

نہایت حقیر اور قابل مذمت عمل ہے۔ ❶ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی عزت و احترام کے حوالے سے ہمارا موقف عالم اسلام کے عظیم مذہبی راہنما، شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کے الفاظ سے سمجھا جاسکتا ہے جو انہوں نے پاکستان کے معروف شہر فیصل آباد کے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہے تھے۔ انہوں نے فرمایا تھا:

''حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فقہاء میں انتہائی اعلیٰ و ارفع مقام رکھتے ہیں۔ اور جو شخص ان کی شان میں کسی قسم کی تنقیص کرتا ہے میرا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اہل حدیث تو بڑی بات ہے' مسلمان بھی نہیں۔'' ❷

قابل غور بات یہ ہے کہ کیا، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رفع الیدین قبل الرکوع و بعد الرکوع کی نفی والی، شرح معانی الآثار میں مذکور اس حدیث میں بدری اور پہلی صف کے نمازی قرار پاگئے ہیں؟

مقلدین کی کھوکھلی اور بے بنیاد باتوں اور خود ساختہ اصولوں پر حیرت اور افسوس کا اظہار ہی کیا جاسکتا ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بارے ابن المدینی کا قول:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اثبات رفع الیدین کے لیے نہایت اہم اور بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔ اور اس حدیث کی ایک خوبی اور اس کے صحیح و قابل حجت ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی رفع الیدین

---

❶ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق متقدمین علماء اور اسماء الرجال کے ماہرین اور ناقدین ائمہ نے اگر کہیں تنقید بیان کی ہے تو ان کا مقصد کچھ اور تھا۔ لیکن دور حاضر میں کسی کی ایسی بساط نہیں کہ امام محترم کے متعلق سخت الفاظ کا استعمال کرے۔

❷ اگرچہ ان الفاظ میں حد درجہ مبالغہ نمایاں ہے لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی محبت، عقیدت اور احترام کو ہمارے دلوں میں سے ناپنے کے لیے بہترین پیمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے درجات بلند فرمائیں۔ ان کی حسنات کو شرف قبولیت بخشیں۔ آمین۔

کرتے تھے۔ اور یہ بات مسلمہ ہے کہ کسی عمل کا راوی بھی اسی عمل کا قائل و فاعل ہو تو یہ بات اس عمل کی توثیق کی نشانی ہے، کیونکہ راوی اپنی روایت کے مفہوم و حیثیت سے بخوبی واقف ہوتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اسی (زیر بحث، جزء رفع الیدین کی حدیث نمبر۲) حدیث کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے استاد علی بن المدینی رحمہ اللہ کا ایک قول ذکر کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جو حدیث امام زہری نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، اس کی بنا پر رفع الیدین کرنا مسلمانوں کے ذمہ حق ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے نقل امام علی بن المدینی رحمہ اللہ کا قول ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

"هَذَا الحَدِيثُ عِندِي حُجَّةٌ عَلَى الخَلقِ كُلُّ مَن سَمِعَهُ فَعَلَيهِ أَن يَعمَلَ بِهِ لِأَنَّهُ لَيسَ فِي إسنَادِهِ شَيءٌ" [1]

''میرے نزدیک یہ حدیث ساری مخلوق پر حجت ہے، جس نے بھی اسے سنا ہے اس پر فرض ہے کہ اس حدیث کے مطابق عمل کرے۔ کیونکہ اس کی سند میں کسی قسم کی کوئی خرابی نہیں ہے۔''

[1] تلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير، لابن حجر: ١/ ٥٣٩.

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی احادیث:

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبدُالحَمِيدِ بنُ جَعفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَمرٍو ❶ قَالَ: شَهِدتُ أَبَاحُمَيدٍ فِي عَشَرَةٍ مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُم أَبُوقَتَادَةَ بنُ رِبعِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ۔ يَقُولُ: أَنَا أَعلَمُكُم بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ❷ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: كَيفَ؟ فَوَاللَّهِ مَا كُنتَ أَقدَمَنَا لَهُ صُحبَةً وَلَا أَكثَرَنَا لَهُ تِبَاعَةً ❸ قَالَ: بَل رَاقَبتُهُ، قَالُوا: فَاذكُر۔ قَالَ: كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكعَتَينِ فَعَلَ مِثلَ ذٰلِكَ۔

ہمیں مسدد نے حدیث بیان کی، (انہوں نے کہا) ہمیں یحییٰ بن سعید نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے بیان کیا، (انہوں نے کہا) ہمیں محمد بن عمرو نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

❶ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "محمد بن عمر" ہے، جو کہ خطا ہے۔ دراصل یہ محمد بن عمرو بن عطا ہیں۔

❶ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "بصلاة النبی" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، دارالحديث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "تباعا" جبکہ دارارقم اور مطبع محمدی کے نسخہ میں "اتباعا" ہے۔

(دیگر) دس صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں حاضر ہوا۔ ان (صحابہ) میں سیدنا ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں (ابوحمید) نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ انہوں (موجود دیگر صحابہ) نے کہا: کیسے؟ اللہ کی قسم! تم ہم سے پہلے صحابی بنے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ (عرصہ) پیروی کی ہے۔ [1] انہوں (ابوحمید) نے کہا: البتہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھرپور توجہ سے دیکھا ہے۔ انہوں (دیگر موجود صحابہ) نے کہا: بیان کرو۔ (ابوحمید رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے، تب بھی اسی طرح (رفع الیدین) کرتے۔ [2]

قَالَ الْبُخَارِيُّ: سَأَلْتُ أَبَا عَاصِمٍ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَعَرَفَهُ۔ [3]

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: میں نے عبدالحمید بن جعفر کی حدیث کے بارے میں ابوعاصم سے پوچھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔ [4]

---

[1] مراد ہے کہ آپ نے اسلام ہمارے بعد قبول کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ہماری نسبت تھوڑی مدت گزاری ہے۔

[2] صحيح (ن)، صحيح (ز)، حسن (ش)۔ صحيح (ع)۔ سنن الترمذي: أبواب الصلاة، باب وصف الصلاة (باب منه)، حديث: ٣٠٤، سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب إفتتاح الصلاة، حديث: ٧٣٠، سنن ابن ماجة: كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع، ح: ٨٦٢۔ ايضا باب إتمام الصلاة، ح: ١٠٦١، السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ١٠٥، ح، ٢٥١٧، صحيح ابن حبان: ٥/ ١٧٨ تا ١٨٣، ح، ١٨٦٥ تا ١٨٦٧۔ صحيح ابن خزيمة، ١/ ٢٩٧، ح، ٥٨٧۔ مصنف ابن ابی شيبة: ١/ ٢١٣، ح: ٢٤٣٨.

[3] المطبعة الخيرية اور دارارقم کے نسخہ میں "فَعَرَفَهُ" ساقط ہے۔

[4] ابوعاصم، امام بخاری رحمہ اللہ کے کبار اساتذہ میں سے ہیں۔ ان کا نام ضحاک بن مخلد بن مسلم الشیبانی ہے۔

فوائد

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے۔ اور یہ حدیث بھی اپنے مفہوم میں نہایت واضح اور مفصل ہے۔

عبدالحمید بن جعفر کی ثقاہت:

بعض مقلدین نے کہا ہے کہ اس حدیث کا راوی عبدالحمید بن جعفر ''ضعیف'' راوی ہے۔ کیونکہ اسے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ [1] موصوف مترجم نے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول بغیر حوالہ ذکر کر دیا ہے۔ دراصل علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے عبدالحمید بن جعفر کو ضعیف کہا ہے۔ لیکن اس سے پہلے ان کی ثقاہت بھی ذکر کی ہے۔ امام زیلعی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے:

''هُوَ ثِقَةٌ وَثَّقَهُ أَحْمَدُ۔ وَابْنُ مَعِينٍ وَكَانَ سُفيَانُ الثَّورِيُّ يُضَعِّفُهُ''

''وہ (یعنی عبدالحمید بن جعفر) ثقہ راوی ہے، اسے امام احمد اور امام یحییٰ بن معین رحمہما اللہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔ جبکہ سفیان ثوری رحمہ اللہ اسے ضعیف کہتے تھے۔''

پھر اگلے صفحہ پر فرمایا:

''أَنَّ عَبدَ الحَمِيدِ بنَ جَعفَرٍ مِمَّن تُكُلِّمَ فِيهِ وَلَكِن وَثَّقَهُ أَكثَرُ العُلَمَاءِ وَاحتَجَّ بِهِ مُسلِمٌ فِي صَحِيحِهِ وَلَيسَ تَضعِيفُ مَن ضَعَّفَهُ مِمَّا يُوجِبُ رَدَّ حَدِيثِهِ''

''عبدالحمید بن جعفر ان راویوں میں سے ہیں جن پر کلام (جرح) موجود ہے، لیکن اسے اکثر علماء نے ثقہ قرار دیا ہے اور امام مسلم رحمہ اللہ نے تو اپنی

---

[1] جزء القراءۃ و جزء رفع الیدین (مترجم، یکجا)، از: امین صفدر اوکاڑوی، ص: ۲۵۸.

"صحیح" میں اس (کی روایت) سے دلیل بھی حاصل کی ہے۔ اور جس نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے اس کا ضعیف قرار دینا اس نوعیت کا نہیں ہے کہ اس کی حدیث کو ردّ کر دینے کا موجب ہو۔" ❶

امام بیہقی رحمہ اللہ نے عبدالحمید بن جعفر کو ضعیف راوی کہنا مردود قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے اس سے مروی تمام روایات میں اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ❷

تاریخ سے لاعلمی پر مبنی اعتراض، کا جواب:

مقلد مترجم نے یہ بھی کہا ہے کہ عبدالحمید بن جعفر کا استاد عمرو بن عطا ہے، اس کی پیدائش ۴۰ھ میں ہوئی، اس روایت میں ابوقتادہ کا بھی ذکر ہے۔ جبکہ امام طحاوی نے صحیح سند سے روایت کیا ہے کہ ابوقتادہ کی نماز جنازہ حضرت علیؓ نے پڑھائی تھی اور حضرت علیؓ کی شہادت ۴۰ھ میں ہوئی اور ابوقتادہ کی وفات ۳۸ھ میں ہوئی تو محمد بن عمرو بن عطا جو ان کی وفات کے دو سال بعد پیدا ہوئے، اس میں ابوقتادہ کیسے قبر سے اٹھ کر آ گئے۔ ❸

حالانکہ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوقتادہ حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ ۵۴ ہجری بلکہ اس کے بعد تک زندہ رہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے مزید دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی وفات سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں نہیں بلکہ اس کے بعد ہوئی تھی۔ ان دلائل میں سے ایک دلیل یہ بھی ذکر کی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم اور ان کے بیٹے زید بن عمر کا جنازہ سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے پڑھایا تھا۔ اور جنازہ میں سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہم شریک تھے۔ اور سعید بن عاص رضی اللہ عنہ مدینہ کے گورنر تھے۔ ان کا دور ۴۸ ہجری سے ۵۴ ہجری تک تھا۔ ❹

---

❶ نصب الراية، للزيلعي: ١/ ٣٤٣، ٣٤٤.

❷ معرفة السنن والآثار، للبيهقي: ٢/ ٤٢٨.

❸ جزء القراءة و جزء رفع اليدين (مترجم، یکجا)، از: امین صفدر اوکاڑوی، ص: ۲۵۸.

❹ معرفة السنن والآثار، للبيهقي: ٢/ ٤٢٨.

اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مقلد مترجم کے اعتراضات سراسر بے بنیاد، باطل اور لاعلمی پر مبنی ہیں۔ اور سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث بلاشبہ صحیح اور ہر طرح کے اسنادی نقص سے پاک ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ نماز؛ ہمیشہ رہا:

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے دیگر صحابہ کے سامنے رفع الیدین کر کے نماز پڑھی اور موجود صحابہ نے ان کی تصدیق بھی کی۔ اس حدیث کے بارے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أَنَّ أَبَا حُمَيدٍ وَصَفَ صَلَاتَهُ الَّتِي وَاظَبَ عَلَيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَوَافَقَهُ عشرَة من الصَّحَابَة" [1]

''سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا وہ طریقہ بیان کیا ہے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مواظبت (ہمیشگی) فرمائی۔ اور دس صحابہ نے ان کے بیان کی تصدیق کی۔''

لہٰذا سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نماز تک رفع الیدین کر کے نماز ادا کرتے رہے۔

[1] الدراية فی تخريج أحاديث الهداية، لابن حجر العسقلانی: ١/ ١٥٧ .

حدیث: 4

فَحَدَّثَنِی ❶ عَبدُاللّٰہِ بنُ مُحَمَّدٍ عَنهُ حَدَّثَنَا عَبدُالحَمِیدِ بنُ جعفرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَمرِو بنِ عَطاءٍ قَالَ: شَهِدتُ أَبَا حُمَیدٍ فِی عَشرَةٍ مِن أَصحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُم أَبُو قَتَادَةَ بنُ رِبعِیٍّ۔ قَالَ: أَنَا أَعلَمُکُم بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰہِ ❷ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ۔ فَذَکَرَ مِثلَهُ۔ فَقَالُوا کُلُّهُم: صَدَقتَ۔

(ابو عاصم ضحاک بن مخلد بن مسلم الشیبانی نے امام بخاری رحمہ اللہ سے کہا کہ) مجھے عبداللہ بن محمد نے اسی (عبدالحمید بن جعفر، کے واسطے) سے حدیث بیان کی تھی، کہا تھا کہ ہمیں عبدالحمید بن جعفر نے بیان کیا، (انہوں نے کہا) ہمیں محمد بن عمرو بن عطاء نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں سیدنا ابوحمید (الساعدی) رضی اللہ عنہ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر دس صحابہ کی موجودگی میں حاضر ہوا۔ ان (صحابہ) میں سیدنا ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں (ابوحمید) نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ پھر اس (راوی) نے (گزشتہ کی طرح) حدیث بیان کی۔ (ابوحمید رضی اللہ عنہ کی بات سن کر) تمام (موجود صحابہ) نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ ❸

---

❶ المطبعة الخیریة، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "فَقَالَ حَدَّثَنِی" ہے۔ جس کا مطب ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے استاذ امام ابوعاصم ضحاک بن مخلد بن مسلم الشیبانی سے عبدالحمید بن جعفر کی سند سے مروی گزشتہ حدیث (نمبر:۳) کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا ہے..... مطبع محمدی کے نسخہ میں "حَدَّثَنِی" ہے۔

❷ المطبعة الخیریة، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، اور دارارقم کے نسخہ میں "النَّبِیِّ" ہے۔

❸ صحیح (ز)، حسن (ش)، صحیح (ع)۔ اس حدیث کی مکمل تخریج، حدیث نمبر:۳ کے تحت دیکھئے۔

حدیث: 5

أَخبَرَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبدُالمَلِكِ بنُ عَمرٍو حَدَّثَنَا فُلَيحُ بنُ سُلَيمَانَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بنُ سَهلٍ قَالَ: اجتَمَعَ أَبُو حُمَيدٍ وَ أَبُو أُسَيدٍ وَسَهلُ بنُ سَعدٍ وَمُحَمَّدُ بنُ مَسلَمَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ أَبُو حُمَيدٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ): أَنَا أَعلَمُكُم بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيهِ حِينَ كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ ثُمَّ رَكَعَ [1] فَوَضَعَ يَدَيهِ عَلٰى رُكبَتَيهِ.

ہمیں عبداللہ بن محمد نے خبر دی (انہوں نے کہا) ہمیں عبدالملک بن عمرو نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں فلیح بن سلیمان نے بیان کیا، (انہوں نے کہا) مجھے عباس بن سہل نے بیان کیا، انہوں نے کہا: سیدنا ابوحمید، سیدنا ابواسید، سیدنا سہل بن سعد اور سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم ایک موقع پر اکٹھے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا تو سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، تکبیر کہی تو دونوں ہاتھ اٹھائے (رفع الیدین کیا)۔ پھر جب رکوع کے لیے تکبیر کہی تب بھی ہاتھ اٹھائے (رفع الیدین کیا)۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع

---

[1] المطبعة الخيرية، دارارقم، دارالحديث ملتان، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "ثُمَّ رَكَعَ" ساقط ہے۔

کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے۔ [1]

ایک حدیث میں مذکور ہے کہ اس مجلس میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ [2] اگر سیدنا ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کے طریقہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی نسبت کچھ بھی کمی بیشی ہوتی تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ضرور تصحیح کر دیتے۔

''اس کی نماز ناقص ہے'' امام ابن خزیمہ کا فتوی:

اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے کہا ہے:

"سَمِعتُ مُحَمَّدَ بنَ يَحيَى يَقُولُ: مَن سَمِعَ هَذَا الحَدِيثَ ثُمَّ لَم يَرفَع يَدَيهِ يَعنِي إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَصَلَاتُهُ نَاقِصَةٌ"

''میں نے امام محمد بن یحییٰ الذہلی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص یہ حدیث سننے کے باوجود رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین نہیں کرتا، اس کی نماز ناقص ہے۔'' [3]

اب فیصلہ ہمیں کرنا ہے کہ ہم نے ناقص نمازیں ادا کرنی ہیں یا مکمل؟

---

[1] صحيح (ن)، حسن (ز)، حسن (ش)۔ صحيح(ع)۔ سنن ابی داؤد: كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث:٧٣٤۔ سنن ابن ماجة: كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع، حديث:٨٦٣۔ صحيح ابن خزيمة:١/ ٢٩٨، ح:٥٨٩۔ مسند السراج:٦٥، حديث، ١٠٠.

[2] مسند السراج:٦٥، حديث، ١٠٠.

[3] صحيح ابن خزيمة:١/ ٢٩٨، ح:٥٨٩.

حدیث: 6

حَدَّثَنَا عُبَيدُ بنُ يَعِيش حَدَّثَنَا يُونُسُ بنُ بُكَيرٍ أَخبَرَنَا ابنُ إِسحَاقَ ❶ عَنِ العَبَّاسِ بنِ سَهلِ السَّاعِدِيِّ قَالَ: كُنتُ بِالسُّوقِ مَعَ أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي أُسَيدٍ وَ أَبِي حُمَيدٍ، كُلُّهُم يَقُولُ ❷: أَنَا أَعلَمُكُم بِصَلاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ۔ فَقَالُوا لأَحَدِهِم: صَلِّ۔ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ۔ ❸ فَقَالُوا: أَصَبتَ صَلاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ۔

ہمیں عبید بن یعیش نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں یونس بن بکیر نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ابن اسحاق نے عباس بن سہل الساعدی (کے واسطے) سے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں، سیدنا ابوقتادہ، سیدنا ابواسید اور سیدنا ابوحمید رضی اللہ عنہم کے ساتھ بازار میں تھا۔ ان (تینوں اصحاب) میں سے ہر ایک یہی کہہ رہا تھا کہ میں رسول

---

❶ دارارقم کے نسخہ میں "أن ابن اسحاق" ہے جبکہ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "أبو اسحاق" ہے۔ جو کہ خطا ہے۔ دراصل یہاں: محمد بن اسحاق بن يسار المدنی، مراد ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "يقولون" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "وَرَفَعَ" کی جگہ "وَ رَكَعَ" ہے۔

اللہ ﷺ کی نماز کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ انہوں نے ایک سے کہا: نماز پڑھو۔ تو اس نے تکبیر کہی، پھر قراءت کی، پھر تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا۔ تو انہوں (دوسرے اصحاب) نے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ کی نماز صحیح ادا کی ہے۔ ❶

ایک مقلد مترجم نے اعتراض کیا ہے کہ اس روایت کی سند میں ابواسحاق السبیعی کو بدل کر جلال پور پیر والا کے نسخہ میں ابن اسحاق کر دیا گیا ہے۔ جبکہ محقق الشیخ فیض الرحمٰن ثوری رحمہ اللہ نے حاشیہ میں واضح کر دیا ہے کہ مطبوعہ نسخوں میں ابواسحاق چھپ گیا ہے جو کہ غلط ہے اور درست ابن اسحاق ہے۔ ❷

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے قلمی نسخہ (مخطوطہ مکتبہ ظاہریہ) میں بھی ابن اسحاق ہے۔ جو کہ دوسرے مخطوطہ میں غلطی سے ابواسحاق لکھا گیا ہے۔ الشیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے بھی اس کی تصحیح ذکر کر دی ہے۔ ❸

مقلد مترجم کے لیے ضروری تھا کہ باحوالہ ذکر کرتا کہ ابواسحاق السبیعی کے شیوخ میں عباس بن سہل الساعدی اور شاگردوں میں یونس بن بکیر کا نام آتا ہے۔ پھر اسے معلوم ہو جاتا کہ یہاں ابواسحاق درست ہے یا ابن اسحاق؟ دراصل یہاں ابن اسحاق ہی درست ہے۔ اور کچھ نہیں تو اعتراض کرنے والے موصوف نے کم از کم علامہ فیض الرحمٰن ثوری رحمہ اللہ کا حاشیہ ہی پڑھ لیا ہوتا۔

اس حدیث کی دوسری سند میں ابن اسحاق نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ "عَنِ ابنِ

---

❶ صحیح (ن)۔ حسن (ز)۔ حسن (ش)۔ صحیح (ع)۔ اس حدیث کی مکمل تخریج، حدیث نمبر: ۵ کے تحت دیکھیں۔

❷ دیکھیے: جزء رفع الیدین، مطبوعہ جلال پور پیر والا: صفحہ نمبر: ٦.

❸ جزء رفع الیدین للبخاری، (مترجم)، از: حافظ زبیر علی زئی، ص: ۳۸.

إِسحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَن رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ إِذَا سَجَدَ، العَبَّاسُ بنُ سَهلِ بنِ سَعدِ بنِ مَالِكِ بنِ سَاعِدٍ قَالَ.''[1]

''ابن اسحاق نے کہا کہ عباس بن سہل بن سعد بن مالک بن ساعد نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں بیان کیا کہ جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا....''

[1] دیکھیے: صحیح ابن خزیمة: ۱/ ۳۳۹، حدیث، ۶۸۱۔ علامہ محمد مصطفیٰ اعظمی کہتے ہیں: اس حدیث کی سند حسن ہے۔

حدیث: 7

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ هِشَامُ بنُ عَبدِالمَلِكِ وَسُلَيمَانُ بنُ حَربٍ قَالَا: أَخبَرَنَا ❶ شُعبَةُ عَن قَتَادَةَ عَن نَصرِ بنِ عَاصِمٍ عَن مَالِكِ بنِ الحُوَيرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ❷ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں ابوالولید ہشام بن عبدالملک اور سلیمان بن حرب نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں شعبہ نے قتادہ (کے واسطے) سے، انہوں نے نصر بن عاصم (کے واسطے) سے بیان کیا کہ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر (تحریمہ) کہتے، جب رکوع کرتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے، تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❸

---

❶ المطبعة الخيرية، دارارقم، دارالحديث ملتان، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارارقم، دارالحديث ملتان، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "كان النبی" ہے۔

❸ صحيح (ن)، صحيح (ز)، صحيح (ش)۔ صحيح (ع)۔ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذوالمنكبين، ح:٣٩١۔ سنن ابن ماجة: كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، ح:٨٥٩۔ سنن النسائی: كتاب الافتتاح، باب رفع اليدين حيال الاذنين، ح:٨٨۔ مصنف ابن ابی شيبة: ١/ ٢١٢، ح:٢٤٢٧ .

فوائد

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث اس بات کی واضح دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر عمر تک رفع الیدین کرتے رہے۔ کیونکہ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری عرصہ میں اسلام قبول کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نمازیں پڑھیں۔ اس لیے ان کی حدیث رفع الیدین کے دائمی ہونے کی دلیل ہے۔

"رفع الیدین منسوخ نہیں" علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ کا اعتراف:

احناف کے مقتدر عالم، شارح حدیث علامہ نور الدین ابوالحسن سندھی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَالِكُ بنُ الْحويرِث وَوَائِلُ بْن حجر مِمَّن صَلَّى مَعَ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ عُمرِه فرِوَايَتُهما الرَّفْع عِنْد الرَّكوع وَالرَّفعِ مِنْه دَلِيلٌ عَلى بَقَائِه وَبُطلان دَعْوَى نَسخِه، كَيْفَ وَقَد رَوَى مَالِكٌ هٰذَا جَلْسَةَ الاستِرَاحَةِ فَحَملُوهَا عَلى أَنَّهَا كَانَت فِي آخِرِ عُمرِهِ ...... وَهذا يَقتَضِي أن يكُونَ الرَّفع الّذِي رَواهُ ثَابِتًا لا منسوخًا لِكَوْنِه فِي آخِرِ عُمرِه عِنْدَهم)) [1]

"سیدنا مالک بن حویرث اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہما دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ ان دونوں کا رکوع

---

[1] حاشية السندي على النسائي، لأبي الحسن السندي، ٢/ ١٢٣ ۔مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، لعبيد الله الرحماني المباركفوري:٣/ ٥٢ .

جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کو بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ رفع الیدین برقرار ہے اور اس کے منسوخ ہونے کا دعوی بالکل غلط ہے۔ جب یہی مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ استراحت کو بیان کریں تو یہ لوگ (احناف) اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے اواخر کا عمل تسلیم کرتے ہیں...... یہی اصول اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انہی (احناف) کے موقف کے مطابق رفع الیدین بھی؛ جسے سیدنا مالک رضی اللہ عنہ ہی نے روایت کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے آخری ایام کا عمل ہونے کی بنا پر ثابت ہے، منسوخ نہیں ہے۔"

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِاللّٰهِ بنِ حَوشَبٍ حَدَّثَنَا عَبدُالوَهَّابِ حَدَّثَنَا حُمَيدٌ عَن أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَرفَعُ يَدَيهِ عِندَ الرُّكُوعِ۔

''ہمیں محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبدالوہاب نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں حمید نے بیان کیا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔'' [1]

---

[1] حمید الطویل کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے (ز)۔ حسن (ش)۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱/ ۲۱۳، ح: ۲۴۳۳۔ حمید الطّویل کی تدلیس کی وجہ سے اگرچہ یہ سند ضعیف ہے لیکن اس حدیث کا متن دیگر متعدد صحیح اسناد سے ثابت ہے اس لیے شواہد کی بنا پر یہ حدیث قابل حجت قرار پاتی ہے۔ راقم الحروف (مترجم) کہتا ہے کہ اس روایت کا مرفوع ہونا درست نہیں، کیونکہ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حمید الطّویل سے اس روایت کو صرف عبدالوہاب نے مرفوع بیان کیا ہے۔ اور درست یہی ہے کہ یہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا عمل (موقوف) ہے۔ [سنن الدارقطنی: ۲/ ۴۲، حدیث: ۱۱۱۹ (مؤسسة الرسالة بیروت)] ابن ملقن رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔ [البدر المنیر فی تخریج الأحادیث والأثار الواقعة فی الشرح الکبیر، لابن الملقن: ۳/ ۴۶۸]

فوائد

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع الیدین کرنا بیان بھی کیا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ خود بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسی کتاب (جزء رفع الیدین) کے آغاز میں رفع الیدین کا اثبات بیان کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ [1]

[1] مزید دیکھئے: اسی کتاب میں حدیث نمبر: ۱۸، ۵۴، ۵۸، ۸۱۔ اور سنن ابن ماجة: كتاب اقامة الصلاة، باب رفع اليدين إذا ركع . . .، ح:٨٦٦.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث:

حَدَّثَنَا إِسمَاعِيلُ بنُ أَبِى أُوَيسٍ[1] حَدَّثَنَا ابنُ أَبِى الزِّنَادِ عَن مُوسَى بنِ عُقبَةَ عَن عَبدِاللَّهِ بنِ الفَضلِ عَن عَبدِالرَّحمَنِ بنِ هُرمُزَ[2] الأَعرَجِ عَن عُبَيدِاللَّهِ بنِ أَبِى رَافِعٍ عَن عَلِيِّ بنِ أَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ المَكتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ حَذوَ مَنكِبَيهِ وَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ۔ وَيَصنَعُهُ إِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔ وَلَا يَرفَعُ يَدَيْهِ[3] فِي شَيءٍ مِن صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ۔ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجدَتَينِ رَفَعَ يَدَيهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ۔

ہمیں اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ابن ابی الزناد نے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن فضل سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج سے، انہوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے، انہوں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا)، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے

---

[1] المطبعة الخيرية ، دارارقم ، مطبع محمدى ، دارالحديث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "بنُ أَبِى أُوَيسٍ" مذکور نہیں ہے۔

[2] المطبعة الخيرية کے نسخہ میں "هُرمُن" ہے، جو کہ کتابت کی غلطی ہے۔

[3] دارابن حزم بيروت کے نسخہ میں یہاں "يَدَيهِ" ساقط ہے۔

کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے (رفع الیدین کرتے) اور جب رکوع کرنے لگتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اسی طرح (رفع الیدین) کرتے۔ اور جب نماز میں بیٹھے ہوتے، تب رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ اور جب آپ ﷺ دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے (رفع الیدین کرتے) اور تکبیر کہتے۔ [1]

[1] حسن صحيح (ن)، حسن (ز)، حسن (ش)۔ صحيح(ع)۔ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب من ذكر انه يرفع يديه اذا قام من اثنتين، حديث: ٧٤٤۔ سنن الترمذي: كتاب الدعوات، باب الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل، حديث: ٣٤٢٣۔ سنن ابن ماجة: كتاب إقامة الصلاة و السنة فيها، باب رفع اليدين إذا ركع و إذا رفع رأسه من الركوع، حديث: ٨٦٤۔ صحيح ابن خزيمة: ١/ ٢٩٤، حديث: ٥٨٤۔ مسند أحمد بن حنبل، حديث: ٧١٧ (ط، بيروت)، ١/ ٩٣، حديث، ٧١٧ (ط، قاهرة)۔ سنن الدارقطني، ٢/ ٣٧، حديث، ١١٠٩۔ یہ حدیث اسی کتاب: جزءرفع الیدین میں، نمبر: ١، پر بھی مذکور ہے۔

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيمٍ الفَضلُ بنُ دُكَينٍ أَنبَأَنَا قَيسُ بنُ سُلَيمٍ العَنبَرِيُّ قَالَ: سَمِعتُ عَلقَمَةَ بنَ وَائِلِ بنِ حُجرٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: صَلَّيتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ حِينَ افتَتَحَ الصَّلَاةَ وَ[1] رَفَعَ يَدَيهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيهِ حِينَ أَرَادَ أَن يَركَعَ وَبَعدَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں قیس بن سلیم عنبری نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے علقمہ بن وائل بن حجر کو سنا، (انہوں نے کہا) مجھے میرے اباجان نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز شروع کی تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرنے لگے (تب بھی) اور رکوع کے بعد بھی رفع الیدین کیا۔[2]

عبیداللہ بن ابی رافع کی روایت صحیح ہے:

قَالَ البُخَارِيُّ: وَ رَوَى أَبُو بَكرٍ النَّهشَلِيُّ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ عَن أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ رَفَعَ يَدَيهِ فِي أَوَّلِ التَّكبِيرِ ثُمَّ لَم يَعُد بَعدُ۔

---

[1] المكتبة الظاهرية کے مخطوطہ میں "وَ" نہیں ہے۔ اسے ہم نے دیگر نسخوں سے نقل کیا ہے۔

[2] صحيح (ن)، صحيح (ز)، حسن (ش)۔ سنن النسائی: كتاب الافتتاح، باب رفع اليدين عندالرفع من الركوع، ١٠٥٥ .

وَحَدِيثُ عُبَيدِاللَّهِ ❶ أَصَحُّ مَعَ أَنَّ حَدِيثَ كُلَيبٍ هَذَا لَم يَحفَظ رَفعَ الأَيدِي، ❷ وَحَدِيثُ عُبَيدِاللَّهِ هُوَ شَاهِدٌ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: ابوبکر النہشلی نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ سیدنا علی (بن ابی طالب) رضی اللہ عنہ نے پہلی تکبیر میں رفع الیدین کیا پھر اس کے بعد ایسا نہیں کیا۔ ❸ جبکہ عبید اللہ کی حدیث صحیح ترین ہے۔ کلیب کی اس حدیث نے ہاتھوں کو اٹھانا (رفع الیدین کرنا) محفوظ نہیں کیا (یعنی ذکر نہیں کیا)۔ اور عبید اللہ کی حدیث شاہد ہے۔ ❹

---

❶ المکتبة الظاهرية کے مخطوطہ میں "عبداللّٰه" ہے جو کہ خطا ہے۔ دار ابن حزم کے نسخہ میں "عبیداللّٰه" ہے جو کہ صحیح ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دار ارقم، دار الحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَحَدِيثُ عُبَيدِاللَّهِ أَصَحُّ مَعَ أَنَّ حَدِيثَ كُلَيبٍ هَذَا لَم يَحفَظ رَفعَ الأَيدِي" ساقط ہے۔

❸ موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيباني (المعروف موطأ امام محمد)، ص: ٥٩، ح، ١٠٩۔ یہ روایت ضعیف ہے۔ النفح الشذي شرح الترمذي، لابن سید الناس: ٣٩٨/٤.

❹ عاصم بن کلیب کی روایت میں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ اور عبید اللہ بن رافع کی روایت میں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبید اللہ کی روایت عاصم کی روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔ عبید اللہ کی حدیث اسی کتاب میں، حدیث نمبر:١، اور حدیث نمبر:٩، پر مذکور ہے۔ اسے علامہ البانی رحمہ اللہ نے حسن صحیح جبکہ ان کے تلمیذ الشیخ عصام موسیٰ ہادی نے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھئے: سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب من ذكر انه يرفع يديه . . . ، ٧٤٤۔ سنن الترمذي: ابواب الدعوات، باب الدعاء عند افتتاح الصلاة بالليل: ٣٤٢٣ (بتحقيق، عصام موسى هادى)

مثبت، منفی پر مقدم ہوتا ہے:

فَإِذَا رَوَىٰ رَجُلَانِ عَنْ مُحَدِّثٍ قَالَ أَحَدُهُمَا: رَأَيْتُهُ فَعَلَ، وَقَالَ الآخَرُ: لَمْ أَرَهُ فَعَلَ [1]۔ فَالَّذِي قَالَ: قَدْ [2] رَأَيْتُهُ فَعَلَ فَهُوَ شَاهِدٌ، وَالَّذِي قَالَ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ هُوَ بِشَاهِدٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَحْفَظِ الْفِعْلَ۔

وَهٰكَذَا قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ لِشَاهِدَيْنِ [3] ......شَهِدَا...... أَنَّ لِفُلَانٍ عَلَىٰ فُلَانٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ ......بِإِقْرَارِهِ......وَشَهِدَ آخَرَانِ [4] أَنَّهُ لَمْ يُقِرَّ بِشَيْءٍ، فَإِنَّهُ يَقْضِي بِقَوْلِ الشَّاهِدَيْنِ اللَّذَيْنِ شَهِدَا بِإِقْرَارِهِ وَ يَسْقُطُ مَا سِوَاهُ۔ [5]

کیونکہ جب دو آدمیوں نے کسی ایک محدث سے روایت بیان کی ہو، اور ان میں سے ایک نے کہا ہو کہ میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس نے کام کیا۔ اور دوسرے آدمی نے کہا ہو کہ میں نے نہیں دیکھا کہ اس نے کام کیا۔ تو جس آدمی نے کہا ہو: میں اسے دیکھا ہے کہ اس نے کام کیا ہے، وہ شاہد ہوگا، اور جس نے کہا ہو: میں نے اسے نہیں دیکھا کہ

---

[1] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم، دارالحديث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فَعَلَ" نہیں ہے۔

[2] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحديث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "قد" نہیں ہے۔

[3] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم، دارالحديث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "كَشَاهِدَيْنِ" ہے۔

[4] المطبعة الخيرية، دارارقم، دارالحديث ملتان، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "شَهِدَ آخَرُ أَنَّهُ" ہے۔

[5] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحديث ملتان اور دارارقم کے نسخہ میں "لَمْ يَقِرَّ بِشَيْءٍ يُعْمَلُ بِقَوْلِ الشَّاهِدَيْنِ وَ يُسْقِطُ مَاسِوَاهُ" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "لَمْ يَقِرَّ بِشَيْءٍ يُعْمَلُ بِقَوْلِ الشَّاهِدِ وَ بِسقطِ مَاسِوَاهُ" ہے۔

اس نے کام کیا ہے، وہ شاہد نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس آدمی نے کام یاد نہیں رکھا۔

اسی طرح عبداللہ بن زبیر (الحمیدی) نے ان دو گواہوں سے کہا تھا...... جنھوں نے ان کے سامنے گواہی دی تھی...... کہ فلاں آدمی کے ذمہ...... اس کے اقرار کے مطابق...... فلاں آدمی کے ایک ہزار درہم ہیں۔ اور باقی دو (گواہوں) نے یہ گواہی دی تھی کہ اس آدمی نے کسی بھی چیز کا اقرار نہیں کیا (یعنی اس کے ذمہ کچھ نہیں ہے)۔ تو وہ (مقروض) ان دو گواہوں کی گواہی کے پیش نظر ادائیگی کرے گا، جنھوں نے اس کے اقرار کے مطابق (ایک ہزار درہم بقایا ہونے کی) گواہی دی ہے۔ اور باقی گواہی ساقط ہوجائے گی۔ [1]

وَكَذٰلِكَ قَالَ بِلَالٌ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكَعْبَةِ، وَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يُصَلِّ، فَأَخَذَ [2] النَّاسُ بِقَوْلِ بِلَالٍ؛ لِأَنَّهُ شَاهِدٌ، وَلَمْ يَلْتَفِتُوا إِلَى قَوْلِ مَنْ قَالَ: لَمْ يُصَلِّ حِينَ لَمْ يَحْفَظْ۔

اور اسی طرح سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ

---

[1] امام حمیدی رحمہ اللہ کا یہ قول امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں بیان کیا ہے۔ دیکھئے: صحيح البخاري: كتاب الشهادات، باب إذا شهد شاهد أو شهود بشيء وقال آخرون: ما علمنا ذلك، يحكم بقول من شهد۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت اللہ میں نفل پڑھنے سے متعلق سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی روایت امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں متعدد مقامات پر نقل کی ہے۔ صحيح البخاري: أبواب التطوع، باب ماجاء في التطوع مثنى مثنى، ح:١١٦٧۔ اور سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے لیے دیکھئے: سنن النسائي: كتاب مناسك الحج، باب التكبير في نواحي الكعبة، ح:٢٩١٣۔ حديثٌ صحيحٌ.

[2] المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَأخذ" ہے۔

میں نماز پڑھی۔ اور سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کعبہ میں) نماز نہیں پڑھی۔ تو لوگوں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا قول قبول کیا۔ کیونکہ وہ (سیدنا بلال رضی اللہ عنہ) گواہ ہیں۔ اور لوگوں نے اس کے قول کو دیکھا تک نہیں کہ جس نے کہا تھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کعبہ میں) نماز نہیں پڑھی۔ کیونکہ اس نے یاد نہیں رکھا۔

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کا موقف:

وَ[1] قَالَ عَبدُالرَّحمَنِ بنُ مَهدِيٍّ: ذَكَرتُ لِلثَّورِيِّ حَدِيثَ النَّهشَلِيِّ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ فَأَنكَرَهُ۔

امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ نے کہا: میں نے (سفیان) ثوری رحمہ اللہ کے سامنے (ابوبکر) نہشلی کی عاصم بن کلیب سے (مروی) حدیث کا ذکر کیا تو انہوں نے اسے منکر قرار دیا۔

فوائد

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں مدینہ منورہ تشریف لائے، مسلمان ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نمازیں پڑھیں۔ جیسا حدیث نمبر: ۷ کے فوائد میں بیان ہو چکا ہے۔

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ کی آخری نمازوں میں بھی رفع الیدین کیا۔ جو کہ اس سنت کے دائمی ہونے کی بہترین دلیل ہے۔

[1] المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "و" نہیں ہے۔

حدیث: 11

سالم بن عبداللہ کی اپنے والد، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت:

حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ يُوسُفَ أَنبَأَنَا مَالِكٌ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَن سَالِمِ بنِ عَبدِاللّٰهِ عَن أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ حَذوَ مَنكِبَيهِ ❶ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ وَكَانَ لَا يَفعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ۔

ہمیں عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں امام مالک نے بتایا، انہوں نے ابن شہاب (زہری) سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد محترم سے (روایت کیا) کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اسی طرح رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ سجدوں میں ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔ ❷

---

❶ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "هذو منكبيه" ہے، جو کتابت کی غلطی ہے۔

❷ صحیح (ش) صحیح البخاری: کتاب الاذان، باب رفع الیدین فی التکبیرۃ، حدیث: ۷۳۵۔ صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، باب استحباب رفع الیدین حذو منکبین، حدیث: ۳۹۰

فوائد

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اثبات رفع الیدین کی صحیح ترین اور مفصل احادیث کے راوی اور رفع الیدین پر عمل کرنے والے معروف صحابی ہیں۔ مانعین رفع الیدین ایک ایسی روایت پیش کرتے ہیں جس میں مذکور ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کیا، اس کے بعد نہ کیا۔ جبکہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے یہ روایت نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ امام حاکم رحمہ اللہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں:

"هَـذَا بَـاطِـلٌ مَـوضُوعٌ وَلَا يَجُوزُ أَن يُذكَرَ إِلَّا عَلَى سَبِيلِ القَدحِ" [1]

''یہ حدیث باطل، موضوع ہے۔ اس حدیث کو صرف اس کا ضعف بیان کرنے کے لیے ذکر کرنا جائز ہے۔''

[1] نصب الرایۃ لأحادیث الهدایة، للزیلعی:١/ ٤٠٤۔ الخلافیات، للبیهقی: ٢/ ٣٨٦، حدیث، ١٧٥٨ .

حدیث: 12

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل:

أَخبَرَنَا أَيُّوبُ بنُ سُلَيمَانَ حَدَّثَنَا أَبُوبكرِ بنُ أَبِى أُوَيسٍ عَن سُلَيمَانَ بنِ بِلَالٍ عَنِ العَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ سَالِمَ بنَ عَبدِاللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ: كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَأَرَادَ ❶ أَن يَقُومَ رَفَعَ يَدَيهِ۔

ہمیں ایوب بن سلیمان نے خبر دی (انہوں نے کہا) ہمیں ابوبکر بن ابی اویس نے سلیمان بن بلال (کے واسطے) سے بیان کیا، انہوں نے علاء سے (روایت کیا) کہ انہوں نے سالم بن عبداللہ کو (کہتے ہوئے) سنا کہ ان کے والد محترم (ابن عمر رضی اللہ عنہ) جب (دوسری رکعت میں) سجدوں سے اپنا سر اٹھالیتے اور قیام کرنے لگتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❷

فوائد

اس حدیث میں سجدوں سے مراد دوسری رکعت کے سجدے ہیں۔ اس بات کی

---

❶ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَإِذَا أَرَادَ" ہے۔

❷ صحیح (ز)، اس سند کے ساتھ یہ حدیث موقوف ہے۔ البتہ گزشتہ حدیث، جو ((حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ يُوسُفَ أَنبَأَنَا مَالِكٌ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَن سَالِمِ بنِ عَبدِاللّٰهِ عَن أَبِيهِ)) کی سند سے مروی ہے، وہ متصل (مرفوع) ہے۔ (ش)

تائید دیگر صحیح احادیث میں مذکور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دوسری رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کے عمل سے ہوتی ہے۔ اس روایت کے متصل بعد آنے والی عبداللہ بن صالح..... کی روایت بھی اس کی وضاحت کرتی ہے۔ سجدوں میں رفع الیدین کرنے کی نفی آپ رضی اللہ عنہ نے واضح الفاظ میں بیان کی ہے۔ [1] ایک حدیث میں سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے اپنے والد محترم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے واضح طور پر سجدہ کرتے وقت اور سجدہ سے اٹھ کر رفع الیدین کی نفی بیان کی ہے۔ [2]

[1] دیکھئے اسی کتاب میں، حدیث نمبر: ۲، ۳۵

[2] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب إلی أین یرفع یدیه، حدیث، ۷۳۸.

حدیث: 13

نافع رحمہ اللہ کی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت:

حَدَّثَنَا ❶ عَبدُاللّٰہِ بنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّیثُ أَخبَرَنِی نَافِعٌ أَنَّ عَبدَاللّٰہِ بنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: کَانَ إِذَا استَقبَلَ الصَّلَاۃَ رَفَعَ یَدَیہِ ❷ وَإِذَا رَکَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَہُ مِنَ الرُّکُوعِ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجدَتَینِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیہِ۔ ❸

ہمیں عبداللہ بن صالح نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں لیث نے بیان کیا (انہوں نے کہا) مجھے نافع نے بتایا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور جب دو سجدوں (دو رکعات) سے اٹھتے؛ تب بھی تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے۔ ❹

---

❶ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أَخبَرَنَا" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارارقم، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہاں "قَالَ" بھی ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَرَفَعَ یَدَیہِ" ساقط ہے۔

❹ صحیح (ز)۔ فلا يضر (ش) صحیح (ن)۔ صحیح (ع)۔ صحيح البخاری، كتاب الأذان، باب رفع اليدين إذا قام من الركعتين، ح: ۷۳۹۔ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث: ۷۴۱.

رفع الیدین کے تارک کو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سزا دیتے:

حَدَّثَنَا الحُمَيدِيُّ أَنبَأَنَا الوَلِيدُ بنُ مُسلِمٍ قَالَ سَمِعتُ زَيدَ بنَ وَاقِدٍ يُحَدِّثُ عَن نَافِعٍ أَنَّ ابنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، كَانَ إِذَا رَأَى رَجُلًا لَا يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَمَاهُ بِالحَصَى۔

ہمیں حمیدی نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ولید بن مسلم نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے زید بن واقد کو سنا، وہ نافع (کے واسطے) سے بیان کر رہے تھے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی آدمی کو دیکھتے کہ اس نے جب رکوع کیا اور جب (رکوع سے سر) اٹھایا تو اس نے رفع الیدین نہیں کیا تو آپ رضی اللہ عنہ اسے (تنبیہ و سزا کی غرض سے) کنکر مارتے تھے۔[1]

ممکن ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھول گئے ہوں:

قَالَ البُخَارِيُّ: وَيُروَى عَن أَبِي بَكرِ بنِ عَيَّاشٍ عَن حُصَينٍ عَن مُجَاهِدٍ أَنَّهُ لَم يَرَ ابنَ عُمَرَ (رضی اللہ عنہ) رَفَعَ يَدَيهِ إِلَّا فِي التَّكبِيرَةِ الأُولَى۔[2]

---

[1] صحیح (ز)، تمام راوی ثقہ ھیں۔ (ش)۔ مسند الحمیدی: ۲/ ۲۷۸، ح، ۶۱۵، تحقیق حبیب الرحمن الاعظمی۔ مسند الحمیدی، ۱/ ۵۱۵، بتحقیق حسین سلیم أسد، (دار السقا دمشق).

[2] المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، دارارقم، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "اِلَّا فِی أَوَّل التَّکبِیر" ہے۔

وَرَوىٰ عَنهُ أَهلُ العِلمِ۔ أَنَّهُ لَم يَحفَظ مِنِ ابنِ عُمَرَ إِلَّا أَن يَكُونَ ابنُ عُمَرَ سَهَا كَبَعضِ مَا يَسهُو الرَّجُلُ ❶ فِى الصَّلاةِ فِى الشَّىءِ بَعدَ الشَّىءِ كَمَا أَنَّ عُمَرَ نَسِيَ القِرَاءَةَ فِي الصَّلاةِ وَ ❷ كَمَا أَنَّ أَصحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رُبَمَا يَسهُونَ فِي الصَّلاةِ فَيُسَلِّمُونَ فِي الرَّكعَتَينِ، وَالثَّلاثِ ❸ أَلا تَرَى أَنَّ ابنَ عُمَرَ كَانَ يَرمِي مَن لا يَرفَعُ يَدَيهِ بِالحَصَى فَكَيفَ ❹ يَترُكُ ابنُ عُمَرَ شَيئًا يَأمُرُ بِهِ غَيرَهُ، وَقَد رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ۔

قَالَ البُخَارِيُّ: قَالَ يَحيَى بنُ مَعِينٍ حَدِيثُ أَبِي بَكرٍ عَن حُصَينٍ إِنَّمَا هُوَ تَوَهُّمٌ مِنهُ لا أَصلَ لَهُ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: ابوبکر بن عیاش سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ انہوں نے حصین سے انہوں نے مجاہد سے (روایت کیا) کہ انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے تکبیر اولیٰ کے علاوہ رفع الیدین کیا ہو۔ ❺

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "إِلَّا أَن يَكُونَ سَهَى كَمَا يَسْهُوُ الرَّجُل" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية مصر، دارارقم کویت، مطبع محمدی لاهور، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام لاهور کے نسخہ میں "كَمَا أَنَّ عُمَرَ نَسِيَ القِرَاءَةَ فِي الصَّلاةِ وَ" نہیں ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "و فی الثلاث" ہے۔

❹ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "و کیف" ہے۔

❺ مصنف ابن ابی شیبة، ۱/ ۲۱٤، ح:۲٤٥۲۔ شرح معانی الآثار، ۱/ ۲۲٥، ح: ۱۳٥۷۔ معرفة السنن والآثار، للبیهقی، ۲/ ٤۲۸ح: ۳۳۰۸۔ امام احمد رحمہ اللہ سے ابوبکر بن عیاش عن حصین عن مجاہد عن ابن عمر، سند کے بارے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "یہ سند باطل ہے۔ اور سیدنا ⇦

جبکہ اہل علم نے (رفع الیدین کرنا) آپ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ دراصل اس (مجاہد) نے (رفع الیدین کرنا) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے محفوظ (ذکر) نہیں کیا؛ ممکن ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ (رفع الیدین کرنا) بھول گئے ہوں۔ ❶ جیسا کہ انسان نماز میں بعض اوقات ایک کے بعد دوسرا عمل بھول جاتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نماز میں قراءت کرنا بھول گئے تھے۔ ❷ اور جیسا کہ اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رضی اللہ عنہم بعض اوقات نماز میں بھول جاتے اور (چار رکعتی نماز میں) دو اور تین رکعات پر سلام پھیر دیتے تھے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ ایسے شخص کو کنکر مارا کرتے تھے جو رفع الیدین نہیں کرتا تھا۔ ❸ تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ خود ایسے عمل کو کس طرح چھوڑ سکتے ہیں جس کا وہ دوسرے کو حکم دیتے ہوں، اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وہ کام کرتے دیکھا ہو۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ ابوبکر کی حصین سے

⇦ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس (نفی والی روایت) کے خلاف (اثبات کی روایت) مروی ہے۔ امام احمد نے مزید فرمایا: یہ غلط اور خطا روایت ہے۔'' [موسوعة أقوال الإمام أحمد بن حنبل فی رجال الحدیث و علله، ٤/ ٣٣٠]۔ امام بیہقی رحمہ اللہ اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔ [معرفة السنن والآثار، ٢/ ٤٢٩]

❶ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا رفع الیدین بھول جانا، اس صورت میں تسلیم کیا جائے گا کہ اگر آپ کا رفع الیدین ترک کرنا صحیح سند سے ثابت ہو جائے۔

❷ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نماز مغرب کی جماعت کرا رہے تھے، اور آپ پہلی رکعت میں کچھ بھی پڑھنا بھول گئے تھے، لہٰذا آپ نے دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ دو مرتبہ اور اس کے ساتھ دیگر دو مختلف سورتیں پڑھی تھیں۔ بعد ازاں سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے (بطور سجدہ سہو) کیے تھے۔ [مصنف عبدالرزاق، ٢/ ١٢٣، حدیث، ٢٧٥١] ایک روایت میں ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے، لیکن آپ قراءت کرنا بھول گئے، سلام پھیرنے کے بعد آپ سے کہا گیا کہ آپ نے قراءت نہیں کی، تو آپ نے فرمایا کہ میں دوران نماز اپنے دل میں اس لشکر کے بارے میں سوچنے لگ گیا تھا جسے میں نے مدینہ سے روانہ کیا ہے کہ وہ لشکر شام میں کب داخل ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے نماز مع قراءت دوبارہ ادا کی۔ [مصنف ابن أبی شیبة، ١/ ٣٤٩، حدیث، ٤٠١٢]

❸ دیکھئے، حدیث نمبر ١٤۔

(بیان کردہ) حدیث اس کا وہم (غلطی) ہے۔ اس (روایت) کی کوئی اصل نہیں ہے۔ ❶

فوائد

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی احادیث اور آپ کے عمل سے متعلق حدیث نمبر:۲ کے فوائد میں مفصل بحث گزر چکی ہے۔

کیا سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس دلیل نہیں تھی؟

ایک صاحب نے جزء رفع الیدین کا ترجمہ کرتے ہوئے یہاں نہایت دلیری کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علم کی واضح الفاظ میں نفی کردی ہے۔ اس کا کہنا ہے: ''انسان پتھر اسی وقت مارتا ہے جب دلیل سے عاجز ہو جائے۔'' ❷ اس قبیح جسارت کو میرا ایمان؛ ''صحابی کی توہین اور گستاخی'' ہی قرار دیتا ہے۔ جس کا تصور بھی ایمان کے لیے خطرناک ہے۔ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین ترک کرنا سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت نہیں ہے۔ کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع الیدین کرنا بیان کیا اور خود بھی رفع الیدین کیا ہے، بلکہ رفع الیدین کے تارک کو آپ بطور سرزنش کنکر مارا کرتے تھے۔

کسی عمل کے چھوٹ جانے کا مطلب منسوخ ہو جانا نہیں ہے:

اگر کسی روایت میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

---

❶ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس روایت کو بیان کر کے فرمایا ہے: ابوبکر بن عیاش کی حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ اور ان کے علاوہ بھی کئی حفاظ نے کلام کیا ہے۔ کاش اس حدیث سے دلیل لینے والے یہ جان لیں کہ جو صحیح و ثابت احادیث ہیں، ان کے مقابلے میں یہ حدیث دلیل نہیں بن سکتی۔ [معرفة السنن والآثار، للبيهقي: ٢/ ٤٢٨]

❷ جزء القراءة و جزء رفع اليدين، (مترجم ریکجا) امین صفدر اوکاڑوی، ص۲۷۳۔

کا رفع الیدین کرنا مذکور نہیں، تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رفع الیدین ترک کر دیا تھا۔ کیونکہ عدم ذکر عدم وجود کا ثبوت نہیں ہوتا۔ [1]

اگر ان روایات کی بنا پر کوئی یہ کہے کہ چونکہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رفع الیدین نہیں کیا لہٰذا رفع الیدین منسوخ ہو گیا۔ اس بات کے جواب میں ہم عرض کریں گے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی عمل کو بیان کرنے والے صحابی کا اپنا عمل اس روایت کے مخالف (بیان ہوا) ہو، اور اس کی سند بھی صحیح ہو تو اس صحابی کے عمل کو نہیں اپنایا جائے گا بلکہ اس روایت کو اپنایا جائے گا جس میں اس صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بیان کیا ہے۔ البتہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس عمل کو منسوخ قرار دے دیا ہو اور اسی صحابی یا کسی دوسرے صحابی نے اس عمل کا منسوخ ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر دیا ہو تو پھر اس عمل کو منسوخ تصور کیا جائے گا، اس وقت بھی یہ ضروری ہے کہ جس روایت میں اس عمل کا نسخ (منسوخ ہونا) مذکور ہو؛ وہ روایت اسنادی حیثیت میں اُس روایت سے اعلیٰ درجہ یا اس کی ہم پلہ ہونی چاہیے، جس میں اس عمل کا مشروع ہونا ذکر کیا گیا تھا۔

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کے پابند اور مکلّف ہیں۔ بعض اوقات عمل کرنے یا فتویٰ دینے میں کوئی صحابی کسی بات (عمل) کو بھول بھی سکتا ہے۔ اور صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جس عمل کو بیان کیا ہے، وہ اگر منسوخ ہو گیا ہو تو ایسا ہرگز ممکن نہیں کہ اس عمل کو بیان کرنے والا صحابی چپکے سے اس عمل کے خلاف عمل کرنے لگے لیکن اس کا منسوخ ہونا بیان نہ کرے۔ اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بیان کرنے والے صحابی کا عمل اس کے بیان کردہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے

---

[1] عوام الناس کے لیے اس اصول کی وضاحت اس طرح ہے کہ کسی چیز کا ذکر نہ ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے ہوتا کہ وہ چیز تھی ہی نہیں۔

منافی ہوتو اس صحابی کا عمل چھوڑ دیا جائے گا، بجائے اس کے کہ رسول اللہ ﷺ کا عمل چھوڑا جائے۔ [1]

کسی صحابی کا کسی عمل کو چھوڑنا اس عمل کے منسوخ ہوجانے کی دلیل نہیں ہے، جب تک اس عمل کے منسوخ ہونے کا باقاعدہ ذکر باسند صحیح مذکور نہ ہو۔ جیسا کہ مرثد بن عبداللہ یزنی (تابعی) کہتے ہیں کہ میں سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں آپ کو ابوتمیم کی ایک عجیب بات بتاتا ہوں، وہ مغرب کی (فرض) نماز سے قبل دو رکعات پڑھتا ہے۔ تو سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم بھی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یہ (دو رکعات) پڑھا کرتے تھے۔ (مرثد کہتے ہیں) میں نے کہا کہ اب آپ کو کیا رکاوٹ ہے؟ انہوں نے کہا: دنیا کے کام کاج۔ [2]

یعنی اگر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ترک رفع الیدین کی حدیث صحیح بھی مان لی جائے تو اس سے رفع الیدین کا نسخ ثابت نہیں ہوتا، جس طرح سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے اگر مغرب سے قبل دو رکعات پڑھنا چھوڑ دی تھیں تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ وہ (نفل) رکعات منسوخ ہوچکی تھیں۔ اگر رفع الیدین منسوخ ہوگیا ہوتا تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جس طرح اس کا اثبات بیان کیا ہے اسی طرح اس کا نسخ بھی بیان کرتے۔ کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کی آخری نماز بھی آپ ﷺ کی اقتدا میں ادا کی تھی۔

لہٰذا رفع الیدین کرنا منسوخ نہیں ہے۔ رفع الیدین کا اثبات بیان کرنے والے صحابہ بھی اس پر عمل پیرا رہے اور تابعین کو بھی اسی کی عملی تعلیم دی، جیسا کہ اس کتاب کے آئندہ صفحات میں آئے گا۔ ان شاء اللہ۔

---

[1] ملخص از، النبذة الكافية فی أحكام أصول الدين النبذ فی أصول الفقه، لابن حزم: ص، ۵۳ تا ۵۵ .

[2] صحيح البخاری، كتاب التطوع، باب الصلاة قبل المغرب، حديث، ۱۱۸٤ .

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا سخت روّیہ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبنُ یُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبدُالأَعلَی بنُ مُسهِرٍ حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ العَلَاءِ بنِ زَبرٍ ❶ حَدَّثَنَا عَمرُو بنُ المُهَاجِرِ ❷ قَالَ: كَانَ عَبدُاللّٰهِ بنُ عَامِرٍ یَسأَلُنِی ❸ أَن أَستَأذِنَ لَهُ عَلَی عُمَرَ بنِ عَبدِالعَزِیزِ ، فَاستَأذَنتُ ❹ لَهُ عَلَیهِ فَقَالَ: الَّذِی جَلدَ أَخَاهُ فِی أَن یَرفَعَ یَدَیهِ ، ❺ إِن كُنَّا لَنُؤَدَّبُ

❶ المطبعة الخیریة ، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عبداللّٰہ بن العلاء بن الزبیر" ہے جوکہ خطا ہے۔ درست وہی ہے جو ہم نے نقل کیا ہے۔ یہ عبداللّٰہ بن العلاء بن زبر الربعی ابوعبدالرحمن الشامی الدمشقی ہیں۔ جو ثقہ راوی اور کبار اتباع تابعین میں سے ہیں۔ ان کی پیدائش ۷۵ ہجری جبکہ وفات ۱۶۴ ہجری میں ہوئی۔

❷ المطبعة الخیریة ، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عمر بن المهاجر" ہے۔ جبکہ مخطوطہ اور دارارقم کے نسخہ میں "عمرو بن المهاجر" ہے۔ اور دار ابن حزم کے نسخہ میں محققین نے اس کی تصحیح بالتفصیل اور باحوالہ ذکر کی ہے۔ الشیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے بھی "عمرو بن المهاجر" کی بجائے "عمر بن المهاجر" کو ناسخ کا وہم قرار دیا ہے۔ دیکھئے: جزء رفع الیدین مترجم از حافظ زبیر علی زئی، ص، ۴۷۔

❸ المطبعة الخیریة ، مطبع محمدی ، دارالحدیث ملتان اور دارارقم کے نسخہ میں "سألنِی" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "سألتِی" ہے جو کتابت کی غلطی ہے، جبکہ یہ "سَألَنِی" ہونا چاہیے تھا۔

❹ المطبعة الخیریة کے نسخہ میں "فاستذنت" ہے۔

❺ المطبعة الخیریة ، مطبع محمدی ، دارالحدیث ملتان اور دارارقم کے نسخہ میں ⇦⇦

عَلَيهِ، وَنَحنُ غِلمَانٌ بالمَدِينَةِ ❶۔ فَلَم يَأذَن لَهُ ۔

ہمیں محمد بن یوسف نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبدالاعلیٰ بن مسہر نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبداللہ بن العلاء بن زبر نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عمرو بن مہاجر نے بیان کیا، انہوں نے کہا: عبداللہ بن عامر نے مجھ سے کہا کہ میں عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس حاضری کے لیے اسے اجازت طلب کردوں۔ میں نے ان (عمر بن عبدالعزیز) سے اس شخص کے لیے اجازت طلب کی تو انہوں نے فرمایا: یہ وہی شخص ہے جس نے اپنے بھائی کو اس وجہ سے کوڑے مارے تھے کہ وہ رفع الیدین کرتا تھا۔ جبکہ ہمیں تو اس (رفع الیدین) کی تعلیم تب بھی دی جاتی تھی جب ہم مدینہ میں چھوٹے بچے تھے۔ انہوں نے اس شخص کو (حاضری کی) اجازت نہ دی۔ ❷

متبع سنت ہی قابل احترام ہے:

قَالَ البُخَارِيُّ: وَكَانَ زَائِدَةُ لا يُحَدِّثُ إِلَّا أَهلَ السُّنَّةِ اقتِدَاءً بِالسَّلَفِ۔ وَلَقَد رَحَلَ قَومٌ مِن أَهلِ بَلخٍ مُرجِئَةٌ إِلَى مُحَمَّدِ بنِ يُوسُفَ بِالشَّامِ فَأَرَادَ مُحَمَّدٌ إِخرَاجَهُم مِنهَا حَتَّى تَابُوا مِن ذَلِكَ، وَرَجَعُوا إِلَى السَّبِيلِ وَالسُّنَّةِ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: سلف (صالحین) کی اقتدا کرتے ہوئے، زائدہ رحمہ اللہ صرف

⇦ "رَفَعَ يَدَيهِ" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "رفع يدية" ہے جو کہ کتابت کی غلطی ہے، دراصل "رفع يديه" ہونا چاہیے تھا۔

❶ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدى، دارالحديث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فِى المَدِينَةِ" ہے۔

❷ صحيح (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں، البتہ یہ سند مقطوع ہے، (ش)۔ تاريخ دمشق، لابن عساكر: ٢٩/ ٢٨١.

اہل سنت (متبع سنت) کو ہی احادیث بیان کیا کرتے تھے۔ ❶ بلخ کے مرجئی لوگوں میں سے ایک قوم (امام بخاریؒ کے استاذ) محمد بن یوسف (بن واقد) کے ہاں (ملک) شام پہنچی۔ محمد (بن یوسف) نے انہیں وہاں سے نکالنے کا ارادہ کیا، تاہم انہوں نے توبہ کر لی اور (سیدھے) راستے اور سنت کی طرف رجوع کرلیا۔ ❷

تارکِ سنت کا علم حدیث سے کیا تعلق؟

وَلَقَد رَأَینَا غَیرَ وَاحِدٍ مِن أَهلِ العِلمِ یَستَتِیبُونَ أَهلَ الخِلَافِ فَإِن تَابُوا وَإِلَّا أَخرَجُوهُم مِن مَجَالِسِهِم۔ وَلَقَد کَلَّمَ عَبدُاللّٰهِ بنُ الزُّبَیرِ، سُلَیمَانَ بنَ حَربٍ ……وَهُوَ یَومَئِذٍ قَاضِی مَکَّةَ…… أَن یَحجُرَ عَلَی بَعضِ أَهلِ الرَّأیِ فَحَجَرَ عَلَیهِ ❸ سُلَیمَانُ فَلَم یَکُن یَجتَرِئُ بِمَکَّةَ أَن یُفتِیَ حَتَّی خَرَجَ مِنهَا۔ ❹

یقیناً ہم نے تو بہت سے ایسے اہل علم کو دیکھا ہے جو (سنت کے) مخالفین سے توبہ کراتے تھے، اگر وہ توبہ کر لیتے تو ٹھیک، ورنہ انہیں اپنی مجلس سے نکال دیا کرتے تھے۔ عبداللہ بن زبیر (حمیدی) نے سلیمان بن حرب (ازدی مصری)…… جو ان دنوں مکہ کے جج تھے…… سے یہ بات کی تھی کہ اہل الرائے (رائے پرست/سنت کے مخالفین) پر پابندی لگا دیں۔ تو انہوں (سلیمان بن حرب) نے پابندی لگادی۔ تب کوئی (اہل

---

❶ زائدہ بن قدامہ ثقفی کوفی کی کنیت ابوصلت تھی۔ آپ نہایت صالح اور متبع سنت تھے۔

❷ یعنی اپنے باطل عقیدے سے تائب ہو کر صحیح العقیدہ اور سنت کے تابع، ہوگئے۔

❸ المطبعة الخیریة مصر، مطبع محمدی لاهور اور دارارقم کویت کے نسخہ میں "فَحَجَرَ عَنهُ" ہے۔

❹ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی اور دارارقم کے نسخہ میں "خَرَجَ مِنهَا" ساقط ہے۔ مطبع مقبول العام اور دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں "یَخرُجَ عَنهَا" ہے۔

الرائے) مکہ میں فتویٰ دینے کی جرأت نہیں کرتا تھا حتیٰ کہ اسے وہاں سے نکلنا پڑتا۔ [1]

فوائد

امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے جس شخص کو ملنے کی اجازت نہیں دی تھی، اس کا نام عبداللہ بن عامر بن یزید یحصبی دمشقی تھا۔ وہ ۲۱ ہجری کو پیدا ہوا۔ عربی النسل (حمیری) تھا۔ اپنے دور کا عالم اور قاری القرآن تھا۔ دمشق کے ساحلی شہر 'جند' کا قاضی (جج) تھا۔ اس نے عطیہ بن قیس کو رفع الیدین کرنے پر مارا تھا۔ [1]

گزشتہ صفحات میں مذکور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا تارک رفع الیدین کو کنکر مارنا اور امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا عمل اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ رفع الیدین کا تارک قابل احترام نہیں ہے۔

سید احسان اللہ راشدی سندھی رحمہ اللہ کا ایک واقعہ:

یہاں مجھے دور حاضر کے معروف مؤرخ، ذہبی دوراں، مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ کی کتاب میں مذکور ایک واقعہ یاد آرہا ہے کہ سندھ میں معروف راشدی خاندان کے پانچویں پیر آف جھنڈا سید احسان اللہ راشدی رحمہ اللہ نے تیسری شادی کا ارادہ فرمایا تو رشتے کے لیے اس وقت کے بہت بڑے پیر سید محبوب اللہ شاہ کو پیغام بھیجا گیا۔ سید محبوب اللہ شاہ رحمہ اللہ مسلک کے اعتبار سے حنفی تھے۔ انہوں نے جوابی پیغام بھیجا کہ اگر آپ رفع الیدین کرنا چھوڑ دیں تو میں اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کر دوں گا۔ سید احسان

---

[1] سلیمان بن حرب، امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ تھے۔ ۱۴۰ھ یا ۱۴۴ھ میں پیدا ہوئے۔ مکہ مکرمہ میں رہائش اختیار کرلی۔ ۲۱۴ھ تا ۲۱۹ھ مکہ مکرمہ میں قاضی (جج) کے عہدے پر فائز رہے۔ ۲۲۴ھ میں آپ رحمہ اللہ کی وفات ہوئی۔

[1] سير أعلام النبلاء، للذهبي: ٥/ ٢٩٣ .

اللہ راشدی رحمہ اللہ کو پیغام ملا تو انہوں نے فرمایا: میں ایک عورت کی خاطر رسول اللہ ﷺ کی سنت ترک نہیں کرسکتا۔ یہ تو ایک عورت کا معاملہ ہے، میں ہزار عورتیں بھی اپنے پیغمبر کی سنت پر قربان کرسکتا ہوں۔ [1]

اسلاف رحمہم اللہ، بدعتی کو حدیث کا علم نہیں سکھاتے تھے:

اسلاف کے ہاں وہی شخص قابل عزت تھا جو متبع سنت تھا۔ زائدہ بن قدامہ ثقفی رحمہ اللہ تب تک کسی کو حدیث بیان نہیں کرتے تھے، جب تک کوئی معتبر شخص اس کے متبع سنت ہونے کی گواہی نہ دے دیتا۔ [2] اگر آپ کے پاس کوئی اجنبی شخص آتا تو آپ اس سے بہت سے سوالات کرتے۔ اگر آپ رحمہ اللہ کو معلوم ہوجاتا کہ یہ شخص متبع سنت ہے تو آپ اسے حدیث بیان کردیتے، اگر وہ شخص بدعتی ہوتا تو اسے اپنے حلقہ درس میں آنے سے سختی سے منع کردیتے۔ کسی نے پوچھا کہ آپ اس طرح کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ کسی بدعتی کے پاس علم ہو، اور لوگ اپنے مسائل کے حل کے لیے اس کے پاس آئیں اور وہ بدعتی شخص حدیث کو جیسے مرضی تبدیل کر کے بیان کرتا پھرے۔ [3]

امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا رفع الیدین کرنا حدیث نمبر، ۸۳ میں بھی مذکور ہے۔ آپ رحمہ اللہ نماز میں رفع الیدین کرتے تھے اور اس سنت سے بے حد محبت رکھتے تھے۔

ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے سامنے کسی نے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سالم رحمہ اللہ، نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ یہ سن کر آپ

---

[1] کاروان سلف، (تذکرہ، سید محب اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ)، ص: ۱۷۔۳
[2] الثقات، لابن حبان: ٦/ ٣٤٠ .
[3] المحدث الفاصل، لابن خلاد: ٥٧٤ .

نے فرمایا: آپ لوگوں کا کیا خیال ہے کہ سالم نے اپنے والد محترم سے نہیں سیکھا؟ اور ان کے والد سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سیکھا؟ (یعنی رفع الیدین کرنا سالم نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے۔)

عمر بن عبدالعزیز کا فرمان: ''اگر میرے ہاتھ کاٹ دیے جائیں''

امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نہ صرف یہ کہ رفع الیدین کے قائل و فاعل تھے، بلکہ آپ کو اس سنت سے بیحد لگاؤ اور پیار تھا۔ آپ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر (رفع الیدین کرنے کی پاداش میں) میرے ہاتھ کاٹ دیے جائیں تو میں بازو بلند کروں گا، اگر میرے بازو کاٹ دیے جائیں تو میں (اس سنت پر عمل کرنے کے لیے) باقی ماندہ بازو بلند کروں گا۔ [1]

[1] الخلافیات، للبیهقی: ٢/ ٣٥٥، حدیث، ١٦٩١ .

حدیث: 16

ابن عباس، ابن زبیر، ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہم کا عمل:

حَدَّثَنَا مَالِكُ بنُ إِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَن لَيثٍ عَن عَطَاءٍ قَالَ: رَأَيتُ ابنَ عَبَّاسٍ وَابنَ الزُّبَيرِ وَأَبَا سَعِيدٍ وَجَابِرًا يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم إِذَا افتَتَحُوا الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعُوا۔

ہمیں مالک بن اسماعیل نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں شریک نے بیان کیا انہوں نے لیث سے انہوں نے عطاء سے (روایت کیا)، انہوں نے کہا: میں نے سیدنا ابن عباس، سیدنا ابن زبیر، سیدنا ابوسعید (خدری) اورسیدنا جابر رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے، وہ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے؛ تب رفع الیدین کرتے تھے۔ [1]

فوائد

امام بخاری رحمہ اللہ کی بیان کردہ حدیث میں لیث بن ابی سلیم ضعیف اور ناقابل حجت راوی ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ [2] البتہ یہ روایت اپنے دیگر شواہد کی بنا پر قابل قبول ہے۔ اس روایت میں تکبیر تحریمہ اور رکوع

---

[1] یہ سند شریک اور لیث بن ابی سلیم کی وجہ سے ضعیف ہے۔ البتہ دیگر شواہد کی بنا پر حسن ہے،(ز)۔اس سند کے ساتھ یہ روایت ضعیف ہے،(ش) مصنف ابن ابی شیبة: ۱/ ۲۱۲، حدیث:۲٤۳۰ .

[2] الخلافیات ، للبیهقی: ۲/ ٤۳۳ .

جاتے وقت رفع الیدین کرنے کا ذکر ہے جبکہ دیگر روایات میں رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا بھی سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا عبداللہ بن زبیر، سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا رفع الیدین کرنا اسی کتاب (جزء رفع الیدین) میں حدیث نمبر:۱۹ میں مذکور ہے۔ مزید تفصیل کے لیے اسی کتاب میں حدیث نمبر:۱ کے فوائد کا مطالعہ کیجئے۔

اسی طرح سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی مفصل حدیث امام بیہقی رحمہ اللہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ جس میں نہ صرف سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کرنا مذکور ہے بلکہ تابعین کے بعد تبع تابعین تک رفع الیدین کا عملی تسلسل مذکور ہے۔ ❶

مغلطائی حنفی نے بیان کیا ہے کہ ابن الاثیر نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام بھی ان صحابہ میں شامل کیا ہے، جو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے۔ اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ ❸

علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ:

"كَانَ جَابِرُ بنُ عَبدِ اللَّهِ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيهِ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيهِ السَّلَامُ كَانَ

---

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ١٠٧، حديث: ٢٥١٩.

❷ شرح سنن ابن ماجة، الإعلام بسنته عليه السلام، للمغلطائي: ١/ ١٤٦٦.

❸ سنن ابن ماجة: كتاب اقامة الصلاة، باب رفع اليدين اذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع، ح: ٨٦٨، علامہ البانی اور ان کے تلمیذ عصام موسیٰ ہادی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھیے: سنن ابن ماجة بتحقيق عصام موسىٰ هادي، حديث نمبر: ٨٦٨.

يَفعَلُ ذَلِكَ"[1]

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو رفع الیدین کرتے، جب رکوع سے سر اٹھاتے، تب بھی رفع الیدین کرتے۔ وہ یقین رکھتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔''

[1] التمهيد لما فى الموطأ من المعانى والأسانيد، لابن عبدالبر:٩/ ٢١٧ .

حدیث: 17

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عمل:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ الصَّلتِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبدُرَبِّهِ [1] عَن مُحَمَّدِ بنِ إِسحَاقَ [2] عَن عَبدِالرَّحمَنِ الأَعرَجِ عَن أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں محمد بن صلت نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ابوشہاب عبدربہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن الاعرج سے انہوں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا) کہ آپ (ابو ہریرہ) رضی اللہ عنہ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [3]

---

[1] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أَبُو شِهَابِ بْنُ عَبدِ رَبِّهِ" ہے۔ جبکہ درست "أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّه، ہے۔" یہ ابو شہاب عبدربہ بن نافع الکنانی الحناط ہیں۔

[2] مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "محمد بن سحاق" ہے، "اسحاق" کا "إ" (ھمزہ) ساقط ہونا کتابت کی غلطی ہے۔

[3] محمد بن اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے البتہ ایک روایت اس روایت کی شاہد کے طور پر بسند صحیح موجود ہے، لہٰذا یہ روایت بھی صحیح ہے، (ز)۔ التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد، لابن عبدالبر: ۹/ ۲۱۷.

فوائد

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کرنا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی سنت قرار دینا دیگر روایات میں بھی صحیح سند کے ساتھ مروی ہے۔

تاحیات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین کر کے نماز پڑھی:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (اپنے ساتھیوں اور شاگردوں سے) کہا کہ میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (جیسی نماز) پڑھاؤں گا اس میں نہ اضافہ کروں گا اور نہ ہی کمی کروں گا۔ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی ہی تھی، حتی کہ آپ دنیا سے رخصت ہوگئے۔ (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابو عبدالجبار فرماتے ہیں) میں مشاہدہ کرنے کے لیے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ انہوں نے (نماز) شروع کی، اللہ اکبر کہا اور رفع الیدین کیا۔ پھر رکوع کرنے لگے تو ''اللہ اکبر'' کہا اور رفع الیدین کیا۔ پھر سجدہ کرنے لگے تو ''اللہ اکبر'' کہا پھر (دوسرا) سجدہ کرنے لگے تو ''اللہ اکبر'' کہا۔ حتی کہ آپ نماز سے فارغ ہوگئے۔ پھر فرمایا: میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی نماز تھی حتی کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔'' [1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان: ''اگر میرے ہاتھ کاٹ دیے جائیں''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رفع الیدین کا اس قدر اہتمام کرنے اور اس سنت سے اس قدر لگاؤ اور محبت رکھنے والے صحابی تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ (اگر رفع الیدین کرنے کی پاداش میں) میرے ہاتھ کاٹ دیے جائیں تو میں اپنی کہنیاں بلند کروں گا اور اگر کہنیاں بھی کاٹ دی گئیں تو باقی ماندہ بازو اٹھا کر رفع الیدین کی سنت پر عمل کرتا رہوں گا۔ [2]

---

[1] معجم ابن الأعرابی: لأبی سعید بن الأعرابی، ۱/ ۹۷، ح، ۱٤٤۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

[2] الخلافیات، للبیهقی: ۲/ ۳۵٦، حدیث، ۱٦۹۲.

حدیث: 18

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا عمل:

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبدُالوَاحِدِ بنُ زِيَادٍ عَن عَاصِمٍ الأَحوَلِ قَالَ: رَأَيتُ أَنَسَ بنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ وَيَرفَعُ كُلَّمَا رَكَعَ وَرَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں مسدد نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبدالواحد بن زیاد نے بیان کیا انہوں نے عاصم الاحول سے (روایت کیا)، انہوں نے کہا: میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے۔ اور جب بھی رکوع کرتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ [1]

فوائد

امام بخاری رحمہ اللہ نے رفع الیدین کرنے والے ۱۷ اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام ذکر کیے ہیں ان میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ رفع الیدین عندالرکوع کیا کرتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَإِذَا رَكَعَ" [2]

---

[1] صحیح (ز)۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کرنا ابن ابی شیبہ نے بھی بیان کیا ہے۔ دیکھئے: مصنف ابن ابی شیبة: ۱/ ۲۱۳۔ حدیث: ۲٤۳۳.

[2] سنن ابن ماجة: کتاب اقامة الصلاة، باب رفع الیدین اذا رکع . . . ، ح: ۸٦٦۔ ⇦⇦

''رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی احادیث اسی کتاب میں حدیث نمبر: ۱۸، ۵۴، ۵۸، ۸۱ پر مذکور ہیں۔

⇦ علامہ البانی اور ان کے تلمیذ الشیخ عصام موسیٰ ہادی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ امام بوصیری رحمہ اللہ نے اس روایت کی سند کو صحیح اور راویوں کو صحیحین کے راوی کہا ہے۔[مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجة، للبوصيری:۱/ ۱۰۷، حديث، ۳۲۱] حسین سلیم اسد رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو مرفوع بیان کیا ہے اور اس کے راویوں کو صحیح کے راوی قرار دیا ہے۔[مسند أبي يعلى: ٦/ ٤٢٤، حديث، ۳۷۹۳] امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس روایت کا مرفوع کی بجائے موقوف ہونا درست قرار دیا ہے۔[سنن الدارقطنی:۲/ ٤٢، حديث، ۱۱۱۹.

حدیث: 19

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عمل:

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا هُشَيمٌ عَنْ أَبِي حَمزَةَ ❶ قَالَ: رَأَيتُ ابنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ يَرفَعُ يَدَيهِ حَيثُ ❷ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں مسدد نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ہشیم نے ابوحمزہ (کے واسطے) سے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے (یعنی رفع الیدین کرتے) تھے۔ ❸

---

❶ المکتبة الظاهرية کے مخطوطه، المطبعة الخيرية مصر، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أَبِي جَمْرَةَ" ہے جو کہ غلط ہے۔ یہ ابوحمزہ عمران بن ابی عطاء القصاب الواسطی، ثقہ راوی ہیں۔ دارابن حزم کے نسخہ میں الشیخ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ نے "أبی حمزة" کو صحیح قرار دیا ہے۔ دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں بھی "أبی حمزة" ہے۔ راقم الحروف (مترجم) عرض کرتا ہے کہ هشیم بن بشیر کے اساتذہ میں "أبوحمزة" ہے، "أبوجمرة" نہیں ہے۔ اس لیے یہاں "أبی حمزة" ہی درست ہے۔

❷ المطبعة الخيرية مصر، دارارقم، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "إذا" ہے۔

❸ صحیح (ز)۔ هشیم مدلس راوی ہے، اور اس کی تحدیث کی صراحت بھی نہیں ہے (ش)۔ مصنف عبدالرزاق:۲/ ٦٨، ح:۲۵۲۳۔ تحقیق: حبیب الرحمن الأعظمی۔ مصنف ابن أبی شیبة:۱/ ۲۱۲، حدیث:۲٤۳۱ .

فوائد

اس روایت کی سند میں ہشیم بن بشیر مدلس راوی ہے لیکن دیگر اسناد میں انہوں نے سماعت کی صراحت کردی ہے۔ جیسا کہ مصنف عبدالرزاق میں ہے:

"عَن هُشَيمٍ قَالَ: أَخبَرَنِي أَبُو حَمزَةَ مولى بَنِي أَسَدٍ قَالَ: رَأَيتُ ابنَ عَبَّاسٍ إِذَا افتَتَحَ الصَّلاةَ يرفَعُ يَدَيهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ" ❶

"ہشیم نے کہا: مجھے بنو اسد کے مولیٰ ابوحمزہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔"

اسی طرح مصنف ابن ابی شیبہ میں بھی مذکور ہے:

"حَدَّثَنَا هُشَيمٌ قَالَ: أَخبَرَنَا أَبُو جَمرَةَ قَالَ: رَأَيتُ ابنَ عَبَّاسٍ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا افتَتَحَ الصَّلاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ" ❷

"ہمیں ہشیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں ابوجمرہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔"

ہشیم کے استاذ کا نام ابوحمزہ ہے، جبکہ ابوجمرہ غلط ہے۔ یہ ابوحمزہ عمران بن ابی

---

❶ مصنف عبدالرزاق:٢/ ٦٨، ح:٢٥٢٣.

❷ مصنف ابن أبي شيبة:١/ ٢١٢، حديث:٢٤٣١.

عطاء القصاب الواسطی، ثقہ راوی ہیں۔

ان دونوں روایات کی اسناد میں ہشیم کی سماعت کی صراحت موجود ہے۔ لہٰذا ہشیم کی تدلیس کا خدشہ ختم ہو جاتا ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ رفع الیدین والی نماز کو ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز قرار دیتے تھے۔ جیسا کہ اسی کتاب کی پہلی حدیث کے فوائد میں مذکور ہے۔

حدیث: 20

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عمل:

حَدَّثَنَا سُلَيمَانُ بنُ حَربٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بنُ إِبرَاهِيمَ عَن قَيسِ بنِ سَعدٍ عَن عَطَاءٍ قَالَ: صَلَّيتُ مَعَ أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ فَكَانَ يَرفَعُ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ۔ [1]

ہمیں سلیمان بن حرب نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں یزید بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے قیس بن سعد سے انہوں عطاء (بن ابی رباح رحمہ اللہ) سے (روایت کیا)، انہوں نے فرمایا: میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی ہے، وہ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [2]

---

[1] المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فَكَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا كَبَّرَ وَ إِذَا رَفَعَ" ہے۔

[2] صحیح (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں، (ش)۔

حدیث: 21

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث:

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَينٌ عَن عَمرِو بنِ مُرَّةَ قَالَ: دَخَلتُ مَسجِدَ حَضرَمَوتَ فَإِذَا عَلقَمَةُ بنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَن أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَرفَعُ يَدَيهِ قَبلَ الرُّكُوعِ وَبَعدَهُ۔ ❶

ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں خالد (بن عبداللہ الواسطی) نے بیان کیا (انہوں نے کہا) حصین (بن عبدالرحمٰن السلمی) نے عمرو بن مرہ (کے واسطے) سے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں حضرموت ❷ کی ایک مسجد میں داخل ہوا۔ وہاں علقمہ بن وائل اپنے والد گرامی (کے واسطے) سے بیان کر رہے تھے کہ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے اور اس کے بعد رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❸

---

❶ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ بَعدَهُ" ساقط ہے۔ جبکہ مخطوطہ میں مذکور ہے۔

❷ حضرموت، یمن کا شہر ہے۔[صفة جزيرة العرب، لابن الحائك الهمدانی، ص، ٨٥]

❸ صحيح (ز)۔ صحيح (ش)۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی:١/ ٢٢٤، حديث: ١٣٥٢۔ المعجم الكبير، للطبرانی: ٢٢/ ١٢، حديث:٩۔ سنن الدارقطنی:٢/ ٤٤، حديث: ١١٢١.

فوائد

یہ روایت دیگر کتب میں بھی مذکور ہے، جیسا کہ تخریج سے واضح ہے، البتہ ان کتب میں امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا بیان بھی مذکور ہے کہ انہوں نے علقمہ بن وائل رحمہ اللہ کے بیان پر غصے کا اظہار کیا اور کہا کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے رفع الیدین دیکھ لی لیکن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نہ دیکھی۔ [1] اس لیے مقلدین حضرات نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کی بات کو لے لیا اور صحابی کے بیٹے نے اپنے والد، صحابی کے بارے میں جو بیان کیا اسے مقلدین نے ردّ کر دیا۔ جبکہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی جس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ روایت تو ضعیف اور غیر ثابت بلکہ موضوع ہے۔ جس کا تفصیلی بیان اسی کتاب میں حدیث نمبر ۲۸ کی وضاحت میں آئے گا، ان شاء اللہ۔ اور رفع الیدین کا اثبات سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ صحیح احادیث میں مذکور ہے۔ لہٰذا ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کی بات کا کوئی اعتبار نہیں رہ جائے گا۔

---

[1] شرح معانی الآثار، للطحاوی: ۱/ ۲۲٤، حدیث: ۱۳۵۲۔ المعجم الکبیر، للطبرانی: ۲۲/ ۱۲، حدیث: ۹۔ سنن الدارقطنی: ۲/ ٤٤، حدیث: ۱۱۲۱.

حدیث: 22

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کا عمل:

حَدَّثَنَا خَطَّابُ بنُ عُثمَانَ عَن إِسمَاعِيلَ[1] عَن عَبدِرَبِّهِ بنِ سُلَيمَانَ بنِ عُـمَيـرٍ قَالَ: رَأَيتُ أُمَّ الدَّردَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَرفَعُ يَدَيهَا فِي الصَّلَاةِ حَذوَ مَنكِبَيهَا۔[2]

ہمیں خطاب بن عثمان نے بیان کیا انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے عبدربہ بن سلیمان بن عمیر سے (روایت کیا) کہ انہوں نے فرمایا: میں نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہا نماز میں اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتی تھیں۔[3]

---

[1] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ إِسْمَاعِيلُ" ہے، جو کہ غلط ہے۔ دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں "خَطَّاب" بغیر نسبت کے ہے۔ یعنی "بنُ عُثمَانَ" مذکور نہیں۔

[2] مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہاں "حذو منكبيها فی الصلاۃ" ہے۔

[3] حسن (ز)۔ اس سند کے ساتھ یہ روایت ضعیف ہے، (ش)۔ مصنف ابن أبی شيبة: ۱/ ۲۱٦، رقم الحديث: ۲٤۷۰۔ التاريخ الكبير، للبخاري، ٦/ ۷۸.

حدیث: 23

حَـدَّثَـنَـا مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ ❶ حَـدَّثَـنَـا عَبـدُالـلّٰهِ بنُ المُبَارَكِ أَخبَرَنَا إِسمَاعِيلُ حَدَّثَنِى عَبدُرَبِّهِ بنُ سُلَيمَانَ بنِ عُمَيرٍ قَالَ رَأَيتُ أُمَّ الدَّردَاءِ رَضِـىَ الـلّٰـهُ عَـنْهَا تَرفَعُ يَدَيهَا فِى الصَّلاةِ حَذوَ مَنكِبَيهَا حِينَ تَفتَتِحُ الصَّلاةَ وَحِينَ تَركَعُ وَإِذَا قَالَ❷ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ رَفَعَت يَدَيهَا۔ وَقَالَت: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمدُ۔

ہمیں محمد بن مقاتل نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں اسماعیل نے خبر دی (انہوں نے کہا) مجھے عبدربّہ بن سلیمان بن عمیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہا نماز میں اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتی تھیں؛ جب آپ نماز شروع کرتیں اور جب رکوع کرتیں اور جب (امام) ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه'' کہتا، تب بھی آپ رضی اللہ عنہا اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتیں اور ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد'' کہتیں۔ ❸

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَـدَّثَنَا مَقَاتِلٌ" ہے۔ جو کہ خطا ہے۔

❷ دارارقم کویت اور دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں "فَـاِذَا قَـالَت" ہے جبکہ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَإِذَا قَالَتْ" ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جب سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَه" کہتیں۔

❸ حسن (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں (ش)۔ مصنف ابن أبی شيبة: ١/ ٢١٦، ح: ٢٤٧٠۔ التاريخ الكبير، للبخاري، ٦/ ٧٨۔ المجموع شرح المهذب، للنووی: ٣/ ٤٠٠.

صحابیات بھی رفع الیدین کرتی تھیں:

قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَنِسَاءُ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَّ أَعْلَمُ مِنْ هَؤُلَاءِ حِينَ يَرْفَعنَ ❶ أَيْدِيَهُنَّ فِي الصَّلَاةِ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی بیویاں اِن (رفع الیدین نہ کرنے والے) لوگوں سے زیادہ علم والی تھیں۔ وہ نماز میں رفع الیدین کرتی تھیں۔ ❷

حدیث نمبر، ۲۲ اور ۲۳، میں سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کا رفع الیدین کرنا مذکور ہے۔ حدیث نمبر، ۲۲ مختصر جبکہ حدیث نمبر، ۲۳ نسبتاً مفصل ہے۔

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کا نام خیرہ بنت ابی حدرد الاسلمی تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نہایت سمجھدار، شرعی وفقہی مسائل کی عالمہ فاضلہ اور صائب الرائے صحابیہ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے مختلف مسائل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت اور سماعت کر کے بیان کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام روایت کی ہیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہا سے تابعین کی کثیر تعداد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث روایت کی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات اپنے خاوند سے دو سال قبل سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب کے آغاز میں رفع الیدین کرنے والے اصحاب رضی اللہ عنہم

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان، دارارقم اور مطبع مبقول العام کے نسخہ میں "رَفَعْنَ" ہے۔

❷ امام بخاری رحمہ اللہ کے اس تبصرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کی روایت ان کے ہاں صحیح اور ثابت ہے۔

میں بھی سیدنا ام درداء رضی اللہ عنہا کا نام ذکر کیا ہے۔ اور یہاں باقاعدہ روایت بیان کر کے آپ رضی اللہ عنہا کا رفع الیدین کرنا ثابت کیا ہے۔

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے رفع الیدین کرنے سے ہمیں واضح راہنمائی ملتی ہے جس طرح مردوں کے لیے نماز میں رفع الیدین کرنا مشروع ہے اسی طرح خواتین کے لیے بھی مشروع ہے۔ لہٰذا ہماری خواتین کو بھی اس سنت پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ مرد اور عورت کی نماز میں فرق بیان کرنے والوں نے محض قیاس آرائیوں یا غیر معتبر روایات کا سہارہ لے رکھا ہے۔

محارب بن دثار کی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت:

حَدَّثَنَا إِسحَاقُ بنُ إِبرَاهِيمَ الحَنظَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ فُضَيلٍ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ عَن مُحَارِبِ بنِ دِثَارٍ قَالَ: رَأَيتُ ابنَ عُمَرَ يَرفَعُ يَدَيهِ ❶ فِي الرُّكُوعِ. فَقُلتُ لَهُ فِي ذَلِكَ ❷ ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكعَتَينِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ.

ہمیں اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں محمد بن فضیل نے بیان کیا انہوں نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے محارب بن دثار سے (روایت کیا)، انہوں نے کہا: میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ رکوع کے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔ میں نے ان سے اس (رفع الیدین) کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جب دو رکعتوں سے اٹھتے تھے تب بھی تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے تھے۔ ❸

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دار الحدیث ملتان، دار ارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "رَفَعَ يَدَيهِ" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية اور دار ارقم کے نسخہ میں "مَه ذٰلكَ" ہے۔ مطبع محمدی کے نسخہ میں "من ذلك" ہے۔ مطبع مقبول العام اور دار الحدیث ملتان کے نسخہ میں "مِمَّ ذٰلِكَ" ہے۔ جس سے مراد ہے کہ آپ نے یہ رفع الیدین کہاں سے سیکھا؟

❸ صحيح (ز)۔ حسن، (ش)۔ مصنف ابن أبی شیبة: ۱/ ۲۱۳ ، حدیث: ۲۴۳۹ .

حدیث: 25

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث:

حَدَّثَنَا مُسلِمُ بنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعبَةُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بنُ كُلَيبٍ عَن أَبِيهِ عَن وَائِلِ بنِ حُجرٍ الحَضرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَن [1] كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَن يَركَعَ رَفَعَ يَدَيهِ۔

ہمیں مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں شعبہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عاصم بن کلیب نے بیان کیا انہوں نے اپنے والدگرامی سے انہوں نے سیدنا وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا) کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کیا، جب رکوع کرنے لگے تب بھی رفع الیدین کیا۔ [2]

روایات اثبات رفع الیدین کی دیگر اسناد:

قَالَ البُخَارِيُّ: وَيُروَى عَن عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنهُ

[1] المطبعة الخيرية، دارالحديث ملتان، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أن" نہیں ہے۔

[2] صحيح، (ز)۔حسن، (ش)۔ صحيح ابن خزيمة: ۱/ ۳۴۵، حديث: ۶۹۷۔ محمد مصطفیٰ الاعظمی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ مسند أحمد بن حنبل: ۴/ ۳۱۶، حديث: ۱۸۸۷۵ (مطبوعة مؤسسة قرطبة القاهرہ)

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ. وَعَن جَابِرِ بنِ عَبدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ. وَعَن أَبِي هُرَيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ. ❶ وَعَن عُبَيدِ ❷ بنِ عُمَيرٍ عَن أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ. وَعَن ابنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ. وَعَن أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ❸ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ عِندَ الرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ.

قَالَ البُخَارِيُّ: وَفِيمَا ذَكَرنَا كِفَايَةٌ لِمَن يَفهَمهُ إِن شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى.

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: (رفع الیدین کرنا) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے (بھی مروی ہے) انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کیا ہے)۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (بھی مروی ہے) انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کیا)۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (بھی مروی ہے) انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کیا ہے)۔ اور سیدنا عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے (بھی مروی ہے) انہوں نے اپنے والد گرامی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کیا ہے)۔ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے (بھی مروی ہے) انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کیا)۔ اور سیدنا ابو موسیٰ (أشعری) رضی اللہ عنہ سے (بھی مروی ہے) انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کیا ہے) کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع جاتے وقت اور جب (رکوع سے)

---

❶ مطبع مقبول العام، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی اور دارارقم کے نسخہ میں "عَن أَبِي هُرَيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ. وَعَن جَابِرِ بنِ عَبدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ" ہے۔ یعنی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر بعد میں اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ذکر پہلے ہے۔ جبکہ مخطوطہ میں اسی طرح ہے جس طرح ہم نے نقل کیا ہے۔

❷ المکتبة الظاهرية کے مخطوطہ میں "عبداللّٰه" ہے جو کہ خطا ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، دارارقم کویت، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أنّه" نہیں ہے۔

اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو ہم نے ذکر کر دیا ہے یہ اس شخص کے لیے ان شاء اللہ کافی ہے جو شعور رکھتا ہے۔

فوائد

امام بخاری رحمہ اللہ نے ابتداء میں جن اصحاب رضی اللہ عنہم کے نام ذکر کیے ہیں، وہ بے سند یا بے بنیاد نہیں ہیں۔ جیسا کہ بعض مقلدین نے اعتراض کیا ہے۔ [1] بلکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان اسماء کو ذکر کرنے کے بعد ان اصحاب رضی اللہ عنہم کی روایات بھی ذکر کر دی ہیں۔ یہاں بھی چند اصحاب رضی اللہ عنہم کی روایات کی طرف اشارہ کر دیا ہے، جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کا مخصوص انداز ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے یہاں جن اسناد کی طرف اشارہ کیا ہے ان اصحاب میں سے سیدنا عمر بن خطاب، سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم کی احادیث کو ہم نے اسی کتاب کی پہلی حدیث کے فوائد کے تحت ذکر کر دیا ہے۔

جبکہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا عمل اسی کتاب میں حدیث نمبر:١٦ کے فوائد میں دیکھیے اور آپ کی مرفوع حدیث امام بیہقی رحمہ اللہ نے بیان کی ہے۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رَأَیتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی صَلاۃِ الظُّھرِ یَرفَعُ یَدَیہِ إِذَا کَبَّرَ وَ إِذَا رَکَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأسَہُ مِنَ الرُّکُوعِ" [2]

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ظہر میں دیکھا، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر کہی، جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین کیا۔"

---

[1] دیکھیے: جزء القراءۃ و جزء رفع الیدین، (مترجم، یکجا) از امین صفدر اوکاڑوی، ص،٢٥١.

[2] الخلافیات، للبیھقی:٢/ ٣٤٨، حدیث، ١٦٧٤ .

عبید بن عمیر کی روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❶

ہر جھکنے اور اٹھنے پر رفع الیدین:

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے رفدہ بن قضاعہ غسانی کو ناقابل حجت راوی قرار دیتے ہوئے اس کے تذکرہ میں یہ روایت بھی بیان کی ہے۔ وہاں الفاظ اس طرح ہیں:

"عَنْ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُبَيدِ بنِ عُمَيرٍ عَن أَبِيهِ عَن جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي كُلِّ خَفضٍ وَرَفعٍ"

"نبی ﷺ ہر خفض (جھکنے) اور ہر، رفع (اٹھنے) کے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔"

روایت بیان کرنے کے بعد امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند

---

❶ سنن ابن ماجة: كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين اذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع، ح: ٨٦١۔ سنن ابن ماجہ میں عبید رحمہ اللہ کے والد گرامی (صحابی) کا نام عمیر بن حبیب رضی اللہ عنہ مذکور ہے۔ جبکہ یہ خطا ہے، ان کا صحیح نام عمیر بن قتادہ رضی اللہ عنہ ہے۔ اس روایت کو علامہ البانی رحمہ اللہ اور ان کے تلمیذ، عصام موسیٰ ہادی نے صحیح قرار دیا ہے جبکہ اس روایت کو صحیح قرار دینا محل نظر ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں موجود رفدہ بن قضاعہ ضعیف راوی ہے اور یہ روایت رفدہ کے علاوہ کسی اور راوی کی سند سے منقول نہیں ہے۔ یہ سند ضعیف ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے: الضعفاء الكبير، للعقيلي: ٢/ ٦٥۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اسے منکر قرار دیا ہے۔ دیکھئے: أحاديث مختارة من موضوعات الجورقاني وابن الجوزي، للذهبي: صفحه، ١٠٠، ١٠١، حديث، ٧٢۔ علامہ بوصیری نے بیان کیا ہے کہ اس روایت میں رفدہ بن قضاعہ ضعیف راوی ہے اور عبداللہ بن عبید نے اپنے باپ عبید بن عمیر سے کوئی روایت نہیں سنی۔ [مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجة: ١/ ١٧٠، حديث، ٣١٩] مزید دیکھئے: رفع اليدين في الصلاة، لابن القيم: ص، ٢١، ٢٥٤.

مقلوب اور متن منکر ہے۔ ❶ حقیقت یہ ہے کہ نبی ﷺ نے (نماز میں) ہر جھکنے اور اٹھنے کے وقت رفع الیدین ہرگز نہیں کیا۔ امام زہری کی سالم کے واسطے سے ان کے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کردہ حدیث اس (عبید بن عمیر کی) حدیث کے برعکس صراحت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ ❷

محدث العصر فضیلۃ الشیخ علامہ ارشاد الحق اثری (فیصل آبادی) حفظہ اللہ فرماتے ہیں:
اگر اس حدیث میں، جھکنے سے مراد رکوع جانا اور اٹھنے سے مراد رکوع سے اٹھنا ہے، تو پھر یہ حدیث کسی دوسری صحیح حدیث کے معارض نہیں ہے۔ امام احمد اور امام یحییٰ بن معین رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ اور عبید بن عمر کا اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کرنا معروف نہیں ہے۔ جیسا کہ تہذیب الکمال میں مذکور ہے۔ لہٰذا یہ حدیث منقطع ہے۔ ❸

فیصلہ کن بات علامہ محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ نے کہی ہے، فرماتے ہیں:

---

❶ جس روایت کی سند میں کسی راوی کا نام اس کے والد کی جگہ اور والد کا نام اس راوی کی جگہ آجائے اس سند کو مقلوب کہتے ہیں۔ جو روایت ضعیف راوی کی بیان کردہ ہو اور وہ ثقہ راوی کی بیان کردہ روایت کے مخالف ہو، اسے منکر کہتے ہیں۔ [دیکھئے: إشراق الفجر اردو ترجمہ نزھة النظر شرح نخبة الفکر، ص، ۱۲۲ (حواشی)، ۱۲۸ (ترجمہ از، امان اللہ عاصم)]

❷ كتاب المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، لابن حبان: ۱/ ۳۰۴۔ علامہ جوزقانی رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے، دیکھئے: [الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير، للجوزقاني: ۲/ ۲۷، حديث، ۲۹۶] امام ابن حبان رحمہ اللہ اور علامہ جوزقانی رحمہ اللہ نے سجدوں کے رفع الیدین کی نفی کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ اگر ہر جھکنے اور اٹھنے کے وقت رفع الیدین کرنا مسنون ہوتا تو سجدوں کے رفع الیدین کی باقاعدہ وضاحت کے ساتھ نفی بیان نہ ہوتی، کیونکہ سجدوں میں بھی تو جھکنے اور اٹھنے کا عمل ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

❸ جزء رفع اليدين مع جلاء العينين، لبديع الدين الراشدي: ص، ۷۳.

"كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَوَى سَاجِدًا لَم يَرفَع يَدَيهِ وَالَّذِي وَرَدَ فِي بَعْضِ الأَحَادِيثِ أَنَهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ؛ سَهْوٌ۔ وَالرِّوَايَةُ الصَّحِيْحَةُ أَنه كَانَ يكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ" ❶

''رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرنے کے لیے جھکتے تب رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ اور جن احادیث میں یہ مذکور ہے کہ آپ ﷺ ہر ''خفض'' (جھکنے) اور ہر ''رفع'' (اٹھنے) پر رفع الیدین کرتے تھے، ان احادیث کو بیان کرنے والوں کو وہم ہوا ہے۔ دراصل صحیح احادیث میں الفاظ اس طرح ہیں کہ آپ ﷺ ہر ''خفض'' (جھکنے) اور ہر ''رفع'' (اٹھنے) پر تکبیر کہا کرتے تھے۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی متعدد احادیث بیان کر دی ہیں۔ اور تابعین کا عمل بھی ذکر کر دیا ہے جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ تابعین رحمہم اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی سے رفع الیدین کرنا سیکھا ہے۔ اور صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے سیکھا ہے۔ یہ عملی تسلسل باشعور انسان کے سمجھنے کے لیے کافی ہے۔

❶ سفر السعادة، لمحمد بن يعقوب فيروزآبادی، صفحه:۱۹ .

عبداللہ، عبداللہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہم کا عمل:

أَخْبَرَنَا ❶ مُـحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا ❷ عَبـدُاللّٰهِ عَنِ ابنِ جُرَيجٍ قِرَاءَ ةً قَـالَ: أَخبَـرَنِـى الـحَسَـنُ بـنُ مُسلِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُسأَلُ عَن رَفعِ اليَـدَيـنِ فِـى الصَّلَاةِ قَالَ: رَأَيتُ عَبدَاللّٰهِ وَعَبدَاللّٰهِ وَعَبدَاللّٰهِ يَرفَعُونَ أَيـدِيَهُم، لِعَبدِاللّٰهِ ❸ بـنِ عُـمَـرَ وَعَبـدِاللّٰهِ بنِ عَبَّاسٍ وَعَبدِاللّٰهِ بنِ الـزُّبَيـرِ۔ قَـالَ طَـاوُسٌ: فِي التَّكبِيرَةِ الأُولَى الَّتِى لِلاستِفتَاحِ بِاليَدَينِ أَرفَـعُ مِـمَّا سِوَاهُمَا بِالتَّكبِيرِ ❹ ۔قُـلـتُ لِـعَطَاءٍ: أَبَلَغَكُم أَنَّ التَّكبِيرَةَ الأُولَى أَرفَعُ مِمَّا سِوَاهُمَا ❺ مِنَ التَّكبِيرِ؟ قَالَ: لَا۔

❶ دارابن حزم، مطبع محمدی، دارارقم، دارالحدیث ملتان اور المطبعة الخیریة کے نسخہ میں یہاں "حَدَّثَنَا" ہے جبکہ مخطوطہ میں "أنا" (یعنی: أخبرَنَا) ہے۔

❷ مطبع مقبول العام، دارالحدیث ملتان اور دارارقم کے نسخہ میں "أنا" (یعنی "أخبرنا") ہے۔

❸ الـمـطبعة الخیریة، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فعبداللّٰه بن عمر" ہے۔

❹ الـمـطبعة الخیریة، دارارقم، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "مِمَّا سِوَاهَا مِنَ التَّكبِيرِ" ہے۔

❺ الـمـطبعة الخیریة، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "سواهَا" ہے۔

ہمیں محمد بن مقاتل نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے قراءت کر کے (یعنی ان کے سامنے پڑھ کر) روایت کی، انہوں نے کہا: مجھے حسن بن مسلم نے خبر دی کہ انہوں نے طاوس کو (کہتے ہوئے) سنا کہ (جب) ان سے نماز میں رفع الیدین کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: میں نے عبداللہ، عبداللہ اور عبداللہ کو دیکھا، وہ رفع الیدین کرتے تھے۔ ان کا اشارہ سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کی طرف تھا۔ (1) طاوس رحمہ اللہ نے کہا: تکبیر اولیٰ میں جو استفتاح (یعنی نماز شروع کرنے) کے لیے ہوتی ہے اس میں دوسری تکبیروں کی نسبت ہاتھ زیادہ بلند ہوں۔ میں (ابن جریج) نے عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آپ کو (ایسی کوئی حدیث) پہنچی ہے کہ پہلی تکبیر کے وقت دوسری تکبیروں کی نسبت ہاتھ زیادہ بلند ہوں؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔ (2)

اگر امام مجاہد رحمہ اللہ کی روایت صحیح بھی ہو تو......!

قَالَ الْبُخَارِیُّ: وَلَو تَحَقَّقَ حَدِیثُ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ لَم يَرَ ابنَ عُمَرَ يرفعُ يَدَيهِ (3) لَكَانَ حَدِيثُ طَاوُسٍ وَسَالِمٍ وَنَافِعٍ (4) وَمُحَارِبِ بنِ دِثَارٍ وَابِي الزُّبَيرِ (5) حِينَ رَأَوهُ؛ أَولَى۔ لِأَنَّ ابنَ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) رَوَاهُ عَن رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ۔ فَلَم يَكُن يُخَالِفُ الرَّسُولَ صَلَّى

(1) مصنف عبدالرزاق، ٢/ ٦٩، حدیث: ٢٥٢٥.

(2) صحیح، (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں، (ش)۔ مصنف عبدالرزاق، ٢/ ٦٩، ح: ٢٥٢٦.

(3) المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحديث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "رَفَعَ يَدَيهِ" ہے۔

(4) المكتبة الظاهرية کے مخطوطہ میں "وَنَافِعٍ" نہیں ہے۔ ہم نے دار ابن حزم کے نسخہ اور دیگر نسخوں سے نقل کیا ہے۔

(5) المكتبة الظاهرية کے مخطوطہ اور دار ابن حزم کے نسخہ میں "ابن الزبير" ہے جو کہ خطا ہے۔

اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ۔ مَعَ مَا رَوَاهُ أَهلُ العِلمِ مِن أَهلِ مَكَّةَ وَالمَدِينَةِ وَاليَمَنِ وَ العِرَاقِ أَنَّهُ كَانَ [1] يَرفَعُ يَدَيهِ۔

حَتَّى لَقَد حَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بنُ زُرَيعٍ عَن سَعِيدٍ [2] عَن قَتَادَةَ عَنِ الحَسَنِ قَالَ: كَانَ أَصحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا أَيدِيهِمُ المَرَاوِحُ يَرفَعُونَهَا إِذَا رَكَعُوا وَإِذَا رَفَعُوا رُؤُوسَهُم۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر مجاہد کی حدیث سچ ثابت بھی ہو جائے کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا کہ وہ رفع الیدین کرتے ہوں۔ [3] تو پھر بھی یقیناً طاوس، سالم، نافع، محارب بن دثار اور ابو زبیر رحمہم اللہ کی حدیث اولیٰ (معتبر) ہوگی؛ [4] جنہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ آپ رفع الیدین کرتے تھے۔ [5] کیونکہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے

---

[1] المكتبة الظاهرية کے مخطوطہ اور دار ارقم کے نسخہ میں "أَنَّهُ كَانَ" نہیں ہے۔ ہم نے دار ابن حزم کے نسخہ سے نقل کیا ہے۔

[2] مخطوطہ میں "عَنْ شُعْبَة" ہے جبکہ دار ابن حزم کے نسخہ میں "عَنْ سَعِيد" ہے۔ جس سے شیخ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ سعید ابن ابی عروبہ مراد لیا ہے۔ ماہر علم اسماء الرجال الشیخ فیض الرحمٰن ثوری رحمہ اللہ نے بھی دار الحدیث ملتان کے نسخہ میں "سعيد" درست قرار دیا ہے۔ المطبعة الخيرية مصر، مطبع محمدي، دار ارقم كويت اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں بھی "سعيد" ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کی سند میں "سعيد" ہی ذکر کیا ہے۔ دیکھئے: تنقيح التحقيق في أحاديث التعليق، للذهبي: ١/ ١٣٤.

[3] امام بخاری رحمہ اللہ کا اشارہ، ابو بکر بن عیاش کی عن مجاہد عن حصین کی سند سے مروی روایت کی طرف ہے۔

[4] طاوس کی روایت ۲۶ نمبر، سالم کی روایت ۱۲ نمبر، نافع کی روایات ۱۳، ۳۳، ۴۱، ۴۳، ۴۴، ۴۹، ۵۷، ۶۳ نمبر، محارب بن دثار کی روایت ۲۴، ۴۰ نمبر اور ابو زبیر کی روایت ۴۲ نمبر پر اسی کتاب میں مذکور ہے۔

[5] طاوس، سالم، نافع، محارب بن دثار اور ابو زبیر کی روایات کو راجح قرار دینے کی چند وجوہ ہیں: ۱۔ مجاہد کی سند کی نسبت ان کی اسناد زیادہ معتبر اور پختہ ہیں۔ ۲۔ یہ کثیر تعداد میں ہیں جبکہ مجاہد ان کی مخالفت میں تنہا ہے۔ ۳۔ اثبات نفی پر مقدم ہوتا ہے۔ کیونکہ جس نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو رفع الیدین کرتے دیکھا ہے اس کی بات، نہ دیکھنے والوں کے مقابلے میں قابل قبول اور قابل حجت ہوگی۔ ۴۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ تو رفع الیدین نہ کرنے والے کو کنکر مارا کرتے تھے، پھر ایسا کس طرح ممکن ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ خود رفع الیدین نہ کرتے ہوں۔

اسے (رفع الیدین کرنے کو) رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کریں۔ مزید یہ کہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، یمن اور عراق کے اہل علم نے بیان کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❶

(امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں) حتی کہ مجھے تو مسدد نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہمیں یزید بن زریع نے بیان کیا، انہوں نے سعید (بن ابی عروبہ) سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن (بصری) سے (روایت کیا)، انہوں نے کہا نبی ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ہاتھ گویا پنکھے تھے؛ وہ جب رکوع کرتے اور جب (رکوع سے) اپنے سر اٹھاتے تو انہیں (اپنے ہاتھوں کو) اٹھایا کرتے تھے۔ ❷

---

❶ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ترک رفع الیدین کی روایت اس اعتبار سے بھی غیر معتبر اور باطل ہو جاتی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مختلف ممالک اور مختلف علاقوں کے کثیر تعداد میں تابعین عظام نے رفع الیدین کا اثبات روایت کیا ہے۔ اس تواتر، کثرت اور شہرت کے پیش نظر یہ بات مضبوط ترین حیثیت اختیار کر جاتی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رفع الیدین کے قائل و فاعل تھے۔

❷ صحیح (ز)۔ السنن الکبریٰ للبیهقی: ۲/ ۱۰۹، ح: ۲۵۲٤۔ معرفة السنن والآثار، للبیهقی: ۲/ ٤۷۱، ح: ۳۲۵۹۔ مصنف ابن ابی شیبة: ۱/ ۲۱۲، ح: ۲٤۳۲.

حدیث: 27

ہاتھ تو پنکھوں کی طرح محسوس ہوتے تھے:

حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُوهِلَالٍ عَن حُمَيدِ بنِ هِلَالٍ قَالَ: كَانَ أَصحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّوا كَأَنَّ أَيدِيَهُم حِيَالَ آذَانِهِم المَرَاوِحُ۔ ❶

ہمیں موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ابو ہلال نے حمید بن ہلال (کے واسطے) سے بیان کیا انہوں نے کہا: نبی ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم جب نماز پڑھتے تو ان کے ہاتھ ان کے کانوں کے قریب پنکھوں کی طرح ہوتے۔ ❷

حسن بصری رحمہ اللہ کے بیان کی وضاحت:

قَالَ البُخَارِيُّ: فَلَم يَستَثنِ الحَسَنُ وَحُمَيدُ بنُ هِلَالٍ أَحَدًا مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ دُونَ أَحَدٍ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: حسن (بصری) اور حمید بن ہلال رحمہما اللہ نے نبی ﷺ کے اصحاب میں سے کسی ایک کو بھی (رفع الیدین سے) مستثنیٰ نہیں کیا۔ ❸

---

❶ المطبعة الخيرية، دارالحديث ملتان، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "كأنها المراوح" ہے۔

❷ حسن (ز)۔ حسن (ش).

❸ امام حسن بصری اور حمید بن ہلال رحمہما اللہ کے قول میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔ بلکہ سیدنا عبداللہ بن مسعود اور سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے ترک رفع الیدین کی روایات کا ضعف اس قول کے باعث مزید بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں اصحاب بھی اس قول میں شامل ہیں۔

فوائد

حمید بن ہلال العبدی ابونصر البصری ثقہ راوی اور نہایت عبادت گزار انسان تھے۔ امام قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بصرہ میں ان سے بڑا کوئی عالم نہیں تھا۔ [1] حمید بن ہلال کی بیان کردہ ایک مرفوع میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک، پنکھوں کی طرح محسوس ہوتے تھے۔ [2]

---

[1] جزء رفع اليدين مع جلاء العينين: ۷۵ (للشيخ بديع الدين الراشدی).

[2] مسند أحمد بن حنبل: (مؤسسة قرطبة): ۵/ ۶، حديث، ۲۰۰۶۸ ـ مسند أحمد بن حنبل، (مؤسسة الرسالة)، ۳۳/ ۲۴۹، حديث، ۲۰۰۵۶، الشیخ شعیب الارنؤط رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔[المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، لابن حجر: ۴/ ۱۸۱، حديث، ۵۱۸ ـ بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث، ۱/ ۲۸۹، حديث، ۱۷۷ ـ الخلافيات بين الامامين الشافعی وأبی حنيفة، للبيهقی: ۲/ ۳۵۰.

حدیث: 28

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا جذبہ اور مشاہدہ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ أَخبَرَنَا عَبدُاللّٰهِ أَخبَرَنَا زَائِدَةُ بنُ قُدَامَةَ ❶ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بنُ كُلَيبٍ الجَرمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ وَائِلَ بنَ حُجرٍ ❷ أَخبَرَهُ قَالَ: قُلتُ لَأَنظُرَنَّ إِلَى صَلاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَيفَ يُصَلِّي؛ قَالَ: فَنَظَرتُ إِلَيهِ، فَقَامَ ❸ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ ثُمَّ لَمَّا أَرَادَ أَن يَركَعَ رَفَعَ يَدَيهِ مِثلَهَا ثُمَّ رَفَعَ رَأسَهُ فَرَفَعَ يَدَيهِ مِثلَهَا ثُمَّ جِئتُ ❹ بَعدَ ذٰلِكَ فِي زَمَانٍ فِيهِ بَردٌ عَلَيهِم جُلُّ الثِّيَابِ تُحَرَّكُ أَيدِيهِم مِن تَحتِ الثِّيَابِ۔

ہمیں محمد بن مقاتل نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبداللہ نے خبر دی (انہوں نے کہا) ہمیں زائدہ بن قدامہ نے خبر دی (انہوں نے کہا) ہمیں عاصم بن کلیب الجرمی

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی اور دارارقم کے نسخہ میں "أَنبأَنَا عَبدُاللّٰهِ أَنبأَنَا زَائِدَةُ بنُ قُدَامَةَ" ہے۔

❷ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عن وائل بن حجر" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور دارارقم کے نسخہ میں "فَقَامَ" کی بجائے "قَالَ" ہے۔

❹ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "ثُمَّ كُنْتُ" ہے۔

نے بیان کیا (انھوں نے کہا) ہمیں میرے والد نے بیان کیا کہ انہیں سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے بتایا، انھوں نے فرمایا: میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے ہیں۔ انھوں (وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) نے کہا میں نے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرنے لگے تب بھی اسی طرح رفع الیدین کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا، تب بھی اسی طرح رفع الیدین کیا۔ اس کے بعد (اگلی بار) میں ان دنوں (مدینہ میں) آیا جب سردی تھی۔ ان (صحابہ) پر موٹے کپڑے تھے۔ ان کے ہاتھ کپڑوں کے نیچے حرکت (یعنی رفع الیدین) کر رہے تھے۔ ❶

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے بیان کا خلاصہ:

قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَلَم يَستَثنِ وَائِلٌ مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا إِذَا صَلَّوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَم يَرفَع يَدَيهِ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: سیدنا وائل رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی ایک کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا کہ جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے ہوں، تو انھوں نے رفع الیدین نہ کیا ہو۔ ❷

---

❶ حسن صحیح(ن)۔ صحیح(ز)۔ حسن(ش)۔ سنن النسائی: کتاب الافتتاح، باب موضع الیمین من الشمال فی الصلاة، حدیث:۸۸۹۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی: ۱/ ۱۹۶، حدیث:۱۱۷۰.

❷ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے کسی صحابی کو رفع الیدین کا تارک نہیں کہا۔ لہٰذا سیدنا ابن مسعود اور سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہما بھی اسی عموم میں شامل ہیں۔ اور ان کی طرف منسوب ترک رفع الیدین کی روایات باطل ہیں۔

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر امام بخاری کا تبصرہ:

قَالَ البُخَارِي: وَيُروَى عَن سُفيَانَ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ عَن عَبدِالرَّحمَنِ بنِ الأَسوَدِ عَن علقَمَةَ قَالَ: قَالَ ابنُ مَسعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ: أَلا أُصَلِّي بِكُم [1] صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: فَصَلَّى وَلَم يَرفَع يَدَيهِ إِلَّا مَرَّةً۔

امام بخاری رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں کہ سفیان (ثوری) سے روایت کیا جاتا ہے کہ انھوں نے عاصم بن کلیب سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے، انھوں نے علقمہ سے (روایت کیا) انھوں نے کہا: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور صرف ایک ہی مرتبہ رفع الیدین کیا۔ [2]

یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ کا فیصلہ کن بیان:

وَقَالَ أَحمَدُ بنُ حَنبَلٍ: عَن يَحيَى بنِ آدَمَ قَالَ: نَظَرتُ فِي كِتَابِ عَبدِاللَّهِ بنِ إِدرِيسَ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ لَيسَ فِيهِ: ثُمَّ لَم يَعُد۔ فَهٰذَا أَصَحُّ لِأَنَّ الكِتَابَ أَحفَظُ عِندَ أَهلِ العِلمِ لِأَنَّ الرَّجُلَ رُبَمَا حَدَّثَ بِشَيءٍ [3] ثُمَّ يَرجِعُ إِلَى الكِتَابِ فَيَكُونُ كَمَا فِي الكِتَابِ۔

---

[1] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحديث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أَصَلِّي لَكُم" ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ کیا میں تمھیں نماز پڑھاؤں؟

[2] ضعیف(ز)۔ حسن(ش)۔ صحیح(ن)۔ صحیح(ع) سنن الترمذی: ابواب الصلاة، باب رفع اليدين عند الركوع، ح:۲۵۷۔ سنن ابی داؤد: کتاب الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عندالركوع: ح ۷۴۸۔

[3] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحديث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "لِأَنَّ الرَّجُلَ يُحَدِّثُ بِشَيءٍ" ہے۔

جبکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے یحییٰ بن آدم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے عبداللہ بن ادریس کی عاصم بن کلیب سے (بیان کردہ) کتاب میں دیکھا، وہاں ''پھر دوبارہ (رفع الیدین) نہ کیا'' نہیں ہے۔ [1] تو یہ (عبداللہ بن ادریس کی کتاب والی روایت) زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ اہل علم کے ہاں کتاب (لکھی ہوئی بات) زیادہ محفوظ ہوتی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات انسان کوئی حدیث بیان کرتا ہے؛ پھر کتاب کی طرف رجوع کیا جاتا ہے تو (قابل قبول) وہی ہوگی جو کتاب میں (مرقوم) ہے۔ [2]

فوائد

یہاں امام بخاری رحمہ اللہ نے تین مختلف احادیث بیان کی ہیں۔ ایک حدیث کو دلیل کے طور پر جبکہ دو احادیث کی طرف ضمنی بحث میں اشارہ کیا ہے۔

تین مختلف الاسناد روایات کا جائزہ:

ان تینوں احادیث میں عاصم بن کلیب، مشترک راوی ہے۔

ا:...... پہلی حدیث عاصم بن کلیب سے زائدہ بن قدامہ نے روایت کی ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکبیر کے ساتھ ساتھ رکوع

---

[1] مسائل أحمد بن حنبل برواية ابنه عبدالله: ۷۱۔ تحقیق: زهير الشاويش.

[2] علامہ حازمی رحمہ اللہ نے حدیث کی ترجیح کے اسباب بیان کرتے ہوئے چوبیسواں سبب یہ بیان کیا ہے کہ جو راوی اپنے حافظے (یادداشت) سے حدیث بیان کرے اور اس کے پاس کتاب (یعنی وہ حدیث تحریری صورت میں) بھی موجود ہو، تو اس کی (تحریر شدہ) روایت کو محض حافظے سے (زبانی سن کر) بیان کرنے والے (راوی) کی حدیث پر ترجیح دی جائے گی۔ [الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار، لابی بکر الحازمی: ۱۵، ۱۶] اسی طرح امام علی بن مدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے میرے شیخ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا تھا کہ ہمیشہ کتاب سے دیکھ کر حدیث بیان کرنا۔ [طبقات الحنابلة، لابن أبي يعلى: ۱/ ۲۲۷۔ تحقیق: محمد حامد الفقی]

جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنا بیان کرتے ہوئے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا رفع الیدین کرنا بھی بیان کیا ہے۔ انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ بعض صحابہ رفع الیدین کرتے تھے اور بعض نہیں کرتے تھے۔

۲:...... دوسری حدیث عاصم بن کلیب سے امام سفیان ثوری نے روایت کی ہے۔ جس میں مذکور ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کیا، یعنی رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر نہیں کیا، اور انہوں نے اس نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز قرار دیا۔

۳:...... تیسری حدیث عاصم بن کلیب سے عبداللہ بن ادریس نے روایت کی ہے۔ جس میں یہ مذکور نہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کیا، بعد میں نہیں کیا۔ (یہ حدیث اگلے صفحات میں ۲۹ نمبر پر مذکور ہے)

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے تو کسی صحابی کے بارے میں نہیں فرمایا کہ وہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ لیکن سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا جارہا ہے کہ وہ تکبیر تحریمہ کے بعد رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ لیکن دوسری حدیث میں اس بات کا ذکر نہیں ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ صرف تکبیر تحریمہ میں رفع الیدین کرتے تھے بعد میں نہیں کرتے تھے۔

ان دونوں میں سے سفیان ثوری کی عاصم بن کلیب سے روایت کردہ حدیث صحیح نہیں ہے جس میں کہا گیا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ جبکہ عبداللہ بن ادریس کی عاصم بن کلیب سے روایت کردہ حدیث صحیح ہے جس میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کی نفی مذکور نہیں ہے۔ کیونکہ یہ حدیث عبداللہ بن ادریس کے پاس تحریری صورت میں (کتاب میں) اسی طرح مذکور ہے۔ جس سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ یہ حدیث سفیان ثوری نے عاصم بن کلیب سے سن کر زبانی بیان کی ہے جبکہ

عبداللہ بن ادریس نے لکھی ہوئی (کتاب) سے دیکھ کر بیان کی ہے۔ [1] اور اصول حدیث کے علماء کے ہاں یہ مسلمہ اصول ہے کہ کسی بھی حدیث کو اگر دو راویوں نے بیان کیا ہو لیکن ان میں سے ایک نے زبانی اور ایک نے تحریر شدہ (کتاب) سے دیکھ کر بیان کیا ہو تو جس نے کتاب سے بیان کیا ہے؛ اسی کے بیان کردہ الفاظ معتبر ہوں گے۔ [2]

جو حدیث سفیان ثوری رحمہ اللہ نے عاصم بن کلیب سے روایت کی ہے، جس میں مذکور ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کیا، یعنی رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر نہیں کیا۔ اس حدیث کے ضعیف اور نا قابل حجت ہونے کی مزید کئی وجوہ ہیں۔

❁:..... اس کی سند میں سفیان ثوری مدلس راوی ہیں۔ اور ''عن'' کے ساتھ روایت کر رہے ہیں۔ جو کہ بالاتفاق؛ جب تک مدلس راوی کی تحدیث و سماع کی صراحت نہ مل جائے، نا قابل حجت ہے۔

❁:..... سفیان ثوری حدیث کو مختصر کر کے بالمعنی (روایت بالمعنی) بیان کر دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔ [3] اور یہ الفاظ سفیان

---

[1] عبداللہ بن ادریس نے اپنی کتاب سے دیکھ کر یہ حدیث لکھوائی تھی۔ دیکھئے: العلل ومعرفة الرجال۔ لأحمد بن حنبل: ۱/ ۳۷۰.

[2] الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار، لابی بکر الحازمی: ۱۵، ۱۶.

[3] خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ جب کسی حدیث کو مکمل بیان کر دیتے تھے تو اسے دوبارہ اگر انہی لوگوں کے سامنے بیان کرتے تو اس حدیث کو مختصر کر کے بیان کر دیا کرتے تھے کیونکہ انہیں معلوم ہوتا تھا کہ یہ حدیث ان لوگوں کے علم میں ہے۔ عبدالعزیز بن ابان نے بیان کیا ہے کہ حدیث کو اختصار کے ساتھ بیان کرنا ہمیں، سفیان ثوری رحمہ اللہ نے سکھایا ہے۔ [الکفایة فی علم الروایة، للخطیب البغدادی: ۱۹۳] بلکہ سفیان ثوری رحمہ اللہ تو کہا کرتے تھے کہ حدیث جس طرح سنی ہوا سے من وعن، ⇦⇦

ثوری کا وہم اور غلطی ہے۔جیسا کہ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔ [1]

❁:...... عاصم بن کلیب سے یہی حدیث دیگر متعدد علماء نے بیان کی ہے۔لیکن ان میں سے کسی نے وہ الفاظ بیان نہیں کیے جو سفیان ثوری نے بیان کیے ہیں۔یعنی کسی نے بھی یہ بیان نہیں کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تکبیر اولیٰ کے وقت رفع الیدین کیا اس کے بعد نہیں کیا۔ [2]

❁:...... اس حدیث کو متعدد علماء وائمہ حدیث نے ضعیف اور نا قابل حجت قرار دیا ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ثابت نہیں ہے۔جس میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تکبیر اولیٰ میں رفع الیدین کیا اس کے بعد نہیں کیا۔ بلکہ میرے ہاں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول وہ حدیث ثابت وصحیح ہے جسے عبیداللہ، امام مالک بن انس، معمر بن راشد اور ابن ابی حفصہ نے امام زہری سے روایت کیا ہے اور امام زہری نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے سالم بن عبداللہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اپنے والد گرامی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے مزید فرمایا کہ رفع الیدین کرنے کی احادیث اس قدر زیادہ تعداد میں ہیں کہ ان کی روشنی میں مجھے تو یوں لگتا ہے کہ میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع الیدین کرتے دیکھ رہا ہوں۔ [3]

⇐ ⇐ اسی طرح بیان کرنا؛ ممکن نہیں ہے۔[الكفاية فى علم الرواية، للخطيب البغدادى: ٢٠٩ (ملخصا و مفهوما)]

[1] العلل، لابن أبى حاتم:٢/ ١٢٤.

[2] العلل، لابن أبى حاتم:٢/ ١٢٤.

[3] السنن الكبرى للبيهقى:٢/ ١١٣، حديث، ٢٥٣٣۔ سنن الترمذى:أبواب الصلاة، باب رفع اليدين عند الركوع، ح:٢٥٦.

امام ابوداود رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے:
یہ حدیث طویل حدیث کا اختصار ہے اور ان (مختصر) الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں ہے۔ ❶
وہ مفصل حدیث امام ابوداود رحمہ اللہ نے اس مختصر حدیث سے قبل بیان کی ہے۔ ❷ اسی کتاب ''جزء رفع الیدین'' میں امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اس مفصل حدیث کو ذکر کیا ہے۔ دیکھئے: حدیث نمبر: ۲۹۔

جہاں یہ حدیث اختصار کے ساتھ مذکور ہے وہاں تکبیر تحریمہ کے بعد رفع الیدین کی نفی کا بیان راوی (سفیان ثوری) کا وہم اور غلطی ہے۔ بلکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بقول اس حدیث میں تکبیر تحریمہ کے بعد رفع الیدین کی نفی کرنے والے الفاظ سفیان ثوری کے شاگرد امام وکیع نے اپنی طرف سے ذکر کیے ہیں۔ ❸

امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن آدم رحمہما اللہ نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو ضعیف کہا ہے۔ ❹ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اس روایت کو موضوع، باطل اور غیر صحیح (ضعیف) قرار دیا ہے۔ ❺ امام بزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ثابت نہیں، نہ ہی اس کو دلیل بنایا جاسکتا ہے۔ ❻

❀:...... سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث متعدد کتب حدیث میں مذکور ہے۔ اگر تمام طرق، اور تمام الفاظ کو یکجا کیا جائے تو درج ذیل امور سامنے آتے ہیں:

---

❶ سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع، ح، ۷۴۸.
❷ دیکھئے: سنن أبي داؤد: کتاب الصلاة، باب من ذکر أنه یرفع یدیه إذا قام، ح، ۷۴۷.
❸ العلل ومعرفة الرجال، لأحمد بن حنبل: ۱/ ۳۶۹.
❹ عون المعبود: ۲/ ۳۱۶۔ تحفة الأحوذي: ۲/ ۹۳.
❺ نقد المنقول والمحك الممیز بین المردود والمقبول، ص، ۱۲۸۔ المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، ص، ۱۳۷.
❻ تحفة الأحوذي: ۲/ ۹۳.

❁ ...... سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان کہلوائی نہ اقامت۔ جیسا کہ راوی نے بیان کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو جاؤ لیکن آپ نے ہمیں اذان اور اقامت کا حکم نہیں دیا بلکہ بغیر اذان اور اقامت کے نماز پڑھی۔ ❶

❁ ...... سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز با جماعت ادا کی، لیکن آپ نے ایک شخص کو اپنے دائیں جبکہ دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کیا اور خود بحیثیت امام، درمیان میں کھڑے ہوئے۔ ❷

❁ ...... جب سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھے۔ بلکہ سلام پھیرنے کے بعد فرمایا کہ جب رکوع کرو تو اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پھنسا کر ہاتھوں کو آپس میں ملاؤ اور اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لو۔ ❸

حنفی بھائیوں سے گزارش ہے کہ اوّلاً تو یہ روایت اختصار کے ساتھ صحیح نہیں ہے۔ ثانیاً، یہ روایت اگر مفصل الفاظ میں لی جائے تو جو امور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الندب الی وضع الایدی علی الرکب فی الرکوع، حدیث، ٥٣٤۔ سنن النسائی، کتاب المساجد، باب تشبیك الاصابع فی المسجد، حدیث، ٧١٩.

❷ سنن النسائی، کتاب المساجد، باب تشبیك الاصابع فی المسجد، ح، ٧١٩۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الندب الی وضع الایدی علی الرکب فی الرکوع، ح، ٥٣٤۔ سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب إذا کانوا ثلاثة کیف یقومون، ح، ٦١٣۔ الآثار لمحمد بن الحسن: ١/ ٢١٢، ح، ٩٥.

❸ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الندب الی وضع الأیدی علی الرکب فی الرکوع، حدیث، ٥٣٤۔ سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب إذا کانوا ثلاثة کیف یقومون، حدیث، ٦١٣.

طریقہ نماز میں منفرد نظر آتے ہیں، کیا آپ (مقلدین) اسی طرح نمازیں ادا کرتے ہیں؟ کیا آپ اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کرتے ہیں؟ کیا آپ کے ائمہ حضرات نماز پڑھاتے وقت مقتدیوں کی صف کے درمیان میں کھڑے ہوتے ہیں؟ کیا آپ رکوع میں اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھتے ہیں؟

......یقیناً، نہیں...... آپ ایسا نہیں کرتے......

احناف کا سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اختلاف:

امام محمد بن حسن الشیبانی تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اسی مفصل حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں:

"وَلَسنَا نَأخُذُ بِقَولِ ابنِ مَسعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ فِی الثَّلاثَةِ وَلٰكِنَّا نَقُولُ إِذَا كَانُوا ثَلاثَةً تَقَدَّمَهُم إِمَامُهُم وَصَلَّى البَاقِيَان خَلفَهُ وَلَسنَا نَأخُذُ أَيضًا بِقَولِهِ فِی التَّطبِيقِ كَانَ يُطَبِّقُ بَينَ يَدَيهِ إِذَا رَكَعَ ثُمَّ يَجعَلُهُمَا بَينَ رُكبَتَيهِ وَلٰكِنَّا نَرَى أَن يَضَعَ الرَّجُلُ رَاحَتَيهِ عَلَى رُكبَتَيهِ وَيُفَرِّجَ بَينَ أَصَابِعِهِ تَحتَ الرُّكبَتَينِ۔ وَأَمَّا صَلَاتُهُ بِغَيرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَذٰلِكَ يُجزِیُٔ وَالأَذَانُ وَالإِقَامَةُ أَفضَلُ۔ وَإِن أَقَامَ الصَّلَاةَ وَلَم يُؤَذِّن فَذٰلِكَ أَفضَلُ مِنَ التَّركِ لِلإِقَامَةِ؛ لِأَنَّ القَومَ صَلَّوا جَمَاعَةً۔ وَهُوَ قَولُ أَبِی حَنِيفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ"[1]

"ہم تین کاموں کے بارے میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بات کو نہیں مانتے۔ ہم کہتے ہیں کہ جب تین آدمی ہوں تو ان کا امام آگے کھڑا ہو اور

[1] الآثار لمحمد بن الحسن: ۱/ ۲۱۳، حدیث، ۹۵.

باقی دونوں اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔ اسی طرح ہم، تطبیق کو بھی نہیں مانتے۔ آپ رضی اللہ عنہ تو رکوع کے وقت اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے میں ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھتے تھے، جبکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ آدمی، اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں کے اوپر رکھے اور انگلیوں کو گھٹنوں کے نیچے کی طرف پھیلائے۔ اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھانا، جائز تو ہے لیکن اذان اور اقامت کہنا بہتر ہے۔ اگر اقامت کہہ لیتے اذان اگرچہ نہ بھی کہتے تو پھر بھی اقامت چھوڑنے کی نسبت بہتر تھا۔ کیونکہ اقامت کی بنیاد پر ہی لوگوں نے نماز ادا کرنی ہوتی ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی کہنا ہے۔''

تعجب کی بات ہے کہ یہ تو اسی حدیث کی مفصل ہے جس کے بارے میں ابراہیم نخعی نے کہا تھا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پچاس مرتبہ دیکھا ہے۔ اس کو ماننے سے انکار کیوں؟...... ''أَفَتُؤمِنُونَ بِبَعضِ الكِتَابِ وَتكفُرُونَ بِبَعضٍ''......

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فقہی مقام:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو وہ ہستی ہیں جن کے متعلق احناف کی معتبر اور معروف کتاب ''درمختار'' میں لکھا ہے:

''الفِقهُ؛ زَرعَهُ عَبدُ اللّٰهِ بنُ مَسعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ وَسَقَاهُ عَلقَمَةُ وَ حَصَدَهُ إبرَاهِيمُ النَّخَعِيّ وَدَاسَهُ حَمَّادٌ وَطَحَنَهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَعَجَنَهُ أَبُو يُوسُفَ وَخَبَزَهُ مُحَمَّدٌ فَسَائِرُ النَّاسِ يَأكُلُونَ مِن خُبزِهِ''[1]

---

[1] الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار: ۱/ ۱۲۔ رد المحتار على الدر المختار: ۱/ ۵۰۔ اور اسی بات کو شعری صورت میں بھی بیان کیا ہے: اَلفِقهُ زَرعُ ابنِ مَسعُودٍ ⇦⇦

''فقہ کا کھیت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بویا اس کھیت کو پانی علقمہ اور اسود رحمہما اللہ نے دیا اور پھر جب کھیتی پک کر تیار ہوئی اس کی کٹائی ابراہیم نخعی نے کی اور اس کھیتی کی کٹائی کے بعد توڑی اور دانہ حماد بن ابی سلیمان نے جدا جدا کیا اور وہ جو دانہ انہوں نے جدا کیا اس کا آٹا امام ابوحنیفہ نے بنایا اور قاضی ابویوسف نے اس آٹے کو گوندھا اور محمد بن حسن شیبانی نے اس کی روٹیاں پکائیں اور ساری قوم بنی فقہ کی روٹیاں کھا رہی ہے۔''

اختلاف کیوں؟

اتنا مقام ہونے کے باوجود عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک ہی حدیث میں مذکور تین باتیں تسلیم نہیں کیں۔ کیوں؟ ...... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کے لیے دوہرا معیار کیوں؟ ...... جب رفع الیدین کی مخالفت اور انکار کرنا ہو تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مہاجر بھی ہیں، بدری بھی ہیں، اگلی صف کے نمازی بھی ہیں۔ لیکن رکوع کے وقت ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھنے، اذان و اقامت کے بغیر نماز پڑھانے اور تین افراد کی باجماعت نماز کے وقت بحیثیت امام مقتدیوں کے درمیان کھڑا ہونے پر عمل کرنے کے وقت مخالفت کیوں؟ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کا کوئی لحاظ کیوں نہیں رکھا؟

اگر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو رفع الیدین کی نفی میں پیش کرتے ہو تو اس پر خود بھی تو عمل کرو۔ یا پھر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے باسند صحیح ثابت کرو کہ انہوں نے رکوع کے وقت گھٹنوں کے درمیان ہاتھ رکھنا ترک کر دیا تھا۔ افسوس ہے کہ جہاں اپنا مفاد ہے وہاں فقہ کا کھیت بونے والے، سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے

⇦⇦ وَعَلْقَمَةُ --- حَصَادُهُ ثُمَّ إبراهِيمُ دَوَّاسُ. . نُعمَانُ طَاحِنُهُ يَعقُوبُ عَاجِنُهُ --- مُحَمَّدٌ خَابِزٌ وَالآكِلُ النَّاسُ. [الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار: ١/ ١٢ ـ رد المحتار على الدر المختار: ١/ ٥٠.

عمل کی بھی کوئی وقعت نہیں۔ ......إنا للّٰه وإنا إليه راجعون......

جبکہ احناف بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی کے سامنے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی گئی کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ تو ابراہیم نخعی نے کہا کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ دیکھا ہے جبکہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچاس مرتبہ دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (تکبیر تحریمہ کے علاوہ) رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ [1] احناف کا اس دلیل سے مقصد یہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث زیادہ معتبر ہے۔

یہ بھی دلیل کمزور ہے:

معزز قارئین! اس ساری بحث سے معلوم یہ ہوا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں رفع الیدین کی نفی کے لیے مقلدین کی دلیل بننے والے الفاظ کا سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ یہ راوی کے اپنی طرف سے شامل کیے ہوئے الفاظ ہیں۔ حدیث کے صحیح الفاظ وہی ہیں جو مفصل روایات میں مختلف متعدد طرق سے مروی ہیں۔ اور ان میں رفع الیدین کی نفی کا ذکر موجود نہیں ہے۔ اسی لیے عظیم محدث امام ابن حبان رحمہ اللہ نے فرمایا تھا:

> "اہل کوفہ (احناف) کے پاس، نماز میں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کی نفی میں یہ بہترین دلیل (روایت) ہے لیکن یہ تو حقیقت میں ضعیف ترین روایت ہے۔ اس میں بہت سی ایسی علتیں (خرابیاں) ہیں جو اسے باطل (ناقابل اعتبار) بنا دیتی ہیں۔" [2]

---

[1] شرح معاني الآثار، للطحاوي: ١/ ٢٢٤، حديث، ١٣٥١ .

[2] عون المعبود: ٢/ ٣١٦ـ تحفة الأحوذي: ٢/ ٩٣ـ تلخيص الحبير: ١/ ٥٤٦ .

شارح سنن ابی داود، امام شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''احناف اس حدیث سے تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین نہ کرنے کی دلیل لیتے ہیں جبکہ یہ حدیث اس دلیل کے طور پر درست نہیں کیونکہ یہ حدیث ضعیف، غیر ثابت ہے۔'' [1]

اگر بالفرض (بفرض محال) اس روایت کو انہی الفاظ میں صحیح تسلیم کر بھی لیا جائے تو پھر بھی یہ حدیث، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے سے ممانعت کی دلیل نہیں بن سکتی۔ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع الیدین کے اثبات کی جو احادیث صحیحہ موجود ہیں وہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی (رفع الیدین کی نفی والی) حدیث سے بہتر ہیں۔ اور اثبات نفی کی نسبت مقدم ہوتا ہے۔'' [2]

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی جو حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے یہاں بطور دلیل بیان کی ہے اس میں واضح الفاظ میں موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا، پھر جب رکوع کرنے لگے تب بھی رفع الیدین کیا پھر جب اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا، تب بھی رفع الیدین کیا۔

اس حدیث کے الفاظ میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اس حدیث کے مطابق رفع الیدین کرنے کی سنت کو اپنایا جائے۔

ایک عجیب اور پراسرار بات:

یہاں ایک پراسرار بات یہ بھی ہے کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی یہی حدیث نقل

---

[1] عون المعبود: ۲/ ۳۱۶.
[2] عون المعبود: ۲/ ۳۱۷.

کرنے کے بعد امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سردی کے باعث اگر ہمارے اوپر چادر ہوتو ہم کندھوں کے برابر اور جب چادر نہ ہوتو کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ اس طرح سے ہم سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث پر مکمل اور بغیر کسی تعارض وتضاد کے عمل کرتے ہیں۔ [1]

نہایت افسوس کی بات ہے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی احادیث سے ہاتھ اٹھانے کی حد مقرر کرنے کے لیے تو دلیل لے لی لیکن ان احادیث میں مذکور مقامات پر رفع الیدین کرنے پر عمل کرنے کو نظرانداز کردیا۔ [إنّالله وَإنَّا إلَيه رَاجِعُونَ]

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی مدینہ میں دومرتبہ آمد:

بعض حضرات کا یہ کہنا ہے کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ جب پہلی مرتبہ مدینہ منورہ آئے تھے، اس وقت آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا ذکر کیا ہے۔ جبکہ دوسری مرتبہ سردی کے موسم میں جب آپ رضی اللہ عنہ دوبارہ مدینہ منورہ تشریف لائے، اس وقت آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نماز میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کے لیے سنن ابی داؤد کی ایک روایت پیش کرتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں:

”عَن وَائِلِ بنِ حُجرٍ قَالَ: رَأَيتُ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيهِ حِيَالَ أُذُنَيهِ قَالَ: ثُمَّ أَتَيتُهُم فَرَأَيتُهُم يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم إِلَى صُدُورِهِم فِي افتِتَاحِ الصَّلَاةِ“ [2]

---

[1] شرح معاني الآثار، للطحاوي: ١/ ١٩٦، حديث: ١١٧٠ .

[2] سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة، حديث، ٧٢٨ .

''سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع کی، تب آپ نے اپنے کانوں کے برابر رفع الیدین کیا۔ مزید فرمایا کہ پھر میں ان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے پاس (دوبارہ) آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ نماز شروع کرتے وقت اپنے سینوں کے برابر رفع الیدین کرتے تھے۔''

اس حدیث سے یہ تاثر دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے اپنی دوسری آمد پر جس رفع الیدین کیا ذکر کیا ہے وہ صرف نماز کے شروع میں (تکبیر تحریمہ کے وقت) ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ بعد میں صرف تکبیر تحریمہ کا رفع الیدین ہی مشروع تھا۔ رکوع سے قبل اور بعد والا رفع الیدین ختم ہوگیا تھا۔

معزز قارئین! سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ واقعی دو مرتبہ مدینہ منورہ آئے۔ پہلی مرتبہ گرمی جبکہ دوسری مرتبہ سردی کے موسم میں آئے تھے۔ گزشتہ سطور میں جو حدیث، سنن ابی داؤد کے حوالے سے بیان کی گئی ہے اس میں سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے تکبیر تحریمہ کے بعد رکوع سے قبل اور رکوع کے بعد رفع الیدین کی نفی نہیں کی۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ حدیث مختصر ہے۔ صرف اس ایک مختصر حدیث کو بیان کرنا اور تفصیل سے عوام کو لاعلم رکھنا ظلم، ناانصافی اور علمی خیانت ہے۔ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث سنن ابی داؤد ہی میں مذکور ہے اس کے الفاظ اس طرح ہیں:

''وَائِلِ بنِ حُجرٍ قَالَ: صَلَّيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيهِ قَالَ: ثُمَّ التَحَفَ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَأَدخَلَ يَدَيهِ فِي ثَوبِهِ قَالَ: فَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ أَخرَجَ يَدَيهِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَإِذَا أَرَادَ أَن يَرفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

رَفَعَ يَدَيهِ" ❶

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کیا۔ پھر چادر لپیٹ لی، اپنا بائیاں ہاتھ دائیں ہاتھ سے پکڑا اور دونوں ہاتھوں کو کپڑے (چادر) میں داخل کرلیا۔ جب رکوع کرنے لگے تو اپنے ہاتھوں کو (چادر سے) باہر نکالا اور رفع الیدین کیا۔ اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین کیا۔"

صحیح مسلم میں بھی سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث مذکور ہے۔ اس کے الفاظ اس طرح ہیں:

"وَائِلِ بنِ حُجرٍ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلاةِ كَبَّرَ ......وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيهِ...... ثُمَّ التَحَفَ بِثَوبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ اليُمنَى عَلَى

---

❶ اس حدیث کا باقی متن اس طرح ہے: "ثُمَّ سَجَدَ وَوَضَعَ وَجهَهُ بَينَ كَفَّيهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ السُّجُودِ أَيضًا رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى فَرَغَ مِن صَلاتِهِ۔ قَالَ: مُحَمَّدٌ: فَذَكَرتُ ذٰلِكَ لِلحَسَنِ بنِ أَبِي الحَسَنِ فَقَالَ: هِيَ صَلاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ مَن فَعَلَهُ وَتَرَكَهُ مَن تَرَكَهُ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى هٰذَا الحَدِيثَ هَمَّامٌ عَنِ ابنِ جُحَادَةَ لَم يَذكُرِ الرَّفعَ مَعَ الرَّفعِ مِنَ السُّجُودِ" [سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة، حديث:٧٢٣] ترجمہ: "پھر آپ نے سجدہ کیا اور اپنا چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھا۔ اور جب سجدوں سے سر اٹھایا تو اسی طرح رفع الیدین کیا۔ حتی کہ آپ نماز سے فارغ ہوگئے۔ محمد بن جحادہ (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن ابی الحسن کے سامنے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یہی ہے۔ البتہ جس نے اسے اپنایا سو اپنایا (اچھا کیا) جس نے چھوڑ دیا سو چھوڑ دیا۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہی حدیث ہمام نے بھی محمد بن جحادہ سے روایت کی ہے اس میں انہوں نے سجدوں کے ساتھ رفع الیدین کا ذکر نہیں کیا۔"
ہمام کی محمد بن جحادہ سے روایت کردہ حدیث صحیح مسلم میں مذکور ہے۔ جو ہم نے متن میں بیان کردی ہے۔

الْيُسْرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ" [1]

''سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز شروع کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین کیا، تکبیر کہی۔ ...... ہمام نے واضح کیا کہ (رفع الیدین) کانوں کے برابر (کیا)...... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا لپیٹ لیا۔ پھر اپنا دائیاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرنے لگے تو اپنے دونوں ہاتھ کپڑے سے نکالے اور رفع الیدین کیا اور، اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیا۔ جب، سمع اللہ لمن حمدہ، کہا (یعنی رکوع سے اٹھے) تو رفع الیدین کیا۔ جب سجدہ کیا تو اپنی ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کیا۔''

ان دونوں احادیث میں موسم سرما کا تذکرہ ہے۔ اسی لیے تو چادر لپیٹنے اور چادر میں ہاتھ چھپانے کا ذکر موجود ہے۔ اور یہی وہ موسم ہے جس میں سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ دوبارہ مدینہ منورہ تشریف لائے تھے۔ اور ان احادیث میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا ذکر واضح الفاظ میں موجود ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قبل الرکوع اور بعد الرکوع رفع الیدین منسوخ نہیں ہے۔

---

[1] صحیح مسلم: كتاب الصلاة، باب وضع يده اليمنى على اليسرى، ح: ٤٠١ .

حدیث: 29

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مفصل روایت:

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بنُ الرَّبِیعِ حَدَّثَنَا ابنُ إِدرِیسَ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَیبٍ عَن عَبدِالرَّحمَنِ بنِ الأَسوَدِ حَدَّثَنَا علقمةُ أَنَّ عَبدَاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ: فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیهِ ثُمَّ رَكَعَ فَطَبَّقَ یَدَیهِ جَعَلَهُمَا❶ بَینَ رُكبَتَیهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعدًا، فَقَالَ: صَدَقَ أَخِی؛ قَد❷ كُنَّا نفعلُ❸ ذٰلِكَ فِی أَوَّلِ الإِسلَامِ ثُمَّ أُمِرنَا بِهٰذَا۔

ہمیں حسن بن ربیع نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں (عبداللہ) ابن ادریس نے بیان کیا، انہوں نے عاصم بن کلیب سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے روایت کیا، (انہوں نے کہا) ہمیں علقمہ نے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سکھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، پھر تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، پھر رکوع کیا، تو اپنے دونوں ہاتھوں (کی انگلیوں) کو ایک دوسرے میں

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان، اور دارارقم کے نسخہ میں "وَطَبَّقَ یَدَیهِ فَجَعَلَهَا" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فَطَبَّقَ یَدَیهِ فَجَعَلَهَا" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور دارارقم کے نسخہ میں "قَد" نہیں ہے۔

❸ مقبول العام کے نسخہ میں "إِلَّا بَل كُنَّا نَفْعَلُ" ہے۔

پھنسایا اور اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا۔ یہ بات سیدنا سعد (بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی (ابن مسعود) نے سچ کہا ہے۔ ہم ابتدائے اسلام میں اسی طرح کیا کرتے تھے پھر ہمیں اس طرح کرنے (یعنی رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے) کا حکم ہوا۔ [1]

امام بخاری رحمہ اللہ کا تبصرہ:

قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَهٰذَا الْمَحْفُوظُ عِنْدَ أَهْلِ النَّظَرِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل نظر (جید و محقق علماءِ حدیث) کے ہاں یہ (مذکورہ روایت) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی (گزشتہ مختصر) حدیث کی نسبت محفوظ ہے۔

اس حدیث سے متعلق بحث حدیث نمبر: ۲۸ کے تحت گزر چکی ہے۔

[1] صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ حسن (ش)۔ صحیح (ع)۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب الندب الی وضع الایدی علی الرکب فی الرکوع، حدیث، ۵۳۴۔ سنن أبي داؤد: کتاب الصلاۃ، باب من ذکر أنه یرفع یدیه إذا قام، حدیث: ۷۴۷۔ سنن النسائی: کتاب التطبیق، باب التطبیق، ح: ۱۰۳۱۔

حدیث: 30

حَدَّثَنَا الْحُمَيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَن يَزِيدَ بنِ أَبِي زِيَادٍ هٰهُنَا عَنِ ابنِ أَبِي لَيلَى عَنِ البَرَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا كَبَّرَ۔

ہمیں حمیدی نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے بیان کیا، انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے، یہاں اس نے ابن ابی لیلیٰ سے اس نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [1]

قَالَ سُفيَانُ: لَمَّا كَبُرَ الشَّيخُ لَقَّنُوهُ ثُمَّ لَم يَعُد۔ فَقَالَ: ثُمَّ لَم يَعُد۔ [2]

سفیان (بن عیینہ) نے کہا: جب شیخ (یزید بن ابی زیاد) بوڑھا ہو گیا تو انہوں (کوفیوں) نے اسے تلقین کی (کہ یہ بھی کہو) کہ ''پھر دوبارہ نہیں کیا'' تو اس نے کہہ دیا ''پھر دوبارہ (رفع الیدین) نہیں کیا تھا۔'' [3]

---

[1] ضعیف(ز)۔ ضعیف(ش)۔ مسند الحمیدی: ۱/ ۷۵۳، ح:۷٤۱۔ مصنف عبدالرزاق: ۲/ ۷۱، ح:۲۵۳۱.

[2] مخطوطه اور المطبعة الخيرية مصر کے نسخہ میں "فَقَالَ: ثُمَّ لَم يَعُد" مذکور نہیں۔ اسے ہم نے دارابن حزم، مطبع محمدی، دار الحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ سے نقل کیا ہے۔

[3] نصب الراية، ۱/ ۴۰۳۔ معرفة السنن والآثار، للبيهقی، ۲/ ٤۱۸۔ الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار، صفحه، ۱۵۔ الكامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی، ۹/ ۱۶۵۔ مسند الحميدي، بتحقيق حسين سليم أسد: ۱/ ۵۷۳، حديث، ۷٤۱۔ السنن الكبرىٰ للبيهقی: ۲/ ۷۶، حديث: ۲۳۵۸.

یزید بن ابی زیاد کا اضافہ:

قَالَ البُخَارِیُّ: وَكَذٰلِكَ رَوَى الحُفَّاظُ مَن سَمِعَ مِن يَزِيدَ بنِ أَبِي زِيَادٍ قَدِيمًا مِنهُمُ الثَّورِيُّ وَشُعبَةُ وَزُهَيرٌ لَيسَ فِيهِ: ثُمَّ لَم يَعُد۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: اور اسی طرح ہی ان حفاظ (محدثین) نے بھی بیان کیا ہے جنہوں نے یزید بن ابی زیاد سے زمانہ قدیم میں یہ (روایت) سنی تھی۔ ان (حفاظ) میں ثوری، شعبہ اور زہیر رحمہم اللہ شامل ہیں۔ (ان کی بیان کردہ) اس روایت میں ''پھر دوبارہ نہیں کیا'' نہیں ہے۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنے کا ذکر کیا ہے، رکوع سے قبل اور بعد کے رفع الیدین کی نفی نہیں کی۔ لیکن یہ حدیث احناف اس دلیل کے طور پر بیان کرتے ہیں کہ رفع الیدین صرف تکبیر تحریمہ کے وقت کیا جائے اس کے بعد نہ کیا جائے۔

سند اور متن، دونوں اعتبار سے ضعیف روایت:

سند کے اعتبار سے یہ حدیث یزید بن ابی زیاد کے ضعف کی وجہ سے ضعیف اور ناقابل حجت ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: یزید بن ابی زیاد کی روایت کو دلیل نہ بنایا جائے، یہ غیر قوی اور ضعیف الحدیث راوی ہے۔ [1] بڑھاپے میں یزید بن ابی زیاد کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔ [2]

امام بخاری رحمہ اللہ کے بیان کردہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کے بیان سے واضح ہے کہ

---

[1] تهذيب الكمال: ٣٢/ ١٣٨ ـ عون المعبود: ٢/ ٣١٩ ـ نصب الراية، ١/ ٤٠٤ .

[2] تهذيب الكمال، للمزي: ٣٢/ ١٣٨ .

یزید بن ابی زیاد نے اپنی طرف سے الفاظ شامل کر کے اس حدیث کو رفع الیدین عندالرکوع کی نفی کے لیے دلیل بنالیا۔ امام حمیدی رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں: "ثُمَّ لَمْ یَعُدْ" (تکبیر تحریمہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع الیدین نہیں کیا) کا اضافہ یزید بن ابی زیاد نے کیا ہے اور یزید (حدیث کے الفاظ میں اپنی طرف سے) اضافہ کردیا کرتا تھا۔ ❶

ابواسامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''اگر یزید بن ابی زیاد اس حدیث کے بارے میں میرے سامنے پچاس قسمیں بھی اٹھائے تو بھی میں اسے سچا نہیں کہوں گا (یعنی اس پر یقین نہیں کروں گا)۔'' ❷ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یقیناً یزید بن ابی زیاد کو آخری عمر میں (حدیث میں الفاظ کا اضافہ کرنے کے لیے) تلقین کی جاتی۔ تو وہ تلقین کو قبول کرلیتا تھا۔ اس کا حافظہ خراب ہو چکا تھا۔ ❸ علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تلقین، راوی کے ضعیف ہونے کی علامت ہے۔ ❹ اس لیے یزید بن ابی زیاد کی بیان کردہ یہ روایت ضعیف اور ناقابل حجت ہے۔

علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کا بیان نقل کیا ہے کہ یزید بن ابی زیاد نے اس حدیث میں "ثُمَّ لَا یَعُودُ" کا اضافہ بعد میں کیا تھا اور یہ الفاظ اپنی کتاب میں لکھی ہوئی حدیث میں ملانے کے لیے دو سطروں کے درمیان لکھ دیے تھے۔ ❺

---

❶ عون المعبود، ۲/ ۳۲۰۔ تحفة الأحوذي:۲/ ۹۲.

❷ تهذيب التهذيب، ۱۱/ ۳۳۰۔ الضعفاء الكبير، للعقيلى، ٤/ ۳۸۰.

❸ عون المعبود، ۲/ ۳۲۰۔ تلقین یہ ہے کہ راوی روایت بیان کر رہا ہو اور روایت سننے والوں میں سے کوئی اسے یہ کہہ دے کہ اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں تو وہ ان الفاظ کو بھی شامل کر لے، جبکہ وہ الفاظ حدیث کے نہیں تھے۔

❹ العرف الشذی شرح الترمذی، للكشميرى، ۱/ ۲٦٥.

❺ التمهيد لابن عبدالبر:۹/ ۲۲۰.

یزید بن ابی زیاد کی دیگر اسناد سے منقول الفاظ:

یزید بن ابی زیاد سے اسی روایت کو جن ائمہ نے پہلے پہل بیان کیا تھا۔ ان ائمہ میں سے سفیان ثوری، شعبہ اور زہیر کا نام امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔ ان میں سے زہیر کی بیان کردہ روایت نہیں مل سکی البتہ باقی دونوں ائمہ کی روایات موجود ہیں ان میں دیکھا جاسکتا ہے کہ انہوں نے یہ بیان نہیں کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کے بعد دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

❁:......سفیان ثوری رحمہ اللہ کی یزید بن ابی زیاد سے روایت کردہ حدیث مع سند اس طرح ہے:

"عَنِ الثَّورِيِّ عَنْ يَزِيدَ بنِ أَبِي زِيَادٍ عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ أَبِي لَيلَى عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى يُرَى إِبهَامُهُ قَرِيبًا مِن أُذُنَيهِ۔" [1]

"ثوری نے یزید بن ابی زیاد سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے (روایت کیا)، کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ (رفع الیدین میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگوٹھے آپ کے کانوں کے قریب نظر آتے تھے۔"

❁:...... شعبہ رحمہ اللہ کی یزید بن ابی زیاد سے روایت کردہ حدیث مع سند اس طرح ہے:

"حَدَّثَنَا أَحمَدُ بنُ عَلِيِّ بنِ العَلَاءِ، ثنا أَبُو الأَشعَثِ، ثنا

---

[1] مصنف عبدالرزاق: ۲/ ۷۰، حدیث: ۲۵۳۰.

مُحَمَّدُ بنُ بكرٍ، ثنا شُعبَةُ، عَن يَزِيدَ بنِ أَبِي زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعتُ ابنَ أَبِي لَيلَى، يَقُولُ: سَمِعتُ البَرَاءَ، فِي هَذَا المَجلِسِ يُحَدِّثُ قَومًا مِنهُم كَعبُ بنُ عُجرَةَ، قَالَ: رَأَيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حِينَ افتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي أَوَّلِ تَكبِيرَةٍ“ [1]

”ہمیں احمد بن علی بن علاء نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں ابواشعث نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن بکر نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے یزید بن ابی زیاد (کے واسطے) سے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے (عبدالرحمٰن) ابن ابی لیلیٰ کو کہتے ہوئے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو اس مجلس میں حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، جہاں لوگوں میں سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ (سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ) فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا: جب آپ نماز شروع کرتے تو پہلی تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے۔“

❁:...... یہ حدیث اسباط بن محمد نے بھی یزید بن ابی زیاد سے روایت کی ہے۔ جس کا متن مع سند اس طرح ہے:

”. . . أَسبَاطُ بنُ مُحَمَّدٍ عَن يَزِيدَ بنِ أَبِي زِيَادٍ عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ أَبِي لَيلَى عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى تَكُونَا حَذوَ أُذُنَيهِ“ [2]

---

[1] سنن الدارقطنی: ٢/ ٤٨، حدیث: ١١٢٧.

[2] السنن الکبری للبیہقی: ٢/ ٤٠، حدیث، ٢٣٠٩.

''اسباط بن محمد نے یزید بن ابی زیاد سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے (روایت کیا) کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے برابر ہوتے۔''

❁:...... یہی حدیث امام بیہقی رحمہ اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ کی سند سے ذکر کی ہے اس میں بھی تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کا ذکر تو ہے لیکن قبل الرکوع اور بعد الرکوع کے رفع الیدین کی نفی نہیں ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

". . . أَخبَرَنَا الشَّافِعِيُّ قَالَ: أَخبَرَنَا سُفيَانُ عَن يَزِيدَ بنِ أَبِى زِيَادٍ عَن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ أَبِى لَيلَى عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلاةَ رَفَعَ يَدَيهِ" [1]

''....ہمیں شافعی نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے یزید بن ابی زیاد (کے واسطے) سے بیان کیا، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے (روایت کیا) کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا۔''

ان احادیث میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ''ثُمَّ لَم يَعُد'' یا ''ثُمَّ لا يَعُودُ'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ دراصل یہ الفاظ یزید بن ابی زیاد نے خود اپنی طرف سے شامل کر لیے تھے۔ لہٰذا سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت رفع الیدین سے ممانعت ونفی کی دلیل ہرگز نہیں ہے۔

---

[1] معرفة السنن والآثار، للبيهقي:٢/ ٤١٨، حديث، ٣٢٦٢.

اگر یہ حدیث صرف تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کے اثبات اور رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کی نفی والے الفاظ کے ساتھ صحیح ہوتی تو اس کے راوی امام سفیان بن عیینہ ان مقامات پر رفع الیدین کے قائل و فاعل نہ ہوتے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [1]

[1] سنن الترمذی، أبواب الصلاۃ، باب رفع الیدین عندالرکوع، حدیث، ۲۵٦.

حدیث: 31

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ یُوسُفُ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَن یَزِیدَ بنِ أَبِی زِیَادٍ عَنِ ابنِ أَبِی لَیلَی عَنِ البَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ یَرفَعُ یَدَیهِ إِذَا کَبَّرَ حَذوَ أُذُنَیهِ۔ [1]

ہمیں محمد بن یوسف (فریابی) نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں سفیان (ثوری) [2] نے بیان کیا، انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے (عبدالرحمٰن) ابن ابی لیلیٰ سے، انہوں نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا)، انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے کانوں کے برابر رفع الیدین کرتے۔ [3]

[1] المطبعة الخيرية، دارالحديث ملتان، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حِذَاءَ أُذُنَيهِ" ہے۔

[2] الشیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے یہاں سفیان بن عیینہ ذکر کیا ہے جبکہ یہاں مراد: سفیان ثوری ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے اساتذہ میں محمد بن یوسف دو شخصیات ہیں۔ ایک محمد بن یوسف الفریابی اور دوسرے محمد بن یوسف البیکندی۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ جب (الفریابی یا البیکندی کے الفاظ کے بغیر) محض، محمد بن یوسف کہیں تو اس سے مراد محمد بن یوسف الفریابی ہوں گے اور جب محمد بن یوسف الفریابی، محض "سفیان" کہیں تو اس سے مراد سفیان ثوری ہوں گے جبکہ محمد بن یوسف فریابی نے سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ؛ دونوں سے احادیث روایت کی ہیں۔ [فتح الباری شرح صحیح البخاری، لابن حجر: ١/ ١٦٢]

[3] ضعیف (ز)۔ ضعیف (ش)۔ مسند أحمد بن حنبل (مؤسسة القرطبة): ٤/ ٣٠١، حدیث: ١٨٦٩٦۔ علامہ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ معرفة السنن والآثار، للبیهقی: ٢/ ٤١٨.

ابن ابی لیلیٰ نے سند ہی غلط بیان کردی:

قَالَ البُخَارِيُّ: وَرَوَى وَكِيعٌ عَنِ ابنِ أَبِي لَيلَى عَن أَخِيهِ عِيسَى وَالحَكَمِ بنِ عُتَيبَةَ ❶ عَنِ ابنِ أَبِي لَيلَى عَنِ البَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، قَالَ: رَأَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا كَبَّرَ ثُمَّ لَم يَرفَع۔

قَالَ البُخَارِيُّ: وَإِنَّمَا رَوَى ابنُ أَبِي لَيلَى هَذَا مِن حِفظِهِ فَأَمَّا مَن حَدَّثَ عَنِ ابنِ أَبِي لَيلَى مِن كِتَابِهِ فَإِنَّمَا حَدَّثَ عَنِ ابنِ أَبِي لَيلَى عَن يَزِيدَ فَرَجَعَ الحَدِيثُ إِلَى تَلقِينِ يَزِيدَ۔ وَالمَحفُوظُ مَا رَوَى عَنهُ الثَّورِيُّ وَشُعبَةُ وَابنُ عُيَينَةَ قَدِيمًا۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: وکیع نے (محمد بن عبدالرحمٰن) ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے بھائی عیسیٰ (بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ) اور حکم بن عتیبہ سے، انہوں نے (عبدالرحمٰن) ابن ابی لیلیٰ سے، انہوں نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا)، انہوں نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کیا۔ پھر (ہاتھ) نہ اٹھائے۔ ❷

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: ابن ابی لیلیٰ نے یہ (روایت) اپنے حافظہ (یادداشت) سے بیان کی ہے۔ جس نے ابن ابی لیلیٰ سے اس کی کتاب میں سے حدیث بیان کی ہے، اس نے ابن ابی لیلیٰ سے یزید بن ابی زیاد (کے واسطے) سے حدیث بیان کی ہے، تو

---

❶ مخطوطہ میں "الحَاكِمِ ابنِ عُتَيبَةَ" ہے، جو کہ خطا ہے۔

❷ ضعیف (ز)۔ معلق (ش)۔ اسی سند کے ساتھ یہ روایت دیگر کتب میں بھی مذکور ہے، دیکھئے: سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عندالركوع، حديث، ٧٥٢۔ المدونة، لامام مالك، ١/ ١٦٦۔ مصنف ابن أبي شيبة، ١/ ٢١٣، حديث، ٢٤٤٠.

(اس کی) حدیث یزید کی تلقین تک پہنچتی ہے۔ اور محفوظ وہی (روایت) ہے جسے اس (یزید بن ابی زیاد) سے ثوری، شعبہ اور (سفیان) ابن عیینہ رحمہم اللہ نے پہلے دور میں بیان کیا ہے۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر امام بخاری کا تبصرہ:

قَالَ الْبُخَارِیُّ: وَأَمَّا احتِجَاجُ بَعضِ مَن لا یعلَمُ بِحَدِیثِ وَکِیعٍ عَنِ الأَعمَشِ عَنِ الْمُسَیَّبِ بنِ رَافِعٍ عَن تَمِیمِ بنِ طَرَفَةَ عَن جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ عَلَینَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَ نَحنُ رَافِعِی ❶ أَیدِینَا فِی الصَّلَاةِ فَقَالَ:مَا لِی أَرَاکُم رَافِعِی أَیدِیکُم کَأَنَّهَاأَذنَابُ خَیلٍ شُمُسٍ، اسکُنُوا فِی الصَّلَاةِ۔ فَإِنَّمَا کَانَ هَذَا فِی التَّشَهُّدِ لا فِی القِیَامِ۔ کَانَ یُسَلِّمُ بَعضُهُم عَلَی بَعضٍ۔ فَنَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ عَن رَفعِ الأَیدِی ❷ فِی التَّشَهُّدِ۔ وَلا یَحتَجُّ بِمِثلِ هَذَا ❸ مَن لَهُ حَظٌّ مِنَ العِلمِ۔ هٰذَا مَعرُوفٌ مَشهُورٌ لا إختِلَافَ فِیهِ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: بعض بے علم لوگوں کی دلیل وکیع کی حدیث ہے، جو (انہوں نے) اعمش سے۔ (انہوں نے) میسّب بن رافع سے، (انہوں نے) تمیم بن طرفہ سے

---

❶ المکتبة الظاهریة کے مخطوط اور دار ابن حزم کے نسخہ میں "رَافِعِی" ہے جبکہ المطبعة الخیریة مصر، دارأرقم، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام لاهور کے نسخہ میں "رَافِعُوا" ہے۔

❷ المطبعة الخیریة مصر کے نسخہ میں "الأَیدِی" کی بجائے "لأَیدِی" ہے، یعنی اس کا "الف" ساقط ہے۔ جو کہ کتابت کی غلطی ہے۔

❸ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان، دارارقم کویت اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَلَا یَحْتَجُّ بِهٰذَا" ہے۔

(روایت کی ہے) کہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے؛ اور ہم نماز میں اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا؟ میں تمھیں اپنے ہاتھ اس طرح اٹھائے ہوئے دیکھ رہا ہوں؛ جیسا کہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں، نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔ ❶ یہ (ہاتھوں کا اٹھانا) تشہد میں تھا، قیام میں نہیں۔ ان (صحابہ) میں سے بعض دوسروں کو (نماز میں ہاتھ کے اشاروں سے) سلام کہتے تھے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد میں ہاتھ اٹھانے سے منع کر دیا۔ اس طرح کی روایت سے وہ شخص دلیل نہیں لیتا جس کے پاس تھوڑا سا بھی علم ہے۔ یہ بات مشہور و معروف ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

تکبیر اولیٰ کا رفع الیدین بھی ممنوع ہو گیا......؟

وَلَوكَانَ كَمَا ذَهَبَ إِلَيهِ لَكَانَ رَفعُ الأَيدِي فِي أَوَّلِ التَّكبِيرَةِ وَ أَيضًا تَكبِيرَاتِ صَلَاةِ العِيدِ مَنهِيًّا عَنهَا ، لِأَنَّهُ لَم يَستَثنِ رَفعًا دُونَ رَفعٍ۔ وَقَد بَيَّنَهُ ❷ حَدِيثٌ: حَدَّثَنَاهُ أَبُو نُعَيمٍ حَدَّثَنَا مِسعَرٌ عَن عُبَيدِاللّٰهِ بنِ القِبطِيَّةِ قَالَ: سَمِعتُ جَابِرَ بنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: كُنَّا إِذَا صَلَّينَا خَلفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قُلنَا: السَّلَامُ عَلَيكُم ، السَّلَامُ عَلَيكُم

❶ صحیح مسلم ، کتاب الصلاۃ ، باب الامر بالسکون فی الصلاۃ والنَّھی عن الاشارۃ بالید و رفعھا عند السَّلام ، ح: ۴۳۰۔ سنن أبی داؤد: کتاب الصلاۃ ، بابٌ فِی السَّلام ، ح: ۹۹۸۔ محدثین کا اس روایت کو نماز کے سلام سے متعلق ابواب میں نقل کرنا یہ واضح کرتا ہے کہ اس روایت کا رکوع سے پہلے اور بعد کے رفع الیدین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مزید دیکھئے، راقم الحروف کی تالیف ''نماز کا حسن رفع الیدین'']

❷ المطبعة الخيرية مصر ، دارالحديث ملتان ، مطبع محمدی ، دارارقم اور مطبع مقبول العام لاہور کے نسخہ میں ''وَقَد ثَبَتَ'' ہے۔

......وَأَشَارَ مِسعَرٌ بِيَدَيهِ ❶ ...... فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ ❷ هَؤُلَاءِ يُومِئُونَ ❸ بِأَيدِيهِم كَأَنَّهَا أَذنَابُ خَيلٍ شُمُسٍ، إِنَّمَا يَكفِي أَحَدَهُم ❹ أَن يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مِن عَن يَمِينِهِ وَمِن عَن شِمَالِهِ۔

اگر (اس روایت کا مفہوم) وہی مان لیا جائے جو انہوں نے لیا ہے، تو پہلی تکبیر اور نماز عید کی تکبیرات میں بھی ہاتھ اٹھانا (رفع الیدین کرنا) ممنوع قرار پائے گا، کیونکہ آپ ﷺ نے کسی بھی رفع الیدین کو مستثنیٰ نہیں کیا۔ اس کی وضاحت حدیث نے کردی ہے۔ ہمیں وہ حدیث ابونعیم نے بیان کی (انہوں نے کہا) ہمیں مسعر نے عبیداللہ بن قبطیہ (کے واسطے) سے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو سنا، آپ فرما رہے تھے: جب ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔ ہم السلام علیکم السلام علیکم کہا کرتے تھے۔ ......اور مسعر (راوی) نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا...... نبی ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارے کر رہے ہیں جیسے سرکش گھوڑوں کی دُمیں۔ حالانکہ ہر کسی کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنی ران پر رکھے، پھر اپنے بھائی پر اپنے دائیں اور بائیں طرف سے

❶ المطبعة الخيرية مصر، دارالحديث ملتان، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام لاهور کے نسخہ میں "فَأَشَارَ مِسعَرٌ بِيَدِهِ" ہے۔

❷ مخطوطہ میں "مال بال" ہے۔ جو کہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔

❸ المطبعة الخيرية مصر، دارالحديث ملتان، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "يؤمون" ہے۔

❹ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحديث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أَحَدَكُم" ہے۔

سلام کہے۔ ❶

حدیث کا غلط مفہوم بیان کرنے والوں کے لیے وعید:

قَالَ الْبُخَارِیُّ: فَلْيَحْذَرِ امْرُؤٌ أَنْ يَتَأَوَّلَ أَوْيَتَقَوَّلَ ❷ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا لَمْ يَقُلْ۔ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔[سورة النور، آية، ٦٣]

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: انسان کو (حدیث کی غلط) تاویل کرنے یا؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایسی بات کہنے سے ڈرنا چاہیے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ انہیں آزمائش آن پڑے گی یا کوئی دردناک عذاب مسلط ہو جائے گا۔''

یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے گزشتہ حدیث (نمبر:٣٠) کے الفاظ کی تائید میں بیان کی ہے۔ گزشتہ حدیث (نمبر:٣٠) یزید بن ابی زیاد سے سفیان بن عیینہ نے روایت کی ہے جبکہ یہ حدیث (نمبر:٣١) یزید بن ابی زیاد سے سفیان ثوری نے روایت کی ہے۔ جس سے واضح ہو رہا ہے کہ حدیث کے صحیح الفاظ وہی ہیں جو سفیان ثوری نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کیے ہیں، اور یہی الفاظ سفیان بن عیینہ نے بیان کیے تھے

❶ صحیح (ز)۔ صحیح (ش)۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الامر بالسکون فی الصلاة والنهی عن الاشارة بالید و رفعها عند السلام، ح، ٤٣١۔ مسند الحمیدی، ٢/ ١٤٣، حدیث، ٩٢٠۔ قال حسین سلیم أسد، اسناده صحیح۔

❷ المطبعة الخیریة، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فَلْيَحْذَرِ امْرُؤٌ أَنْ يَتَقَوَّلَ" ہے۔

لیکن بعد میں سفیان بن عیینہ نے جب دوبارہ یہ حدیث یزید بن ابی زیاد سے سنی تو یزید نے الفاظ میں اضافہ کردیا تھا۔ مزید وضاحت کے لیے امام بیہقی رحمہ اللہ کی بیان کردہ سند اور متن نہایت قابل غور ہے، ملاحظہ کیجئے:

"۔ ۔ ۔ إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سُفيَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بنُ أَبِي زِيَادٍ بِمَكَّةَ عَن عَبدِ الرَّحمَنِ بنِ أَبِي لَيلَى عَنِ البَرَاءِ بنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔ قَالَ سُفيَانُ: فَلَمَّا قَدِمتُ الكُوفَةَ سَمِعتُهُ يَقُولُ: يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لا يَعُودُ فَظَنَنتُ أَنَّهُم لَقَّنُوهُ." [1]

"ابراہیم بن بشار کہتے ہیں ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے بیان کیا کہ ہمیں یزید بن ابی زیاد نے مکہ مکرمہ میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ (کے واسطے) سے حدیث بیان کی کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز شروع کی، جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین کیا۔ (ابراہیم بن بشار کہتے ہیں) سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ جب میں کوفہ آیا تو میں نے یزید بن ابی زیاد کو یہی حدیث بیان کرتے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے، پھر (اس کے بعد) ایسا نہیں کرتے تھے۔ (سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ) میں سمجھ گیا کہ انہوں (کوفیوں) نے یزید بن ابی زیاد کو ایسا کہنے کے لیے اکسایا ہے۔"

---

[1] السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ١١١، حديث، ٢٥٣٠.

اس حدیث سے روز روشن کی طرح واضح ہو رہا ہے کہ مکہ مکرمہ میں یزید بن ابی زیاد نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے جو الفاظ بیان کیے ان کے مطابق یہ حدیث؛ تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کے اثبات کی واضح دلیل ہے۔ لیکن یزید بن ابی زیاد نے کوفیوں کے کہنے پر اس حدیث میں ترمیم کردی۔

ممکن ہے کوئی اعتراض کرے کہ اگر سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ''پھر رفع الیدین نہیں کرتے تھے'' کا اضافہ یزید بن ابی زیاد نے کیا ہے تو یہی حدیث دوسرے طریق (سند) سے بھی مروی ہے جس میں یزید بن ابی زیاد نہیں ہے لیکن اس میں بھی یہی الفاظ ہیں، جن سے تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کے علاوہ رفع الیدین کی نفی ثابت ہوتی ہے۔ اسی اعتراض کے پیش نظر امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث کے دوسرے طریق (سند) کو بھی بیان کردیا ہے۔ اس سند میں وکیع نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے۔ ابن ابی لیلیٰ کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ہے۔[1] امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے یہ روایت زبانی بیان کی ہے اس لیے اس میں غلطی کر گیا ہے۔ کیونکہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی یادداشت نہایت کمزور تھی۔ روایتِ حدیث میں غلطی کرنے کے اعتبار سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی حالت یزید بن ابی زیاد سے بھی بدتر ہے۔ یہ شدید ضعیف راوی ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی حدیث کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔ علماء حدیث کے ہاں اس کا تو یزید بن ابی زیاد سے بھی زیادہ برا حال

---

[1] یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ ابن ابی لیلیٰ کے نام سے دو راوی ہیں، ان میں سے ایک راوی کا نام عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ہے جو یزید بن ابی زیاد کا استاذ ہے۔ اور دوسرے کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ہے جو یزید بن ابی زیاد کا شاگرد ہے۔

ہے۔'' ❶ مزید فرماتے ہیں: ''محمد بن عبدالرحمٰن (بن ابی لیلیٰ) حدیث کے علماء کے نزدیک یزید بن ابی زیاد سے بڑھ کر ضعیف راوی ہے۔'' ❷ امام زیلعی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اہل الحدیث (علماء حدیث) کے ہاں یزید بن ابی زیاد سے بڑھ کر ضعیف ہے۔'' ❸ امام شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''میں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے بڑھ کر خراب حافظے والا نہیں دیکھا۔'' ❹ احناف کے بلند پایہ عالم مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے دیکھا ہے کہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے بیان کردہ (احادیث کے) متون اور اسناد میں ردّوبدل پایا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ میرے نزدیک ضعیف ہے جس طرح کہ جمہور علماء کا موقف ہے۔'' ❺ امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی اسے خراب حافظے والا، حدیث کے متون میں غلطی کرنے والا اور ضعیف راوی قرار دیا ہے۔ ❻

روایت کی درست سند:

کوئی مقلد بھائی یہ کہہ سکتا ہے کہ ایک حدیث کا راوی یزید بن ابی زیاد ہے اور دوسری حدیث (زیر بحث) کے راوی یزید بن ابی زیاد کی جگہ عیسیٰ اور حکم بن عتیبہ وغیرہ

---

❶ السنن الکبری للبیھقی:۲/ ۱۱۱، حدیث، ۲۵۳۰ .

❷ معرفة السنن والآثار، للبیھقی، ۲/ ۴۱۹ .

❸ نصب الرایة، ۱/ ۴۰۴ .

❹ تھذیب التھذیب، لابن حجر، ۹/ ۳۰۲۔موسوعة أقوال أبی الحسن الدارقطنی فی رجال الحدیث وعلله، ۲/ ۵۹۶۔ تھذیب الکمال فی أسماء الرجال، للمزی: ۲۵/ ۶۲۵۔ الکامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: ۷/ ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۶۔ کتاب المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین، لابن حبان، ۲/ ۲۴۴ .

❺ فیض الباری علی صحیح البخاری، ۳/ ۳۵۴ .

❻ السنن الکبریٰ، للبیھقي:۵/ ۵۴۴، حدیث، ۱۰۸۱۳ .

ہیں، لیکن دونوں حدیثوں میں الفاظ ایک جیسے ہیں۔ لہٰذا یہ محض اتفاق نہیں ہے۔ اس لیے اگر آپ یزید بن ابی زیاد کی روایت کو تلقین کی بنا پر ضعیف اور ناقابل حجت کہتے ہیں (جیسا کہ گزشتہ حدیث نمبر: ۳۰ کے فوائد میں بیان کر دیا گیا ہے) تو عیسیٰ اور حکم بن عتیبہ کی روایت کردہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی تو یہ الفاظ موجود ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنے کے بعد رفع الیدین نہیں کیا۔

اس بات کا جواب یہ ہے کہ عیسیٰ اور حکم بن عتیبہ کی روایت کردہ حدیث بھی دراصل یزید بن ابی زیاد کی روایت ہے۔ یہاں یزید بن ابی زیاد کی جگہ ان دونوں کے ناموں کا ذکر ہونا غلطی ہے۔ اسی بات کی طرف امام بخاری رحمہ اللہ نے نہایت لطیف اشارہ کر دیا ہے۔

غور فرمائیں: یہ حدیث محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے امام وکیع کے سامنے، کتاب سے دیکھے بغیر، اپنے حافظے (یادداشت) کی بنا پر بیان کی اور اس کی سند یوں بیان کر دی کہ جس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ اس نے یہ حدیث اپنے بھائی عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور حکم بن عتیبہ الکوفی سے روایت کی ہے، جبکہ اس حدیث کی جو سند محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی کتاب میں مذکور ہے اس سے واضح ہوتا تھا کہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے یہ حدیث اپنے بھائی عیسیٰ اور حکم بن عتیبہ سے نہیں بلکہ یزید بن ابی زیاد سے ہی لی ہے۔ جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کر دیا ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے، کہ محمد بن عبداللہ بن نمیر رحمہ اللہ نے کہا: میں نے خود؛ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی کتاب میں یہ حدیث دیکھی ہے اور اس میں اس کی سند اس طرح ہے: ''عن یزید بن أبی زیاد . . . '' یعنی محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے

یہ حدیث یزید بن ابی زیاد سے روایت کی ہے۔ [1]

لہٰذا امام وکیع کی محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کردہ حدیث بھی دراصل یزید بن ابی زیاد کی روایت کردہ حدیث ہے، اسی لیے اس میں بھی وہی الفاظ ہیں جو سابقہ حدیث (نمبر:۳۰) میں مذکور ہیں۔ لہٰذا یہ الفاظ یزید بن ابی زیاد کی طرف سے اضافی اور مدرج ہونے کی وجہ سے ناقابل حجت ہیں۔ اس حدیث کے وہی الفاظ معتبر اور قابل حجت ہیں جو سفیان ثوری، شعبہ اور پہلے پہل امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کیے ہیں۔ وضاحت کے لیے گزشتہ حدیث (نمبر:۳۰) کے فوائد کا مطالعہ کیجیے۔

چونکہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی حدیث میں امام وکیع رحمہ اللہ راوی ہیں۔ اس لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے یہاں امام وکیع کی بیان کردہ ایک اور حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے۔ تاکہ اگر کسی کے ذہن میں یہ اشکال پیدا ہو، کہ اگر امام وکیع رحمہ اللہ کی محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کردہ حدیث کو آپ لوگ قابل حجت تسلیم نہیں کر رہے تو امام وکیع رحمہ اللہ کی اعمش سے روایت کردہ (سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی) ایک حدیث میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع الیدین سے منع کرنا مذکور ہے۔ لہٰذا رفع الیدین نہیں کرنا چاہیے۔

اس اشکال کو ختم کرنے کے لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے امام وکیع رحمہ اللہ کی اعمش سے روایت کردہ حدیث بیان کرنے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی یہ فرما دیا ہے کہ امام وکیع کی اعمش سے روایت کردہ (سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی) حدیث کو رفع الیدین سے منع کرنے کا استدلال کرنے اور اس کی بنا پر رفع الیدین کرنے سے روکنے کی غلطی وہی کرے گا جو حدیث سے ناواقف، بے علم اور جاہل شخص ہوگا۔ کیونکہ یہ حدیث تو تشہد

---

[1] العلل ومعرفة الرجال، بروایة عبدالله بن احمد:١/ ٣٦٨، حدیث، ٧٠٧.

سے متعلق ہے قیام سے متعلق نہیں ہے۔ دراصل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز سے سلام پھیرتے وقت ایک دوسرے کی طرف ہاتھوں سے اشارہ کیا کرتے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس عمل سے منع فرمایا تھا۔

اگر یہی مراد لی جائے تو......!

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے یہی مراد لیا جائے تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو نہیں فرمایا کہ تم لوگ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کیا کرو باقی مواقع پر رفع الیدین نہ کیا کرو۔ بلکہ اس حدیث میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلقاً رفع الیدین سے منع کر دیا ہے۔ لہٰذا تکبیر تحریمہ اور نماز عید کی تکبیرات کا رفع الیدین بھی اس حدیث کے پیش نظر ممنوع قرار پاتا ہے۔

حالانکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حالانکہ امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے:

"وَقَالَ أبو حَنِيفَة تُرفَعُ اليَدانِ فِي تكبِيرَاتِ العِيدَينِ كلها إلا فِي تكبِيرَةِ الرُّكُوعِ۔" [1]

"امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عید کی تمام تکبیرات میں رفع الیدین کیا جائے گا۔ لیکن رکوع کی تکبیر کے ساتھ رفع الیدین نہیں کیا جائے گا۔"

حقیقت یہ ہے:

حقیقت یہی ہے کہ امام وکیع رحمہ اللہ کی اعمش سے روایت کردہ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں رکوع سے قبل اور بعد رفع الیدین کرنے سے منع نہیں کیا گیا بلکہ تشہد میں سلام پھیرنے کے وقت ہاتھوں کو حرکت دینے سے منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ

---

[1] الحجة على أهل المدينة، للشيباني: ١/ ٢٩٩.

امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بروایۃ عبیداللہ بن قبطیہ ذکر کرکے وضاحت کردی ہے۔ اور حدیث کا غلط مفہوم بیان کرکے عوام الناس کو گمراہ کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ذکر کیا ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [النور: ٦٣]

"رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم کے خلاف چلنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ انہیں کوئی آزمائش یا دردناک عذاب پہنچ سکتا ہے۔"

رفع الیدین نماز کا حسن ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَن عَبدِالمَلِكِ قَالَ: سَأَلتُ سَعِيدَ بنَ جُبيرٍ عَن رَفعِ اليَدَينِ فِى الصَّلاةِ فَقَالَ: هُوَ شَىءٌ تُزَيِّنُ بِهِ صَلاتَكَ .

ہمیں محمد بن یوسف نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں سفیان نے عبدالملک (کے واسطے) سے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے سعید بن جبیر سے رفع الیدین کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: یہ ایسا عمل ہے جس کے ساتھ تم اپنی نماز کو خوبصورت بناتے ہو۔ ❶

امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ جلیل القدر تابعی ہیں۔ آپ رحمہ اللہ کو سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدہ عائشہ صدیقہ، سیدنا عبداللہ بن مغفل، سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا عبداللہ بن زبیر، سیدنا انس بن مالک، سیدنا ابوسعید خدری، سیدنا عدی بن حاتم، سیدنا ابوموسیٰ اشعری اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سمیت کئی صحابہ سے ملاقات، روایت حدیث اور بالخصوص

---

❶ صحیح (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں البتہ یہ سند مقطوع ہے (ش)۔ السنن الکبریٰ، للبیهقی: ۲/ ۱۰۹، حدیث: ۲۵۲۵ .

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو قرآن مجید سنانے کا شرف حاصل ہے۔

امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے شیوخ (اساتذہ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین کے قائل و فاعل، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اثبات رفع الیدین کی احادیث بیان کرنے والے ہیں۔ جن میں سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بنیادی جبکہ سیدنا عبداللہ بن زبیر اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی احادیث رفع الیدین دوام پر بہترین دلیل ہیں۔ اسی طرح باقی صحابہ رضی اللہ عنہم بھی رفع الیدین کے قائل و فائل تھے، جس کا تذکرہ، ان شاء اللہ اپنے اپنے مقامات پر اسی کتاب میں آئے گا۔ یہی وجہ ہے کہ امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ رفع الیدین کرتے تھے، [1] اور انہوں نے رفع الیدین کو نماز کا حسن بھی قرار دیا ہے۔ ان کا یہ بیان بھی ان کے شیخ اور استاذ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہی الفاظ کی ترجمانی ہے، کیونکہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رفع الیدین کی اہمیت وفضیلت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''رفع الیدین کرنا نماز کی زینت ہے۔'' [2]

ایک روایت میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ان الفاظ میں منقول ہے:

''ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور نماز کی زینت تکبیر اور رفع الیدین ہے۔'' [3]

اسی سے ملتے جلتے الفاظ نعمان بن ابی عیاش رحمہ اللہ نے بھی رفع الیدین کے بارے میں کہے تھے۔ جو اسی کتاب میں حدیث نمبر: ۵۰ کے تحت باسند صحیح مذکور ہیں۔

---

[1] جیسا کہ اسی کتاب میں حدیث نمبر: ۵۳ کے تحت مذکور ہے۔

[2] فتح الباری شرح صحیح البخاری، لابن حجر: ۲/ ۲۱۸۔ عمدة القاري شرح صحيح البخاري: ۵/ ۲۷۲.

[3] شرح الزرقانی علی موطأ الإمام مالك: ۱/ ۲۹۴۔ التمهيد لما فی الموطأ من المعانی والأسانيد، (التمهيد لابن عبدالبر): ۹/ ۲۲۵.

واللہ العظیم! مبارک باد کے مستحق اور خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو مسنون طریقے کے مطابق خوبصورت نمازیں ادا کرتے ہیں۔

یہاں چار باتیں قابل غور ہیں:

۱:...... امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ (سرکش گھوڑوں کی دموں سے تشبیہ والی) حدیث کے بعد امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا یہ قول اس لیے ذکر کیا ہے کہ جو عمل نماز کے لیے زینت اور حسن کا باعث ہے اس عمل کو سرکش گھوڑوں کی دموں کی حرکت جیسی قبیح چیز کے ساتھ کیسے تشبیہ دی جاسکتی ہے؟ لہٰذا ہاتھ اٹھانے کے جس عمل سے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں منع کیا گیا ہے وہ تکبیر اور رکوع کے وقت کا رفع الیدین نہیں بلکہ وہ سلام پھیرنے کے وقت ہاتھوں سے اشارہ کرنا ہے۔

مقلدین بھائی تو اس بات کا بعض مقامات پر اقرار کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے پہل رفع الیدین کیا کرتے تھے لیکن بعد میں چھوڑ دیا۔ [1] جبکہ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ جو عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ بھی کیا، وہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بن گیا، اور سنت کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرکش گھوڑوں کی دموں سے کس طرح تشبیہ دے سکتے ہیں؟

۲:...... سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں سرکش گھوڑوں کی دموں کے الفاظ

---

[1] جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ ''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھے تو ہم نماز کے شروع میں اور نماز میں رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو نماز میں رکوع کے وقت کا رفع الیدین چھوڑ دیا اور نماز کے شروع والا رفع الیدین باقی رکھا۔ حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔'' [أخبار الفقهاء والمحدثين، ٣١٦] دور حاضر کے معروف حنفی عالم، دارالعلوم دیوبند ہندوستان کے شیخ الحدیث، مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی حنفی دیوبندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یونہی ابتداء میں رفع یدین بھی کیا جاتا تھا مگر بعد میں حکم خداوندی ''وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ'' کے بموجب رفع یدین کی بجائے عدم رفع یدین کو راجح قرار دیا گیا۔ [مسئلہ تحقیق رفع یدین، ص: ۱۰]

بیان کر کے جو شخص نماز میں رفع الیدین کرنے سے منع کرتا ہے اسے غور کرنا چاہیے کہ گھوڑے اپنی دموں کو دائیں بائیں ہلاتے ہیں، اوپر نیچے نہیں ہلاتے۔ اور نماز میں رفع الیدین؛ ہاتھوں کو اوپر نیچے حرکت دے کر کیا جاتا ہے۔

۳:...... اگر گھوڑوں کی دموں سے تشبیہ دے کر رسول اللہ ﷺ نے نماز میں رفع الیدین کرنے سے منع کیا ہے تو پھر تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کیوں کرتے ہو؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے سرکش گھوڑوں کی دموں سے تشبیہ والی حدیث میں یہ فرمایا ہے کہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین نہ کیا کرو یہ سرکش گھوڑوں کی دموں کی حرکت جیسا عمل ہے البتہ تکبیر تحریمہ کا رفع الیدین سرکش گھوڑوں کی دموں کی حرکت جیسا عمل نہیں ہے اس لیے تکبیر تحریمہ کے وقت تو رفع الیدین کرلیا کرو لیکن رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین نہ کیا کرو۔ .... ذرا غور کریں...... کیا رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا ہے؟......

۴:...... امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے جس رفع الیدین کو نماز کے لیے خوبصورتی کا باعث قرار دیا ہے اس سے مراد صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنا نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا ہے۔ جیسا کہ امام بیہقی رحمہ اللہ کی بیان کردہ حدیث میں مذکور ہے:

"أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: هُوَ شَيْءٌ يُزَيِّنُ بِهِ الرَّجُلُ صَلَاتَهُ۔ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الْإِفْتِتَاحِ وَعِنْدَ الرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ" [1]

---

[1] السنن الكبرىٰ، للبيهقي: ٢/ ١٠٩، ح:٢٥٢٥۔ البدر المنير، لابن الملقن: ٣/ ٤٧٩.

''سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے نماز میں رفع الیدین کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ ایسا عمل ہے جس سے انسان اپنی نماز کو خوبصورت بناتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم (نماز کے) آغاز میں، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔''

اس تفصیل کی تائید نعمان بن ابی عیاش رحمہ اللہ کی روایت سے بھی ہوتی ہے جو اسی کتاب میں حدیث نمبر: ۵۰ تحت مذکور ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''ہر چیز کی زینت ہوتی ہے۔ اور نماز کی زینت یہ ہے کہ جب تم تکبیر (تحریمہ) کہو، جب رکوع کرو اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاؤ تو رفع الیدین کرو۔ [1]

[1] مزید حوالہ کے لیے دیکھئے: الإستذکار، لإبن عبدالبر: ۱/ ۴۰۸۔ التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد، لابن عبدالبر: ۹/ ۲۲۵۔ البدر المنير، لابن الملقن: ۳/ ۴۷۹.

حدیث: 33

نافع کی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت:

أَخبرَنَا ❶ مَحمُودٌ أَخبرَنَا عَبدُالرَّزَّاقِ أَخبرَنَا ابنُ جُرَيجٍ ❷ أَخبرَنِى نَافِعٌ أَنَّ ابنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُكَبِّرُ بِيَدَيهِ حِينَ يَستَفتِحُ وَحِينَ يَركَعُ وَحِينَ يَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ، وَ ❸ حِينَ يرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَ ❹ حِينَ يَستَوِى قَائِمًا۔ قُلتُ لِنَافِعٍ: كَانَ ابنُ عُمَرَ يَجعَلُ الأُولَى ❺ أَرفَعَهُنَّ؟ قَالَ: لَا۔

ہمیں محمود نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبدالرزاق نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ابن جریج نے بیان کیا (انہوں نے کہا) مجھے نافع نے بتایا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کے ساتھ تکبیر کہتے (یعنی

❶ المطبعة الخيرية، دارالحديث ملتان، مطبع محمدى، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارالحديث ملتان اور دارارقم کے نسخہ میں "أنبأنا عَبدُالرَّزَّاقِ أنبَأنا ابنُ جُرَيجٍ" ہے۔

❸ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ" نہیں ہے۔

❹ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ" نہیں ہے۔

❺ المطبعة الخيرية، دارارقم كويت، دارالحديث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "الأَوَّلَ" ہے۔

رفع الیدین کرتے)۔ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے اور جب (دوسری رکعت سے اٹھ کر) سیدھے کھڑے ہوتے (تب بھی رفع الیدین کرتے)۔ میں نے نافع سے پوچھا: کیا سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ پہلے (تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین) کو زیادہ بلند کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔ [1]

ترک رفع الیدین کسی صحابی سے ثابت نہیں:

قَالَ أَبُو عَبدِ اللَّهِ: وَلَم يَثبُت عِندَ أَهلِ النَّظَرِ مِمَّن أَدرَكنَا مِن أَهلِ الحِجَازِ وَأَهلِ العِرَاقِ مِنهُم عَبدُاللَّهِ بنُ الزُّبَيرِ وَعَلِيُّ بنُ عَبدِاللَّهِ بنِ جَعفَرٍ وَيَحيَى بنُ مَعِينٍ وَأَحمَدُ بنُ حَنبَلٍ وَإِسحَاقُ بنُ رَاهَوَيهِ ...... هٰؤُلاءِ أَهلُ العِلمِ مِن أَهلِ زَمَانِهِم [2] ...... فَلَم يَثبُت عِندَ أَحَدٍ مِنهُم عَلِمنَا [3] فِي تَركِ رَفعِ الأَيدِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ و سَلَّمَ وَ [4] لا عَن أَحَدٍ مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ لَم يَرفَع يَدَيهِ۔

ابوعبداللہ (امام بخاری) رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے حجاز اور عراق کے جتنے بھی اہل نظر (جید محقق) علماء کو دیکھا ہے، جن میں عبداللہ بن زبیر (حمیدی)، علی بن عبداللہ بن جعفر (المدینی)، یحیٰی بن معین، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ شامل ہیں...... یہ

---

[1] صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں (ش)۔ صحیح (ع)۔ سنن أبی داؤد: کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ، ح: ۷٤۱۔ مصنف عبدالرزاق: ۲/ ٦۷، ح: ۲٥۲۰.

[2] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "مِن بَينِ أَهلِ زَمَانِهِم" ہے۔

[3] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عُلِمَ" ہے۔

[4] مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ" نہیں ہے۔

اپنے زمانے کے جید علماء ہیں...... ہمارے علم کے مطابق ان میں سے کسی کے نزدیک بھی ترک رفع الیدین نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ اور نہ ہی آپ ﷺ کے کسی صحابی سے ثابت ہے کہ وہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

فوائد

اس حدیث میں جہاں رفع الیدین کا اثبات مذکور ہے وہاں رفع الیدین میں ہاتھوں کو اٹھانے کی حد بندی کا ذکر بھی ہے۔ مقلدین بھائی، تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرتے ہیں بعد میں نہیں کرتے، لیکن تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین میں اپنے ہاتھ کندھوں سے بہت اوپر بلکہ بعض تو کانوں سے بھی اوپر لے جاتے ہیں۔ جبکہ بعض لوگ ہاتھوں کو اس انداز سے کانوں کے قریب کرتے ہیں کہ ہاتھوں کو کانوں کی پچھلی جانب لے جاتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔

ایک صحیح حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھائے۔ [1] جبکہ دوسری صحیح حدیث میں مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے رفع الیدین کرتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائے۔ [2]

لہٰذا یہ دونوں طریقے الگ الگ بھی درست ہیں اور اگر ان دونوں احادیث کو جمع کر کے درمیانہ طریقہ اپنایا جائے، کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ رخ کر کے

---

[1] دیکھئے: صحیح البخاری: کتاب الاذا، باب إلى أين يرفع يديه، حديث، ۷۳۸۔ صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع وفی الرفع من الركوع وأنه لا يفعله إذا رفع من السجود، ح: ۳۹۰.

[2] دیکھئے: صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع وفی الرفع من الركوع وأنه لا يفعله إذا رفع من السجود، حديث: ۳۹۱.

انھیں کندھوں کے سامنے اس طرح اوپر اٹھایا جائے کہ انگلیاں کانوں تک اور ہتھیلیاں کندھوں کے برابر تک آجائیں۔تو دونوں طریقوں پر بیک وقت عمل ہو جائے گا۔ان شاء اللہ۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال:

امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے: سردی کے باعث اگر ہمارے اوپر چادر ہو تو ہم کندھوں کے برابر اور جب چادر نہ ہو تو کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے ہیں۔اس طرح سے ہم سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث پر مکمل اور بغیر کسی تعارض و تضاد کے عمل کرتے ہیں۔ [1]

بعض لوگ ہاتھوں کو کانوں سے پیچھے تک لے جاتے ہیں۔ان کا یہ انداز غلط ہے۔ابن جریج نے نافع رحمہ اللہ سے پوچھا تھا:

"أَكَانَ يُخلِفُ بِشَيءٍ مِنهُنَّ أُذُنَيهِ؟ قَالَ: لَا، وَلَا يَبلُغُ وَجهَهُ" [2]

"کیا سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (رفع الیدین کرتے ہوئے) ہاتھوں کو کانوں سے پیچھے لے جاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، اور نہ ہی (ان کے ہاتھ) چہرے تک پہنچتے تھے۔"

یہاں یہ بات بھی ذہن نشیں رکھنا ضروری ہے کہ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں۔عورتیں بھی رفع الیدین میں اپنے ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر تک اٹھائیں۔سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا اسی طرح رفع الیدین کیا کرتی تھیں۔امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے

---

[1] شرح معانی الآثار، للطحاوی: ۱/ ۱۹۶، حدیث: ۱۱۷۰.

[2] مصنف عبدالرزاق: ۲/ ٦٧، حدیث، ۲٥۲۰.

ایک روایت میں بیان کیا ہے:

"... تَرفعُ كَفَّيها حَذوَ مَنكِبَيها ..."

"سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا اپنی دونوں ہتھیلیاں دونوں کندھوں کے برابر اٹھایا کرتی تھیں۔" [1]

محدثین ائمہ کرام رفع الیدین کے قائل وفاعل:

حدیث بیان کرنے کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے بعض جلیل القدر اور جید ائمہ کرام کا ذکر کیا ہے کہ ان عظیم ائمہ کے ہاں بھی رفع الیدین کا ترک ثابت نہیں ہے۔ ان ائمہ کرام میں عبداللہ بن زبیر حمیدی رحمہ اللہ اہل مکہ کے معروف امام ہیں۔ علی بن المدینی رحمہ اللہ اہل بصرہ کے امام ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ اہل بغداد کے امام ہیں۔ احمد بن حنبل رحمہ اللہ امام السنۃ ہیں۔ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ اپنے وقت کے جلیل القدر امام ہیں۔ ان تمام ائمہ کرام رحمہم اللہ کا کسی مسئلہ پر اتفاق کرنا گویا کہ تمام اہل علم، متبعین سنت، ائمہ کرام کا اتفاق کرنا ہے۔ لہٰذا امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ اشارہ دیا ہے کہ رفع الیدین کرنے پر ائمہ حدیث کا اتفاق ہے۔

[1] مصنف ابن أبی شیبة:١/ ٢١٦، حدیث، ٢٤٧٠

حدیث: 34

حسن بصری اور ابن سیرین رحمہما اللہ کا فتوی:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰہِ أَخبَرَنَا ❶ هِشَامٌ عَنِ الحَسَنِ وَابنِ سِيرِينَ ❷ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ: إِذَا كَبَّرَ أَحَدُكُم لِلصَّلَاةِ فَليَرفَع يَدَيهِ حِينَ يُكَبِّرُ وَحِينَ يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔ وَكَانَ ابنُ سِيرِينَ يَقُولُ: هُوَ مِن تَمَامِ الصَّلَاةِ۔

ہمیں محمد بن مقاتل نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبداللہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ہشام نے حسن (بصری) اور ابن سیرین کے بارے میں بتایا کہ وہ دونوں کہا کرتے تھے: تم میں سے کوئی بھی جب نماز کے لیے تکبیر (تحریمہ) کہے تو اسے چاہیے کہ جب تکبیر کہے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھائے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرے (یعنی رفع الیدین کرے) اور ابن سیرین کہا کرتے تھے: یہ (رفع الیدین) نماز کی تکمیل ہے۔ ❸

---

❶ المطبعة الخیریة، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی اور دارارقم کے نسخہ میں "أنبأنا" ہے۔

❷ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عَنِ الْحَسَنِ وَ ابْنِ شِهَابٍ" ہے۔

❸ ضعیف (ز)۔ راوی ثقہ ہیں یہ سند مقطوع ہے (ش)۔ التمهيد، لابن عبدالبر: ۹/ ۲۱۸

فوائد

علامہ ابن الملقن رحمہ اللہ نے اثرم رحمہ اللہ کے حوالے سے ایک روایت کی ہے جس میں مذکور ہے کہ امام حسن بصری اور امام محمد بن سیرین رحمہما اللہ نماز شروع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [1] یہاں رکوع جاتے وقت رفع الیدین کا ذکر نہیں ہے۔ اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں لیا جا سکتا کہ یہ دونوں ائمہ کرام رکوع جاتے وقت رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ رکوع جاتے وقت بھی رفع الیدین کرنا ان ائمہ کرام کا معمول تھا۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کے بعد امام ترمذی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے اسی حدیث کے مطابق تابعین میں سے امام حسن بصری رحمہ اللہ .....وغیرہ کا عمل تھا۔ [2]

اسی کتاب میں حدیث نمبر: ۵۵ کے تحت باسند صحیح مذکور ہے کہ محمد بن سیرین اور حسن بصری رحمہما اللہ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ [3]

---

[1] البدر المنیر ، لابن الملقن:۳/ ۴۷۹ .

[2] سنن الترمذی: أبواب الصلاۃ ، باب رفع الیدین عندالرکوع ، حدیث ، ۲۵۶ .

[3] مزید حوالہ کے لیے دیکھئے:التمہید ، لابن عبدالبر:۹/ ۲۱۸ .

حدیث: 35

سالم بن عبداللہ کی اپنے والد، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت:

حَدَّثَنَا أَبُو الیَمَان أَنبَأَنَا شُعَیبٌ عَنِ الزُّهرِیِّ عَن سَالِمِ بنِ عَبدِاللّٰهِ أَنَّ عَبدَاللّٰهِ بنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ، قَالَ: رَأَیتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ ❶ إِذَا افتَتَحَ التَّکبِیرَ فِی الصَّلَاةِ رَفَعَ یَدَیهِ حِینَ یُکَبِّرُ حَتَّی یَجعَلَهُمَا ❷ حَذوَ مَنکِبَیهِ وَ إِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوعِ فَعَلَ مِثلَ ذٰلِكَ وَإِذَا قَالَ ❸: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ، فَعَلَ مِثلَ ذٰلِكَ؛ وَقَالَ: رَبَّنَا لَكَ الحَمدُ، وَلَا یَفعَلُ ذٰلِكَ حِینَ یَسجُدُ وَلَا حِینَ یَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ السُّجُودِ۔

ہمیں ابوالیمان نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں شعیب نے بیان کیا، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سالم بن عبداللہ سے (روایت کیا) کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تکبیر افتتاح کہتے تو تکبیر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اس قدر بلند کرتے کہ انہیں کندھوں کے برابر کر دیتے۔ جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تو اسی طرح کرتے۔ اور جب، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن

---

❶ المطبعة الخیریة، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "رَأَیتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ" ہے۔

❷ المطبعة الخیریة اور دارارقم کے نسخہ میں "یَجْعَلَهَا" ہے۔

❸ مخطوطہ میں "إِذَا" نہیں ہے۔ ہم نے اسے دیگر نسخوں سے نقل کیا ہے۔

حَـمِـدَه“ کہتے (یعنی رکوع سے اٹھتے) تو پھر بھی اسی طرح کرتے اور”رَبَّـنَـا لَكَ الْحَمد “ ❶ کہتے۔ آپ ﷺ جب سجدہ کرتے اور جب اپنا سر سجدوں سے اٹھاتے، تو پھر ایسا (یعنی، رفع الیدین) نہیں کرتے تھے۔ ❷

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ متبع سنت انسان:

قَالَ البُخَارِيُّ: وَكَانَ ابنُ المُبَارَكِ يَرفَعُ يَدَيهِ وَهُوَ أَكثَرُ أَهلِ زَمَانِهِ عِلمًا فِيمَا نَعرِفُ ❸ فَلَو لَم يَكُن عِندَ مَن لَا يَعلَمُ مِنَ السَّلَفِ عِلمٌ ❹ فَاقتَدَى بِابنِ المُبَارَكِ ......فِيمَا اتَّبَعَ الرَّسُولَ وَأَصحَابَهُ وَالتَّابِعِينَ...... لَكَانَ أَولَى بِهِ مِن أَن يُثبِتَهُ ❺ بِقَولِ مَن لَا يَعلَمُ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: ابن المبارک رحمہ اللہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جہاں تک ہم جانتے ہیں؛ آپ رحمہ اللہ اپنے دور کے (علماء میں) سب سے زیادہ علم رکھنے والے (جید عالم) تھے۔ اگر کسی ایسے شخص کے پاس ......جو سلف صالحین کو نہیں جانتا...... کسی بات کا علم نہ ہو، اور اس نے ابن مبارک رحمہ اللہ کی اقتدا کرلی، ......جن کاموں میں انہوں (ابن مبارک) نے رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کی پیروی کی ہے۔ تو یہ

---

❶ ترجمہ: ہمارے رب! تمام تعریفیں آپ ہی کے لیے ہیں۔

❷ صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ صحیح (ش)۔ صحيح البخاري: كتاب الاذان، باب الى اين يرفع يديه، ح:٧٣٨۔ سنن النسائي: كتاب الافتتاح، باب العمل فى افتتاح الصلاة، ح:٨٧٦۔ سنن الكبرىٰ، للبيهقي: ١/ ١٤١، ح:٣٦٢.

❸ المطبعة الخيرية، دارارقم كويت، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ”وَهُوَ أَكبَرُ أَهلِ زَمَانِهِ عِلمًا فِيمَا يُعرفُ“ ہے۔

❹ مخطوطہ اور دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں ”علمًا“ ہے۔

❺ المطبعة الخيرية مصر اور دارارقم کے نسخہ میں ”ينبه“ ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ”أن نأبه“ ہے۔ مطبع محمدی اور دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں ”أن يَتَّبعَ“ ہے۔

(اقتدا) اس شخص کے لیے، اس بات سے بہتر ہے کہ وہ بے علم لوگوں کی باتوں کو (مختلف تاویلات کے ساتھ) ثابت کرتا پھرے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی کم سنی، قوت حافظہ وصالحیت:

وَالْعَجَبُ أَن يَقُولَ أَحَدُهُم بِأَنَّ ابنَ عُمَرَ كَانَ صَغِيرًا [1] فِي عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ؛ وَلَقَد شَهِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لِابنِ عُمَرَ بِالصَّلَاحِ۔

تعجب ہے کہ کوئی یہ کہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کم سن تھے۔ حالانکہ یقیناً نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے نہایت نیک ہونے کی گواہی دی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ پر جاہلانہ الزام:

ایک مقلد مترجم نے جزء رفع الیدین کے ترجمہ میں "فَاقتَدَى بِابنِ المُبَارَكِ" کا ترجمہ: "تو وہ ابن مبارک کی ہر مسئلہ میں تقلید کرلے" ذکر کیا ہے جس میں اضافی الفاظ کے ساتھ ساتھ "فَاقتَدَى" کا ترجمہ "تقلید" کر کے علمی دیانتداری کو زور دار لات مار دی ہے۔ اور یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ یہاں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی تقلید کا حکم دے رہے ہیں۔ [2] جبکہ یہ امام بخاری رحمہ اللہ پر صریح الزام ہے۔ کیونکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اقتدا کرنے کو کہا ہے، وہ بھی ہر مسئلہ میں نہیں۔ امام محترم رحمہ اللہ کا مقصد یہ تھا کہ جس شخص کو عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا موقف و عمل مل

---

[1] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "كَانَ ابنُ عُمَرَ صَغِيرًا" ہے۔

[2] جزء القراءة و جزء رفع الیدین (یکجا، مترجم)، ص: ۳۰۷۔ ترجمہ از: محمد امین صفدر اوکاڑوی.

جائے اسے جان لینا چاہیے کہ سلف صالحین کا یہی موقف و عمل ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کے قول کا اصل مفہوم:

چونکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی تقلید کا حکم نہیں دیا اور نہ ہی ہر مسئلہ میں ان کی پیروی کا کہا ہے، اسی لیے اگلی سطور میں واضح کر دیا ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی ان کاموں میں اقتدا کرو، جن میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ، اور تابعین کی پیروی کی ہے۔ جبکہ تقلید میں ایسا نہیں ہوتا۔ کسی بھی شخصیت کا عمل یا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یا سنت سے متصادم ہو جائے تو ایسی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث و سنت ہی قابل اتباع ہوگی۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا قول بھی اسی بات کی عکاسی کرتا ہے۔

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ متبع سنت انسان تھے، آپ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اسلاف میں سے کسی اور کا رفع الیدین کرنا اگر معلوم نہ ہو سکے لیکن عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا عمل مل جائے تو اسلاف کے نظریہ اور عملی زندگی کو جاننے کے لیے کافی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے مزید فرمایا ہے کہ سنت کا انکار کرنے والوں کی حمایت میں، سنت کے عاملین سے بحث و تکرار اور مجادلہ کرنے کی بجائے، متبع سنت اسلاف کی پیروی بہتر ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کم سن اور پچھلی صفوں کے نمازی......؟

امام بخاری رحمہ اللہ نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔ کیونکہ احناف سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کم سن قرار دے کر ان کی رفع الیدین کے اثبات والی احادیث پر عمل کرنے سے انکار کرتے ہیں۔
معزز قارئین! سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں حنفی مقلد بھائیوں کا کہنا ہے:

"وَرُوَاتُهُ ابنُ عُمَرَ وَوَائِلُ بنُ حُجرٍ كَانُوا يَقُومُونَ بِبُعدٍ مِنهُ

......عَلَیهِ الصَّلاۃُ وَالسَّلامُ...... وَالأَخذُ بِقَولِ الأَقرَبِ أَولَی۔"[1]

"یعنی: اثبات رفع الیدین کے راوی: سیدنا ابن عمر اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہما تو نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کھڑے ہوتے تھے۔ (اس لیے ان کی احادیث قبول نہیں کی جائیں گی) حدیث اسی کی قبول کی جائے گی جو قریب ترین ہوتا تھا۔"

اسی نظریے کا ردّ کرنے کے لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی فقاہت، قوت حافظہ اور صالحیت کو بیان کیا ہے۔ تعجب ہے کہ ایک طرف اپنے موقف کے لیے اخبار الفقہاء والمحدثین نامی غیر مستند کتاب سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب، موضوع روایت پیش کرتے ہیں کہ مکہ میں رفع الیدین کرتے تھے لیکن مدینہ میں چھوڑ دیا۔ تفصیل، اسی کتاب میں حدیث نمبر۲ کے تحت دیکھیں اور دوسری طرف سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اثبات رفع الیدین والی صحیح ترین احادیث کو ترک کرنے اور رفع الیدین کا انکار کرنے کے لیے انہیں پچھلی صف کا نمازی ظاہر کر کے ان کی بیان کردہ حدیث کو بے وقعت قرار دے دیا جاتا ہے (نعوذ باللہ)۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔ مزید وضاحت کے لیے اگلی احادیث کے فوائد کا مطالعہ کریں۔

اگر احناف بھائیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نماز ادا کرنے والوں یعنی پہلی صف کے نمازی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بات ہی ماننی ہے تو پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اثبات رفع الیدین کی سنن بیہقی میں مذکور حدیث کو اپنا لینا چاہیے۔ جس میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا ذکر موجود ہے۔[2] یا پھر جرأت کر کے یہ دعویٰ بھی کر چھوڑیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی پچھلی صف کے نمازی تھے۔

---

[1] العنایة شرح الهدایة، للبابرتی: ۱/ ۳۱۱

[2] حوالہ کے لیے دیکھئے: السنن الکبریٰ للبیهقی: ۲/ ۱۰۷، حدیث: ۲۵۱۹.

حدیث: 36

ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ سُلَيمَانَ حَدَّثَنَا ابنُ وَهبٍ عَن يُونُسَ عَنِ ابنِ شِهَابٍ❶ عَن سَالِمِ بنِ عَبدِاللّٰهِ عَن أَبِيهِ عَن حَفصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ عَبدَاللّٰهِ بنَ عُمَرَ رَجُلٌ صَالِحٌ۔

ہمیں یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ابن وہب نے بیان کیا انہوں نے یونس سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے، انہوں نے (اپنی ہمشیر، ام المومنین) سیدہ حفصہ (بنت عمر) رضی اللہ عنہا سے (روایت کیا)، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نیک آدمی ہے۔❷

---

❶ مطبع مقبول العام، مطبع محمدی اور دار ارقم کے نسخہ میں "عن ابن شهاب" ساقط ہے۔ جبکہ دار الحدیث ملتان میں "ابن شهاب" (لقب) کی بجائے (ان کا نسبی نام) "الزهری" مذکور ہے۔

❷ صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ اس سند کے ساتھ یہ حدیث حسن ہے۔ (ش)۔ صحیح (ع)۔ صحیح البخاری: کتاب المناقب، باب مناقب عبدالله بن عمر رضی اللہ عنہ، ح:٣٧٤٠۔ سنن ابن ماجة: کتاب تعبیر الرؤیا، باب تعبیر الرؤیا، ح:٣٩١٩۔ مسند الطیالسی: ٣/ ١٦٤، ح:١٦٩٣۔

فوائد

اس حدیث کا جزء رفع الیدین سے براہ راست کوئی واضح تعلق نہیں ہے، لیکن سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ذات پر اعتراض کرنے والوں کے جواب اور ردّ میں امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں منزلت اور ان کی شرعی امور سے وابستگی کو بیان کرنے کے لیے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

مکی دور؛ مجھے یاد ہے:

حَـدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِاللَّهِ حَدَّثَنَا سُفيَانُ قَالَ: قَالَ عَمرُو: قَالَ ابنُ عُمَرَ رَضِـيَ الـلَّهُ عَنْهُ: إِنِّي لَأَذكُرُ عُمَرَ حِينَ أَسلَمَ، فَقَالُوا: صَبَأَ عُمَرُ صَبَأَ عُمَرُ۔ فَجَاءَ العَاصِي بنُ وَائِلٍ ❶ فَقَالَ: صَبَأَ عُمَرُ صَبَأَ عُمَرُ، فَمَه فَأَنَا لَهُ جَارٌ، فَتَرَكُوهُ۔

ہمیں علی بن عبداللہ (المدینی) نے بیان کیا (انھوں نے کہا) ہمیں سفیان نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ عمرو (بن دینار) نے بیان کیا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً مجھے سیدنا عمر (بن خطاب) رضی اللہ عنہ کے بارے میں یاد ہے کہ وہ مسلمان ہوئے تو ان لوگوں (کفار مکہ) نے کہا: عمر بے دین ہوگیا، عمر بے دین ہوگیا۔ عاص بن وائل آیا تو کہنے لگا: عمر بے دین ہوگیا، عمر بے دین ہوگیا ہے (تو کیا ہوا؟)؛ پیچھے ہٹو، مَیں اس کا پناہ دہندہ ہوں۔ ❷ تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔ ❸

❶ المطبعة الخيرية، دارارقم كويت، مطبع محمدى، دارالحديث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں اس کا نام "العاص بن وائل" مذکور ہے۔ یہ عاص (عاصی) بن وائل سہمی ہے۔

❷ یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میری امان اور پناہ میں ہیں۔

❸ صحيح (ز)۔ صحيح (ش)۔ صحيح البخارى: كتاب المناقب، باب اسلام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ح:٣٨٦٥۔ فضائل الصحابة، لابن حنبل:١/ ٢٨٢۔ عاص بن وائل بن هاشم بن سُعَيد بن سهم القرشیؒ السهمى، کافر اور دشمن اسلام تھا۔ معروف صحابی سیدنا ⇦

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ متبع سنت اور جنتی شخصیت:

قَالَ البُخَارِیُّ: قَالَ سَعِیدُ بنُ المُسَیِّبِ:لَو شَهِدتُ لِأَحَدٍ أَنَّهُ مِن أَهلِ الجَنَّةِ لَشَهِدتُ لِابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالَی عَنهُ۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سعید بن میسّب رحمہ اللہ نے کہا: اگر میں کسی کے لیے یہ گواہی دوں کہ وہ جنتی ہے؛ تو یقیناً میں یہ گواہی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دوں گا۔ [1]

وَقَالَ جَابِرُ بنُ عَبدِاللّٰهِ: لَم یَکُن أَحَدٌ أَلزَمَ لِطَرِیقِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَتبَعَ مِنِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ۔ [2]

اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی بھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنانے والا تھا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا۔ [3]

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ:

قَالَ البُخَارِیُّ: وَطَعَنَ مَن لَا یَعلَمُ فِی وَائِلِ بنِ حُجرٍ [4] ۔ أَنَّ وَائِلَ بنَ حُجرٍ مِن أَبنَاءِ مُلُوكِ الیَمَنِ وَ قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ

⇦⇨ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا باپ اور سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص کا دادا تھا۔ [أسد الغابة فی معرفة الصحابة: ٣/ ٣٥٦] عاص بن وائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ ہجرت کر جانے سے قبل حالت کفر میں وفات پائی۔ [فتح الباری، لابن حجر: ٧/ ١٧٨ .

1. السنة، لابی بکر بن الخلال:٢/ ٣٦٩، حدیث:٥٠٥۔ سیراعلام النبلاء، للذهبی:٣/ ٢١٢۔ تذکرة الحفاظ، للذهبی:١/ ٣٢ .
2. المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "قَالَ البُخَارِیُّ: قَالَ سَعِیدُ بنُ المُسَیِّبِ. . ." سے یہاں تک کی عبارت ساقط ہے۔
3. تهذیب الاسماء واللغات، للنووی:١/ ٢٧٩ .
4. المطبعة الخیریة مصر، دارارقم کویت، دارالحدیث ملتان، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام لاهور کے نسخہ میں ". . . مَن لَا یَعلَمُ فَقَالَ فِی وَائِلِ بنِ حُجرٍ" ہے۔

وَسَلَّمَ فَأَكْرَمَهُ وَأَقْطَعَ لَهُ أَرْضًا وَبَعَثَ مَعَهُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: طعن (اعتراض) اسی نے کیا ہے جو سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نہیں جانتا۔ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ یمن کے شہزادے تھے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تکریم (عزت) کی۔ اور انہیں کچھ زمین دی (ایک پلاٹ دیا) اور ان کے ساتھ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو بھیجا تھا۔ [1]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ مکی و مدنی دور میں:

یہ حدیث بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے اس لیے ذکر کی ہے تا کہ معترضین پر واضح ہو جائے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ مکی زندگی میں سن شعور کو پہنچ چکے تھے، اور انہیں مکہ کے حالات بخوبی یاد تھے۔ اعتراض کرنے والوں کے لیے قابل غور بات یہ ہے کہ اگر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اسلام کے ابتدائی ایام اور مکی زندگی کے حالات بخوبی یاد تھے تو مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازیں اور نماز کا طریقہ وغیرہ کما حقہ کیوں نہ یاد ہوگا۔ جبکہ مدینہ میں آپ رضی اللہ عنہ مکہ کی نسبت: عمر، اطاعت رسول، صالحیت، شعور، فہم اور یادداشت میں بلند ترین درجہ پر فائز ہو چکے تھے۔

امام ابن شہاب الزہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ساٹھ برس تک زندہ رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ

---

[1] صحيح (ز)۔ حسن (ش)۔ الاصابة فی تمييز الصحابة، لابن حجر: ٦/ ٤٦٦۔ الاستيعاب فی معرفة الأصحاب، لابن عبدالبر: ٤/ ١٥٦٢ .

کرام رضی اللہ عنہم کا کوئی عمل آپ رضی اللہ عنہ سے مخفی نہیں تھا۔ ❶ احناف کے امام، محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ کے فقیہ اور مقتدیٰ تھے۔ ❷

جبکہ احناف مقلدین کا سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کہنا ہے کہ وہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کھڑے ہوتے تھے۔ (اس لیے ان کی اثبات رفع الیدین والی احادیث قبول نہیں کی جائیں گی)۔ ❸

ایک تبصرہ کرنے والے کی جہالت اور اخلاقی پستی:

ایک حنفی نے تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی شخصیت پر تبصرہ کرتے ہوئے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان: ''فَإِذَا أَنَا أَصغَرُ القَومِ'' کو بنیاد بنا کر آپ رضی اللہ عنہ کو کم سن ثابت کرنے اور آپ کے علمی و فقہی رتبہ کی حقیقت مسخ کرنے کی رزیل کوشش کی ہے۔ ❹

جبکہ اس نے جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے اس میں تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ذہانت و فطانت اور فہم و فراست کا تذکرہ ہے۔ جس سے احناف کے ہی موقف کی تردید ہوتی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اگرچہ کم سن تھے لیکن شعوری اعتبار سے کبار صحابہ سے کسی طور پیچھے نہیں تھے۔

دراصل ابن عمر رضی اللہ عنہ قبول ہی نہیں:

لہٰذا احناف کا یہ کہنا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کم سن تھے، پچھلی صف کے نمازی تھے وغیرہ وغیرہ، محض پروپیگنڈہ اور صحابی کی شخصیت و مقام کو پست کرنے کی سازش ہے۔ بعض لوگوں کو چار صحابہ سے بطور خاص چڑ ہے۔

---

❶ تذكرة الحفاظ، للذهبي: ١/ ٣٢.

❷ الحجة على أهل المدينة، لمحمد بن حسن الشيباني: ١/ ٩٩.

❸ العناية شرح الهداية، للبابرتي: ١/ ٣١١.

❹ تفصیل کے لیے دیکھئے: جزء القراءة و جزء رفع اليدين، ترجمہ: امین اوکاڑوی، صفحہ نمبر: ٣٠٧.

ان میں پہلے نمبر پر، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں، جن کے بارے میں بیان ہو چکا ہے۔ احناف کا مزید کہنا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث صرف مواعظ (نصیحت کے بیان) میں قابل قبول ہے، احکام میں نہیں۔ ❶

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بھی قبول نہیں:

دوسرے صحابی سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ہیں، جن کے بارے میں ابراہیم نخعی نے کہا ہے کہ وہ تو بدو (دیہاتی) تھے انہوں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلے دور میں نمازیں بھی نہیں پڑھیں۔ تو کیا وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر عالم ہو سکتے ہیں؟ ❷ اور ایک مقام پر تو کمال ہی کر دیا، کہتے ہیں: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ تو دیہاتی تھے انہیں تو اسلامی شعائر کا پتہ ہی نہیں تھا۔ انہوں نے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ایک ہی نماز پڑھی تھی۔ ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بھی قبول نہیں:

تیسرے صحابی، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں، جن کے بارے میں ملاجیون حنفی

---

❶ تفصیل کے لیے دیکھئے: تحفة الأحوذی بشرح جامع الترمذی، لعبدالرحمن المبارکفوری: ۱/ ۲۹.

❷ شرح مسند أبی حنیفة، لملا علی القاری: ۱۱۹.

❸ شرح مسند أبی حنیفة، لملا علی القاری: ۱۲۰۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ جو صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے تادم آخر صحبت نبوی میں رہے، اور مکہ میں ابتدائے اسلام میں چھپ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نمازیں پڑھا کرتے تھے انہوں نے بھی بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور دوسری رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اس صحابی کی بھی بات میرے حنفی بھائیوں نے نہیں مانی۔ تفصیل کے لیے اسی کتاب میں پہلی حدیث دیکھئے۔

نے "بیان أحوال الراوی" کے ضمن میں لکھا ہے کہ وہ غیر فقیہ صحابی ہیں۔ [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی قبول نہیں:

چوتھے صحابی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں، جن کے بارے میں احناف کا کہنا ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فقیہ نہیں تھے۔ [2] یعنی انہیں شرعی احکام و مسائل کی سمجھ نہیں تھی۔ [نعوذ باللہ]۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صرف مواعظ (نصیحت کے بیان) میں قابل قبول ہے، احکام میں نہیں۔ [3]

تعجب کی بات ہے کہ ابراہیم نخعی، فقیہ ہے اور صحابی فقیہ نہیں ہے۔ [انا للّٰہ وانا

[1] نورالانوار مع شرح قمر الاقمار، ملا جیون الحنفی (مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، پرانا ایڈیشن)، ص، ۱۸۳۔ نورالانوار شرح رسالۃ المنار، ملا جیون حنفی (مطبوعہ مکتبۃ البشریٰ کراچی)، ۱/ ۵۰۹.

[2] بذل المجہود حل ابی داؤد، خلیل احمد سہارنپوری: ۱/ ۱۶۔ نورالانوار مع شرح قمر الاقمار، ملا جیون الحنفی (مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، پرانا ایڈیشن)، ص، ۱۸۳۔ نورالانوار شرح رسالۃ المنار، ملا جیون حنفی (مطبوعہ مکتبۃ البشریٰ کراچی)، ۱/ ۵۰۹].

[3] تفصیل کے لیے دیکھئے: تحفۃ الأحوذی بشرح جامع الترمذی: ۱/ ۲۹۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ جس میں قاضی ابوطیب کہتے ہیں کہ ہم جامع (مسجد) المنصور میں بیٹھے تھے، کہ ایک خراسانی نوجوان آیا۔ اور اس نے بکری، گائے یا اونٹنی کو بیچنے کے لیے اس کا دودھ تھنوں میں روکنے سے متعلق سوال کیا۔ تو اسے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث سنائی گئی (جس میں اس عمل سے منع کیا گیا ہے)۔ وہ نوجوان حنفی تھا، اس نے جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام سنا تو اس نے کہا: ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) حدیث کے معاملے میں قابل قبول نہیں ہیں۔ ابھی اس نے بات مکمل بھی نہ کی تھی کہ مسجد کی چھت سے ایک بہت بڑا سانپ اس پر آگرا۔ لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ وہ نوجوان بھی بھاگا لیکن سانپ اس کے پیچھے پیچھے رہا۔ لوگوں نے جب یہ ماجرا دیکھا تو اسے کہا کہ اپنی بات سے رجوع کرو، اللہ کے ہاں معافی مانگو، توبہ کرو۔ اس نوجوان نے توبہ کی تو وہ سانپ غائب ہوگیا۔ [سیر أعلام النبلاء، للذہبی: ۲/ ۶۱۸، ۶۱۹]

الیه راجعون]

آخر وجہ کیا ہے......؟

دراصل ان چاروں اصحاب سے دوری کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ رفع الیدین کی بنیادی اور مفصل حدیث کے راوی ہیں، سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں رفع الیدین کے عمل کا اثبات اور معمول بیان کرتے ہیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بھی رفع الیدین کی حدیث کے راوی ہیں۔ اور اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تاحیات رفع الیدین کرنا بیان کرنے کے ساتھ ساتھ امام کے پیچھے مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے وجوب کی بنیادی اور مفصل حدیث کے راوی ہیں۔ مسلکی تعصب کس قدر خطرناک روش ہے کہ سنت رسول سے بھی دور کرتا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں بھی انسان کے ایمان کو خطرے میں ڈال دیتا ہے۔

حدیث: 38

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی مدینہ منورہ آمد:

أَخبرَنَا حَفصُ بنُ عُمَرَ ❶ حَدَّثَنَا جَامِعُ بنُ مَطرٍ عَن عَلقَمَةَ بنِ وَائلٍ عَن أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَقطعَ لَهُ أَرضًا بِحَضرَمَوتَ۔ ❷

❶ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہاں "قَالَ" بھی ہے۔

❷ الخیریۃ مصر، مطبع محمدی اور دارارقم کویت کے نسخہ میں یہ حدیث دوبار مذکور ہے۔ پہلی حدیث کے الفاظ میں "بِحَضرَمَوتَ" کے بعد "وَ بَعَثَ مَعَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ" بھی مذکور ہے۔ (جس کا ترجمہ ہے: ''اور ان کے ہمراہ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو بھیجا'') جبکہ اگلی ہی سطور میں دوسری بار مذکور اس حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ البتہ اس کی سند میں "أَخبَرَنَا حَفصُ بنُ عُمَرَ" کے بعد "قَالَ" مذکور ہے۔ اس حدیث کی سند اور متن اس طرح ہے: "أَخبَرَنَا حَفصُ بنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بنُ مَطرٍ عَن عَلقَمَةَ بنِ وَائلٍ عَن أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَقطعَ لَهُ أَرضًا بِحَضرَمَوتَ"۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہ حدیث ایک ہی مرتبہ مذکور ہے البتہ اس کی سند میں "أَخبَرَنَا حَفصُ بنُ عُمَرَ" کے بعد "قال" مذکور ہے جبکہ متن کے آخر میں "وَ بَعَثَ مَعَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ" بھی مذکور ہے۔ دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں یہ حدیث دوبار مذکور ہے لیکن سند میں "أَخبَرَنَا حَفصُ بنُ عُمَرَ" کے بعد "قال" نہیں ہے۔ ہم نے مخطوطہ کے مطابق یہ حدیث نقل کی ہے۔ جس میں "أَخبَرَنَا حَفصُ بنُ عُمَرَ" کے بعد "قال" اور متن کے آخر میں "وَ بَعَثَ مَعَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ" کے الفاظ نہیں ہیں۔ مزید آنکہ جن مصادر سے اس حدیث کی تخریج کی گئی ہے ان میں بھی "وَ بَعَثَ مَعَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ" مذکور نہیں ہے۔ محسوس ہوتا ہے اس حدیث سے پچھلی سطور کے الفاظ کاتب سے سہواً اس حدیث میں شامل ہو گئے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہمیں حفص بن عمر نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں جامع بن مطر نے بیان کیا، انہوں نے علقمہ بن وائل سے، انہوں نے اپنے والدِ محترم (سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) سے (روایت کیا) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو) حضر موت (شہر) میں زمین کا ایک حصہ (پلاٹ) دیا تھا۔ ❶

قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَقِصَّةُ وَائِلٍ ❷ مَشْهُورَةٌ عِندَأَهلِ العِلمِ وَمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي أَمرِهِ وَمَاأَعطَاهُ مَعرُوفٌ بِذِهَابِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً بَعدَ مَرَّةٍ۔ ❸

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل علم کے ہاں سیدنا وائل رضی اللہ عنہ کا واقعہ مشہور ہے۔ اور جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا کیا؛ (وہ بھی) ان کے یکے بعد دیگرے (ایک کے بعد دوسری مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کے باعث معروف (معلوم) ہے۔

محبّ سنت کی علامت و پہچان:

وَلَو ثَبَتَ عَنِ ابنِ مَسعُودٍ وَالبَرَاءِ وَجَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ

---

❶ صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ حسن (ش)۔ صحیح(ع)۔ سنن أبی داؤد: کتاب الخراج والامارة والفئ، باب فی اقطاع الارضین، ح:۳۰۵۸۔ سنن الترمذی: ابواب الاحکام، باب ماجاء فی القطائع، ح:۱۳۸۱۔ السنن الکبریٰ، للبیهقی: ۶/ ۲۳۸، ح:۱۱۷۸۸.

❷ مطبع مقبول العام، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور دارارقم کے نسخہ میں "قِصَّةُ وَائِلِ بْنِ حُجرٍ" ہے۔

❸ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی اور دارارقم کے نسخہ میں "فِي أَمرِهِ وَمَاأَعطَاهُ مَعرُوفٌ بِذِهَابِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ" سقاط ہے۔

وَسَلَّمَ شَيءٌ لَكَانَ فِي عِلَلِ هٰؤُلاءِ الَّذِينَ❶ لا يَعلَمُونَ۔ أَنَّهُم يَقُولُونَ إِذَا ثَبَتَ الشَّيءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ؛ أَنَّ رُؤُسَاءَ نَا لَم يَأخُذُوا بِهٰذَا، وَلَيسَ هٰذَا بِمَأخُوذٍ۔ فَمَا يُرِيدُونَ الحَدِيثَ إِلَّا تَعَلُّلا بِرَأيِهِم ❷۔ وَلَقَد قَالَ وَكِيعٌ: مَن طَلَبَ الحَدِيثَ كَمَا جَاءَ فَهُوَ صَاحِبُ سُنَّةٍ، وَمَن طَلَبَ الحَدِيثَ لِيُقَوِّيَ هَوَاهُ فَهُوَ صَاحِبُ بِدعَةٍ۔

اور اگر سیدنا ابن مسعود، سیدنا براء (بن عازب) اور سیدنا جابر (بن عبداللہ) رضی اللہ عنہم سے (رفع الیدین کی نفی میں) کوئی روایت ثابت ہوتی تو وہ ان بے علم لوگوں کی دلیل بن جاتی۔ جب ایک چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تو پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ ہمارے اکابرین نے اسے نہیں اپنایا، اس لیے اس کو نہیں اپنایا جائے گا۔ وہ حدیث کو صرف اپنی آراء کے لیے دلیل کے طور پر لیتے ہیں۔ اور امام وکیع رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے حدیث کو اسی طرح اپنایا، جس طرح وہ بیان ہوئی ہے، وہ شخص اہل سنت ہے۔ اور جس نے اپنی خواہش (مرضی) کو تقویت دینے کے لیے حاصل کیا، وہ بدعتی ہے۔ ❸

يَعنِي أَنَّ الإِنسَانَ يَنبَغِي أَن يُلقِيَ ❹ رَأيَهُ لِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حَيثُ ثَبَتَ الحَدِيثُ وَلا يَعتَلُّ ❺ بِعِلَلٍ لا تَصِحُّ لِيُقَوِّيَ

---

❶ مخطوطہ میں "الَّذِينَ" نہیں ہے۔ اسے ہم نے دیگر نسخوں سے نقل کیا ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارالحديث ملتان، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "لِمَا يُرِيدُونَ الْحَدِيثَ لِلالغَاءِ بِرَأيِهِم" ہے۔

❸ سير أعلام النبلاء، للذهبي: ٩/ ١٤٤.

❹ المطبعة الخيريه، دارالحديث ملتان، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أن يلغى" ہے۔

❺ المطبعة الخيرية، دارالحديث ملتان، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "ولا يعلّل" ہے۔

هَوَاہُ۔ ❶ وَقَدْ ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: لا يُؤمِنُ أَحَدُكُم حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبعًا لَمَّا جِئتُ بِهِ۔

وَقَالَ: قَالَ مَعمَرٌ ❷: أَهلُ العِلمِ كَانَ الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ أَعلَمَ، وَهَؤُلاءِ الآخِرُ فَالآخِرُ عِندَهُم أَعلَمُ۔

یعنی انسان کو چاہیے کہ نبی ﷺ کی حدیث کے سامنے...... جب حدیث ثابت (صحیح) ہو...... اپنی رائے چھوڑ دے۔ اور اپنی خواہش (مرضی) کو تقویت دینے کے لیے غلط تاویلیں نہ کرے۔ اور خود، نبی ﷺ سے بھی مذکور ہے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا): تم میں سے کوئی بھی شخص مومن نہیں ہوسکتا، حتی کہ اس کی خواہش اس (دین) کے تابع ہوجائے، جو میں لایا ہوں۔ ❸

اور (امام بخاری رحمہ اللہ نے) فرمایا کہ معمر (بن راشد) نے کہا: درحقیقت پہلے لوگ (صحابہ کرام، وتابعین عظام) ہی زیادہ علم والے تھے۔ اور ان (مقلدین) کے ہاں بعد والے بلکہ ان سے بھی بعد والے؛ زیادہ علم والے ہیں۔ ❹

---

❶ مخطوطہ میں "لِيُقَوِّيَ هَوَاهُ" نہیں ہے۔ اسے دیگر نسخوں سے نقل کیا گیا ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دار الحديث ملتان اور دار ارقم کے نسخہ میں "وَقَدْ قَالَ مَعْمَرٌ. . ." ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَقَالَ مَعمَرٌ" ہے۔ یعنی "قَالَ" ایک مرتبہ ہے۔

❸ یہ روایت ہشام بن حسان کی تدلیس اور "غیرہ" کی جہالت (یعنی اس کے معلوم نہ ہونے) کی وجہ سے ضعیف ہے۔ تاہم عام دلائل اس کے مؤید ہیں (ز)۔ ضعیف (ش)۔ السنة، لابن ابی العاصم: ۱/ ۱۲، ح: ۱۵۔

❹ شرعی احکام کو صحیح معنوں میں سمجھنے والے اور ان کا بہتر علم رکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد تابعین عظام رحمہم اللہ تھے۔ لیکن ہماری بدبختی کا یہ عالم ہے کہ ہم نے صحابہ کرام کو چھوڑ کر ان سے مدتوں بعد دنیا میں آنے والوں کو زیادہ بڑے عالم سمجھ لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم راہ راست سے دور نکلتے جا رہے ہیں۔ یہی معاملہ رفع الیدین کرنے کے متعلق بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح اور پکا سچا متبع سنت بنائے۔

امام ابوحنیفہ اور ابن مبارک رحمہما اللہ کا واقعہ:

وَلَقَدْ قَالَ ابنُ المُبَارَكِ: كُنتُ أُصَلِّي إِلىٰ جَنبِ النُّعمَان بنِ ثَابِتٍ ❶ فَرَفَعتُ يَدَيَّ فَقَالَ: مَا ❷ خَشِيتَ أَن تَطِيرَ؟ فَقُلتُ إِن لَم أَطِر فِي الأُولَى ❸ لَم أَطِر فِي الثَّانِيَةِ۔ قَالَ وَكِيعٌ: رَحمَةُ اللَّهِ عَلَى ابنِ المُبَارَكِ كَانَ حَاضِرَ الجَوَابِ فَتَحَيَّرَ الآخَرُ، وَهَذَا أَشبَهُ مِنَ الَّذِينَ يَتَمَادُونَ❹ فِي غَيِّهِم إِذَا لَم يُبصِرُوا۔❺

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے کہا: میں نعمان بن ثابت (ابوحنیفہ رحمہ اللہ) کے پہلو میں (بالکل قریب) نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے اپنے ہاتھ اٹھائے (یعنی رفع الیدین کیا)، تو انہوں نے کہا: آپ کو ڈر نہیں لگا کہ آپ اڑ جائیں گے؟ میں نے کہا: اگر میں پہلی مرتبہ (رفع الیدین) میں نہیں اڑا تو دوسری مرتبہ میں بھی نہیں اڑسکتا۔ وکیع رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابن مبارک پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو؛ وہ حاضر جواب شخص تھے۔ ❻ فریق ثانی حیران رہ

❶ مخطوطہ میں "بنِ ثَابِتٍ" مذکور نہیں۔ اسے دیگر نسخوں سے نقل کیا گیا ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحديث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "إِنَّمَا خشيتُ" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحديث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فِي أَوَّلِه" ہے۔

❹ دارارقم کویت، مطبع محمدی اور دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں "عادون" ہے۔ المطبعة الخيرية کے نسخہ میں "مادُّونَ" ہے۔

❺ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحديث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "لم يُنْصَرُوا" ہے۔

❻ السنن الكبرىٰ، للبيهقي: ٢/ ١١٧، ح: ٢٥٣٨۔ السنة، لعبدالله بن احمد: ١/ ٢٧٦، حديث: ٥١٨۔ الدراية في تخريج احاديث الهداية، لابن حجر: ١/ ١٥٥، حديث: ١٨١۔ نصب الراية، للزيلعي: ١/ ٤١٧۔ یہ واقعہ مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ ⇦

گیا۔ یہ کیفیت ان لوگوں کی ہوتی ہے جو اپنی گمراہی میں؛ جب کچھ دیکھ نہیں پاتے، تو چکرائے پھرتے ہیں۔

فوائد

امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے متعلق جو حدیث یہاں بیان کی ہے اس سے ان کا مقصد محض سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مقام و مرتبہ بیان کرنا ہے۔ اور ساتھ میں امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے واقعہ کی طرف اشارہ کردیا ہے، مکمل واقعہ بالتفصیل بیان نہیں کیا کیونکہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا واقعہ معروف و مشہور ہے۔ ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین کا اثبات روایت کرنا اور خود رفع الیدین کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری ایام میں بھی رفع الیدین کرتے تھے لہٰذا رفع الیدین منسوخ نہیں ہے۔ یہ سب کچھ ہونے

⇦ ایک روایت میں یوں مذکور ہے کہ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو نماز میں رفع الیدین کرتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ اڑنا چاہتا ہوتا ہے۔ جس پر ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر دوسرے موقع کے رفع الیدین سے وہ اڑنا چاہتا ہے تو پہلے موقع (تکبیر تحریمہ) کے رفع الیدین میں بھی اس کا یہی ارادہ نظر آتا ہے۔ [الثقات، لابن حبان: ۸/ ۴۵] ایک روایت میں مذکور ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے کہا: آپ ہر تکبیر میں رفع الیدین کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ آپ اڑنے لگے ہیں۔ امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے کہا: اگر پہلے موقع (تکبیر تحریمہ) کے رفع الیدین میں آپ اڑ جاتے ہیں تو پھر دوسرے موقع کے رفع الیدین میں مَیں بھی اڑ سکتا ہوں۔ [السنة، لاحمد بن حنبل، بروایة ابنه عبدالله: ۱/ ۲۷۶، حدیث، ۵۱۸] ایک روایت میں یوں مذکور ہے کہ امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے رکوع کے وقت رفع الیدین کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اگر اس (نمازی) کا اڑنے کا ارادہ ہے تو رفع الیدین کرلے۔ اس پر امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر وہ پہلے رفع الیدین سے اڑ گیا تھا تو پھر دوسرے میں بھی اڑ جائے گا۔ یہ جواب سن کر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ خاموش ہوگئے۔ [تاریخ بغداد، للخطیب البغدادی؛ ۱۳/ ۳۸۹]

کے باوجود بعض لوگ محض اس وجہ سے رفع الیدین نہیں کرتے کہ ان کے امام نے نہیں کیا۔

اہل تقلید بھائیوں کا رویہ، علامہ سندھی رحمہ اللہ کی زبانی:

اہل تقلید کے رویے سے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ کے بیان کو علامہ محمد حیات سندھی رحمہ اللہ کی بات سے بھی تائید ملتی ہے کہ انہوں نے بھی مقلدین کی اسی روش پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ لوگ حدیث پڑھتے ضرور ہیں لیکن ان کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ اس پر عمل کریں، بلکہ اس لیے پڑھتے ہیں کہ اسے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرسکیں، اور یہ لوگ صرف اسی حدیث کو اپناتے ہیں جو ان کے امام کے قول سے موافقت رکھتی ہو اور جو احادیث ان کے امام کے اقوال سے موافقت نہیں رکھتیں انہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ ❶

حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مومن وہی شخص ہے جو اپنی مرضی وخواہش کو میرے لائے ہوئے دین کے تابع کردے۔ ❷

---

❶ إيقاظ همم أولى الأبصار للاقتداء بسيد المهاجرين والأنصار: ٧۔ تأليف: صالح بن محمد العَمري الفُلَّاني.

❷ السنة، لابن أبي العاصم: ١/ ١٢، ح: ١٥.

حدیث: 39

سالم بن عبداللہ کی اپنے والد، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت:

حَدَّثَنَا عَبدُاللَّهِ بنُ صَالِح حَدَّثَنِی اللَّیثُ حَدَّثَنِی یُونُسُ عَنِ ابنِ شِهَابٍ أَخبَرَنِی سَالِمُ بنُ عَبدِاللَّهِ أَنَّ عَبدَاللَّهِ یَعنِی ❶ ابنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَیتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا قَامَ إِلَی الصَّلَاةِ رَفَعَ یَدَیهِ حَتَّی تَکُونَا ❷ حَذوَ مَنکِبَیهِ ثُمَّ یُکَبِّرُ وَیَفعَلُ ذٰلِكَ ❸ حِینَ یَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّکُوعِ وَیَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَن حَمِدَهُ، وَلَا یَرفَعُ حِینَ یَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ السُّجُودِ۔

ہمیں عبداللہ بن صالح نے بیان کیا (انہوں نے کہا) مجھے لیث نے بیان کیا (انہوں نے کہا) مجھے یونس نے ابن شہاب زہری (کے واسطے) سے بیان کیا (انہوں نے کہا) مجھے سالم بن عبداللہ نے بتایا کہ سیدنا عبداللہ؛ یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اتنے

❶ المطبعة الخيرية ، مطبع محمدی اور دارارقم کے نسخہ میں "أَخبَرَنِی سَالِمُ بنُ عَبدِاللَّهِ یَعنِی ابْنَ عُمَرَ" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "یَعنِی" نہیں ہے۔ دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں "أَخبَرَنِی سَالِمُ بنُ عَبدِاللَّهِ أَنَّ عَبدَاللَّهِ بنَ عُمَرَ" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارالحدیث ملتان، دارارقم ، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَتَّی یَکُونَا" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية ، مطبع محمدی اور دارارقم کے نسخہ میں "ذٰلِكَ" نہیں ہے۔

بلند کرتے کہ وہ آپ ﷺ کے کندھوں کے برابر آجاتے۔ پھر آپ ﷺ تکبیر (تحریمہ) کہتے۔اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور کہتے: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ۔ ❶ تب بھی اسی طرح ہی کرتے، اور جب آپ ﷺ اپنا سر سجدوں سے اٹھاتے تب آپ ﷺ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ ❷

فوائد

اہل حق سے سجدوں میں بھی رفع الیدین کرنے کا مطالبہ کرنے والوں کو اس حدیث پر غور کر کے اس کے الفاظ اپنے قلوب و اذہان میں اچھی طرح بٹھا لینے چاہئیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سجدوں سے سر اٹھاتے تھے تب آپ ﷺ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ہمیں بھی عبادت کا وہی طریقہ اپنانا ہے جو رسول اللہ ﷺ کا طریقہ تھا۔ اور جو عمل آپ ﷺ نے نہیں کیا اس پر کسی صورت ہم عامل نہیں ہو سکتے۔

---

❶ ترجمہ: جس نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے، اللہ نے اسے سن لیا ہے۔

❷ صحیح (ز)۔ یہ سند ضعیف ہے البتہ اس کے (صحیح الاسناد) شواہد موجود ہیں۔ (ش)۔ دیکھئے: صحیح البخاری:کتاب الاذان، باب رفع الیدین فی التکبیرة، و، باب رفع الیدین إذا کبر وإذا رکع وإذا رفع، ح:۷۳۵، ۷۳۶.

حدیث: 40

محارب بن دثار کی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت:

حَدَّثَنَا أَبُو النُّعمَان حَدَّثَنا عَبدُالوَاحِدِ بنُ زِيَادٍ الشَّيبَانِي ❶ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بنُ دِثَارٍ ، وَقَالَ❷ : رَأَيتُ عَبدَاللّٰهِ بنَ عُمَرَ: إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ وَ إِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں ابونعمان (محمد بن فضل العارم) نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبدالواحد بن زیاد الشیبانی نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں محارب بن دثار نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، آپ جب نماز شروع کرتے، تب تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کرنے لگتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے، تب بھی رفع الیدین کرتے تھے۔ ❸

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم کویت، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "الشَّيبَانِي" مذکور نہیں ہے۔

❷ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "مجارب بن دثار" ("ج" کے ساتھ) مرقوم ہے جو کتابت کی غلطی ہے۔ اور "قَالَ" کے ساتھ "وَ" بھی نہیں ہے۔ دار الحدیث ملتان کے نسخہ میں بھی "وَ" نہیں ہے۔

❸ صحیح (ز)۔ راوی ثقہ ہیں (ش)۔ مسند ابی یعلیٰ الموصلی: ۱۰/ ۳۸، حدیث: ۵٦۷۰۔ الشیخ حسین سلیم اسد نے فرمایا: اس روایت کی سند صحیح ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا رفع الیدین کرنا متعدد صحیح الاسناد احادیث سے ثابت اور اس کتاب میں مذکور ہے۔ البتہ مذکورہ حدیث پر دو اعتراضات اٹھائے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل مع حقیقت حسب ذیل ہے:

دو اعتراضات اور ان کا جواب:

۱:...... کہا جاتا ہے کہ یہ اثر ضعیف ہے کیونکہ ابونعمان عارم کا حافظہ آخر عمر میں بہت بگڑ گیا تھا۔ [1]

گزارش ہے کہ ابونعمان محمد بن فضل عارم کے بارے میں ائمہ نے واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ ان کا حافظہ آخر عمر میں جب خراب ہوگیا تھا تو اس کے بعد انہوں نے کوئی حدیث بیان نہیں کی تھی۔ [2] لہٰذا ابونعمان عارم کی تمام روایات صحیح ہیں بشرطیکہ ان سے اوپر اور نیچے سند صحیح ہو۔ اور امام بخاری رحمہ اللہ کا ابونعمان سے حدیث کا سماع ان کے حافظہ خراب ہونے سے بہت پہلے تھا۔

۲:...... دوسرا اعتراض یہ ہے کہ یہی روایت امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے بھی ذکر کی ہے لیکن اس کے متن میں رفع الیدین سے ''مَا هَذَا؟'' کے الفاظ کے ساتھ تعجب کا اظہار مذکور ہے۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ رفع الیدین مدینہ منورہ میں معروف نہیں تھی۔ [3]

---

[1] جزء القراءة و جزء رفع الیدین، (مترجم، یکجا)، ترجمہ: امین صفدر اوکاڑوی: ص، ۳۱۴.

[2] الکاشف فی معرفة من له روایة فی الکتب الستة، للذهبی: ۲/ ۲۱۰.

[3] مفہوم عبارت، مذکور فی: جزء القراءة و جزء رفع الیدین، (مترجم، یکجا)، ترجمہ: امین صفدر اوکاڑوی: ص، ۳۱۴،۳۱۳.

اس اعتراض کوختم کرنے کے لیے سب سے پہلے ضروری یہ ہے کہ ہم امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ کی بیان کردہ روایت کو مع سند ذکر کریں تاکہ حقیقت واضح ہو جائے۔ حدیث حسب ذیل ہے:

”حَدَّثَنَا أَبُو بَكرٍ قَالَ: أَخبَرَنَا ابنُ فُضَيلٍ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ عَن مُحَارِبِ بنِ دِثَارٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيتُهُ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَقُلتُ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكعَتَينِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ“ [1]

اس حدیث کے متن پر غور کیجئے: محارب بن دثار نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو رفع الیدین کرتے دیکھا تو انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو جب دو رکعات سے کھڑے ہوتے تھے، تب بھی تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے تھے۔

پوچھنے میں کیا حرج ہے؟

اگر محارب بن دثار نے رفع الیدین کے بارے میں لاعلمی کی بنا پر تعجب سے پوچھ لیا کہ یہ کیا ہے؟ تو اس میں کوئی عجیب اور خطرناک بات نہیں ہے۔ کیونکہ کسی عمل کے بارے میں کسی شخصیت کی لاعلمی؛ اس بات کا ثبوت نہیں بنتی کہ وہ عمل سنت نہیں ہے۔ اگر اس روایت سے وہی استدلال کرلیا جائے جو ہمارے احناف بھائیوں نے کیا ہے اور جس کی طرف نہایت ٹھوس اشارہ، حنفی مترجم نے کیا ہے۔ [2] تو پھر کسی صحابی یا تابعی

---

[1] مصنف ابن أبي شيبة:١/ ٢١٣ ، حديث ، ٢٤٣٩ .

[2] دیکھیے، مفہوم عبارت، حوالہ: جزء القراءۃ و جزء رفع الیدین (یکجا، مترجم)، ص:۳۱۳، ۳۱۴، ترجمہ از: امین صفدر اوکاڑوی۔

کی کسی عمل سے ناواقفیت کو بنیاد بنا کر بہت سے اعمال ختم ہو جائیں گے۔

صحیح بخاری میں مذکور ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے شاگرد مورّق نے پوچھا: کیا آپ صلاۃ الضحیٰ پڑھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ شاگرد نے پوچھا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے؟ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ شاگرد نے پوچھا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ شاگرد نے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے؟ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں پڑھتے تھے۔ [1] اب اس حدیث کے پیش نظر کیا کہیں گے کہ صلاۃ الضحیٰ (نماز چاشت) ادا کرنا مسنون اور درست نہیں؟ جبکہ یہ نماز بالاتفاق سنت ہے۔ جس کے دلائل باسند صحیح مذکور ہیں۔

اگر یہ کہا جائے کہ محارب بن دثار رحمہ اللہ نے تعجب کیا تھا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رفع الیدین کرنا معروف نہیں تھا۔ اس لیے اسے ترک کر دینا چاہیے۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ آپ لوگ نماز میں ''اللہ اکبر'' کہنا بھی کیوں نہیں چھوڑ دیتے؟ کیونکہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نماز میں ہر جھکنے اور اٹھنے کے موقع پر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سن کر ان کے شاگرد ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے تعجب کرتے ہوئے کہا تھا: ''مَا هٰذَا؟'' تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔ [2] لہٰذا اس حدیث کے ''ماھذا'' کی بنیاد پر نماز میں اللہ اکبر کہنا بھی چھوڑ دیں۔ اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی کے ہاں کوئی سنت اجنبی اور غیر معروف ہو جائے، یا کسی کے علم میں نہ ہو تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس سنت کو تمام لوگ ترک کر دیں۔

---

[1] صحیح البخاری: کتاب التطوع، باب صلاۃ الضحیٰ فی السفر، ح، ۱۱۷۵.

[2] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب اثبات التکبیر فی کل خفض و رفع فی الصلاۃ، حدیث، ۳۹۲.

اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ جب پوچھنے والے نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا کہ ''یہ کیا ہے؟'' تو بتانے والے نے جواب میں کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے تو اس کے بعد کوئی ابہام رہنا ہی نہیں چاہیے۔ جب صحیح سند کے ساتھ مروی ہو کہ کسی عمل کو صحابی نے رسول اللہ ﷺ کا طریقہ قرار دیا ہے، تو پھر آئیں بائیں شائیں کر کے ادھر اُدھر کھسکنا اور سنت سے راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرنا نہایت قبیح، قابل مذمت اور بدترین عمل ہے۔

حدیث: 41

نافع کی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت (ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل):

حَدَّثَنَا العَيَّاشُ بنُ الوَلِيدِ[1] حَدَّثَنَا عَبدُالأَعلَى حَدَّثَنَا عُبَيدُاللّٰهِ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيهِ وَ إِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيهِ وَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ؛ رَفَعَ يَدَيهِ وَ يَرفَعُ ذٰلِكَ ابنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہمیں عیاش بن ولید نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبدالاعلیٰ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبیداللہ (بن عمر العمری) نے نافع (کے واسطے) سے بیان کیا، انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا) کہ، آپ رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا اور جب رکوع کیا، تب بھی رفع الیدین کیا، اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا (یعنی رکوع سے سر اٹھایا) تب بھی رفع الیدین کیا۔ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اس (عمل) کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع بیان کرتے تھے۔[2]

---

[1] المكتبة الظاهرية کے مخطوط، المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "العباس بن الوليد" ہے۔ جو کہ خطا ہے۔ دارابن حزم کے نسخہ میں محققین نے صحیح البخاری سے اس کی تصحیح بیان کر دی ہے۔

[2] صحيح (ن)۔ صحيح (ز)۔ صحيح (ش)۔ صحيح (ع)۔ صحیح بخاری میں مذکور اس حدیث میں دو رکعتوں سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا بھی ذکر ہے۔ دیکھئے: صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب رفع اليدين إذاقام من الركعتين، ح ۷۳۹۔ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، ح:۷٤١.

حدیث: 42

ابوزبیر کی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت (ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل):

حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بنُ المُنذِرِ حَدَّثَنَا معمَرٌ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بنُ طهمَانَ عَنِ أَبِي الزُّبَيرِ قَالَ: رَأَيتُ ابنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى تُحَاذِيَ أُذُنَيهِ ❶ وَحِينَ يَرفَعُ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَاستَوَى ❷ قَائِمًا فَعَلَ مِثلَ ذٰلِكَ۔

ہمیں ابراہیم بن منذر نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں معمر نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ابراہیم بن طہمان نے ابوزبیر (کے واسطے) سے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس قدر بلند کیے کہ وہ آپ کے کانوں کے برابر آ گئے۔ اور جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سیدھا کھڑے ہو گئے، تب بھی آپ نے اسی طرح کیا۔ ❸

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دار الحديث ملتان، دار ارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَتَّى يُحَاذِيَ بِأُذُنَيهِ" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دار الحديث ملتان، دار ارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فَاستَوَى" ہے۔

❸ صحیح (ز)۔ التمهيد لما فی الموطأ من المعانی والأسانيد، لابن عبدالبر: ۹/ ۲۱۷۔ شیخ احمد الشریف کے نسخہ میں اس روایت کی سند میں ابوزبیر (تابعی) کی جگہ ابن زبیر (صحابی) بیان کیا گیا ہے۔ جو کہ خطا ہے۔ درست، ابوزبیر ہے۔ ابوزبیر محمد بن مسلم بن تدرس القرشی المکی (تابعی) رحمہ اللہ، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد تھے۔ آپ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ۱۲۶ھ میں آپ نے وفات پائی۔ آپ بلند پایہ محدث، وسیع العلم عالم اور ثقہ راوی تھے۔ آپ روایت حدیث میں سیدنا عبداللہ بن زبیر اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بھی شاگرد تھے۔

حدیث: 43

نافع کی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت (ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل):

حَدَّثَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبدَاللّٰهِ بنَ عُمَرَ ❶ كَانَ إِذَا استَقبَلَ الصَّلَاةَ يَرفَعُ يَدَيهِ وَ إِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجدَتَينِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ۔

ہمیں عبداللہ بن صالح نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں لیث نے بیان کیا (انہوں نے کہا) مجھے نافع نے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے، اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے۔ ❷

فوائد

اس حدیث سمیت کئی احادیث میں دو سجدوں سے اٹھ کر رفع الیدین کرنے کا ذکر آیا

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دار الحدیث، دار ارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ" ہے۔ یعنی اس کے ساتھ "ابنَ عُمَرَ" نہیں ہے۔

❷ صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ صحیح (ع)۔ عبداللہ بن صالح کثیر الغلط ہونے کی وجہ سے ضعیف راوی ہے، البتہ اس حدیث کے شواہد باسند صحیح موجود ہیں (ش)۔ دیکھئے: صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین إذا قام من الرکعتین، ح:۷۳۹۔ سنن أبي داؤد: کتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، ح:۷٤۱.

ہے۔ جس کے لیے ''وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجدَتَینِ'' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

''مِنَ السَّجدَتَینِ'' سے کیا مراد ہے:

بعض احباب ان الفاظ سے یہ دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس سے مراد دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں رفع الیدین کرنا ہے۔ [1] حالانکہ احناف کے مقتدر اور مستند عالم علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ ''مِنَ السَّجْدَتَینِ'' سے مراد ''مِنَ الرَّکْعَتَینِ'' ہے۔ [2]

امام ترمذی اور امام نووی رحمہما اللہ نے بھی رفع الیدین کی احادیث میں ''سجدتین'' (دو سجدوں) سے مراد ''رکعتین'' (دو رکعتیں) لیا ہے۔ [3]

لہٰذا ثابت یہ ہوا کہ جب تین یا چار رکعات کی نماز ہو تو دوسری رکعت سے اٹھ کر بھی رفع الیدین کرنا مسنون عمل ہے۔

---

[1] حوالہ کے لیے دیکھیے: جزء القراءۃ و جزء رفع الیدین، (مترجم، یکجا)، ترجمہ: امین اوکاڑوی: ص، ۲۷۲۔

[2] نصب الراية لأحاديث الهداية، للزيلعي: ١/ ٤١٢ .

[3] شرح سنن أبي داود، للعيني: ٣/ ٣٣١ .

نافع کی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت:

حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ سَلَمَةَ عَن أَيُّوبَ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيهِ وَ إِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔ [1]

ہمیں موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں حماد بن سلمہ نے بیان کیا، انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے (روایت کیا) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر (تحریمہ) کہتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [2]

---

[1] المطبعة الخيرية مصر، مطبع محمدی لاہور، دارالحدیث ملتان اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہ حدیث دو مرتبہ مرقوم ہے، جو کہ کاتب کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ ان نسخوں میں دونوں حدیثوں میں سے پہلی حدیث میں "وَإِذَا رَكَعَ" ساقط ہے۔ ہم نے ساقط الفاظ والی حدیث کی بجائے مکمل الفاظ والی حدیث کو شمار کیا ہے، اگرچہ یہ ساقط الفاظ والی حدیث کے بعد مذکور ہے۔ دار ارقم کویت کے نسخہ میں بھی ۵۲ نمبر پر "مکرر" کا لفظ لکھ کر اس حدیث کے تکرار کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جبکہ ہم نے مخطوطہ کے مطابق نقل کی ہے اس میں اس حدیث کا تکرار نہیں ہے۔

[2] صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ صحیح (ش)۔ صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب رفع اليدين إذا قام من الركعتين، ح:۷۳۹ (تعليقًا)۔ سنن الترمذی: ابواب الصلاة، باب رفع اليدين عند الركوع، حديث:۲۵۵ .

حدیث: 45

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی روایتیں:

حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ سَلَمَةَ أَخبَرَنَا قَتَادَةُ عَن نَصرِ بنِ عَاصِمٍ عَن مَالِكِ بنِ الحُوَيرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلاةِ رَفَعَ يَدَيهِ إِلَى فُرُوعِ أُذُنَيهِ وَ إِذَا رَكَعَ ❶ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثلَهُ۔

ہمیں موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں حماد بن سلمہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں قتادہ نے بتایا، انہوں نے نصر بن عاصم سے، انہوں نے سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا) کہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں کی لؤوں تک اٹھایا کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے، تب بھی اسی طرح کرتے۔ ❷

فوائد

اس حدیث سے متعلق وضاحت کے لیے حدیث نمبر: ۷ کے فوائد کا مطالعہ کریں۔

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَإِذَا رَكَعَ" ساقط ہے۔

❷ صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں (ش)۔ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الاحرام، ح:۳۹۱۔ سنن النسائی: كتاب الصلاة، باب رفع اليدين حيال الاذنين، ح:۸۸۰.

حدیث: 46

حَدَّثَنَا مَحمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا البُخَارِیُّ قَالَ ابنُ عُلَیَّةَ ❶ : أَخبَرَنَا خَالِدٌ ❷ أَنَّ أَبَا قِلَابَةَ كَانَ یَرفَعُ یَدَیهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَكَانَ إِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِرُكبَتَیهِ وَكَانَ إِذَا قَامَ ادَّعَمَ ❸ عَلَى یَدَیهِ قَالَ وَكَانَ یَطمَئِنُّ فِی الرَّكعَةِ الأُولَى ثُمَّ یَقُومُ۔وَذَكَرَ عَن مَالِكِ بنِ الحُوَیرِثِ رضی اللہ عنہ۔

ہمیں محمود (ابواسحاق محمود بن اسحاق بن محمود الخزاعی) نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں بخاری نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ابن علیّہ ❹ نے کہا کہ ہمیں خالد نے بتایا کہ ابوقلابہ جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور جب سجدہ کرتے تو گھٹنوں سے شروع کرتے (یعنی پہلے گھٹنے نیچے رکھتے) اور جب کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں پر ٹیک لگاتے۔ ❺ اور آپ پہلی رکعت (کے اختتام)

---

❶ الظاهرية کے مخطوطہ، المطبعة الخیریة، دارارقم کویت، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان، اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ”حَدَّثَنَا مَحمُودٌ وَ قَالَ ابنُ عُلَیَّةَ“ ہے۔ہم نے دارابن حزم کے نسخہ میں مذکور الفاظ کے مطابق الفاظ نقل کیے ہیں۔

❷ المطبعة الخیریة اور دارارقم کے نسخہ میں ”أنبأنَا خَالِدٌ“ ہے۔

❸ المضبعة الخیریة، مطبع محمدی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ”أرَمَّ“ ہے۔

❹ ابن علیّہ، کا نام اسماعیل بن ابراہیم الاسدی ہے۔”علیّہ“ آپ کی والدہ کا نام تھا، آپ اپنی والدہ کی نسبت سے مشہور تھے، تاہم آپ ابن علیہ کہلانا پسند نہیں کرتے تھے۔آپ ثقہ راوی ہیں۔

❺ مراد ہے کہ جب دو سجدے کرنے کے بعد اگلی رکعت کے لیے کھڑے ہوتے۔

میں اطمینان کرتے (یعنی کچھ دیر بیٹھتے) پھر کھڑے ہوتے۔ اور آپ (ابو قلابہ) نے یہ (سارا عمل) سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ [1]

---

[1] حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمود سے مراد اگر محمود بن غیلان ہے تو یہ روایت صحیح ہے۔ اگر اس سے مراد محمود بن اسحاق الخزاعی ہے تو یہ سند منقطع ہے۔ اسی شک کی بنا پر مَیں نے اس سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ جبکہ شیخ احمد الشریف نے محمود سے مراد محمود بن غیلان ہی ذکر کیا ہے۔ جو کہ ثقہ راوی ہیں۔ اس اعتبار سے یہ سند صحیح ہے۔ اور الشیخ بدیع الدین الراشدی رحمہ اللہ نے یہاں محمود بن اسحاق ذکر کیا ہے۔ راقم الحروف (مترجم) عرض کرتا ہے کہ شیخ راشدی رحمہ اللہ کے نسخہ میں محمود کے نام کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ کا نام مذکور ہے۔ جبکہ دیگر نسخوں میں محمود کے بعد امام بخاری کا نام مذکور نہیں ہے۔ شیخ راشدی کے مطابق محمود امام بخاری رحمہ اللہ کا شاگرد ہے، اور امام بخاری رحمہ اللہ کا شاگرد محمود بن اسحاق ہے۔ دیگر نسخوں میں محمود کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ کا نام مذکور نہیں ہے۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ ہیں۔ اور امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ، محمود بن غیلان العدوی المروزی رحمہ اللہ ہیں۔ شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے دونوں میں سے کسی محمود کو حتمی طور پر بیان نہیں کیا بلکہ اس میں شک کا اظہار کیا ہے۔ لیکن شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے سند میں محمود کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ کا نام ذکر نہیں، جس سے واضح ہوتا ہے کہ شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے ہاں بھی یہاں امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ، محمود بن غیلان رحمہ اللہ ہی مراد ہیں۔ جو کہ ثقہ اور معتبر ترین راوی ہیں۔ اور شیخ احمد الشریف نے بھی محمود بن غیلان ہی ذکر کیا ہے۔ لہٰذا زیر بحث روایت کی سند صحیح ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ساری بحث کا ملخص یہ ہے کہ اگر یہاں محمود بن غیلان مراد ہو تو شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے بقول یہ روایت صحیح ہے۔ اور اگر یہاں محمود بن اسحاق ہی مراد ہو...... جیسا کہ الشیخ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے...... تو پھر بھی یہ روایت اپنے شواہد کی بنا پر قابل حجت قرار پاتی ہے۔ اس کے شواہد صحیح اسناد کے ساتھ موجود ہیں، دیکھئے: صحیح ابن خزیمۃ: ۱/ ۲۹۵، ح:۵۸۵۔ صحیح ابن حبان: ۵/ ۱۹۱، حدیث:۱۸۷۳، شیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے اس کی سند کو امام مسلم رحمہ اللہ کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔ سنن ابی داؤد: کتاب الصلاۃ، باب من ذکر انہ یرفع یدیہ اذا قام من اثنتین، حدیث:۷۴۵۔ عصام موسیٰ ہادی اور ان کے شیخ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ مزید دیکھئے: صحیح ابوداؤد، للالبانی:۳/ ۳۳۴، حدیث:۷۳۰۔ اس روایت کے مزید شواہد صحیحین میں بھی موجود ہیں۔ دیکھئے: صحیح البخاری: کتاب الاذان، باب رفع الیدین اذا کبر واذا رکع واذا رفع، ح:۷۳۷۔ صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین، حدیث:۳۹۱.

حدیث: 47

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا عمل:

أَخبَرَنَا عَبدُاللَّهِ بنُ مُحَمَّدٍ أَخبَرَنَا أَبُوعَامِرٍ ❶ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بنُ طَهمَانَ عَن أَبِی الزُّبَيرِ عَن طَاوُسٍ أَنَّ ابنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيهِ حَتَّى تُحَاذِیَ ❷ أُذُنَيهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَ استَوَى قَائِمًا فَعَلَ مِثلَ ذَلِكَ۔

ہمیں عبداللہ بن محمد نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ابو عامر نے بتایا (انہوں نے کہا) ہمیں ابراہیم بن طہمان نے ابوزبیر (کے واسطے) سے بیان کیا، انہوں نے طاؤس سے (روایت کیا) کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اس قدر بلند کیا کرتے تھے کہ وہ آپ کے کانوں کے برابر آجاتے۔ اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھا کر سیدھا کھڑے ہوتے، تب بھی اسی طرح کرتے۔ ❸

---

❶ المطبعة الخيرية اور دارارقم کے نسخہ میں "أَخبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ" کی بجائے "أنبأنا أَبُو عَامِرٍ" ہے۔ مخطوطہ میں "أبو عامر" کی بجائے "أبو عاصم" ہے جو کہ خطا ہے۔ ہم نے دار ابن حزم کے نسخہ کے مطابق نقل کیا ہے۔ یہ ابوعامر العقدی عبدالملک بن عمرو القیسی، ثقہ راوی ہیں۔

❷ المطبعة الخيرية، دارالحديث، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "يحاذی" ہے۔

❸ ابوزبیر کی تدلیس کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے۔ لیکن شواہد کی بنا پر یہ روایت صحیح ہے (ز)۔ تمام راوی ثقہ ⇦ ⇦

فوائد

امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ان اصحاب رضی اللہ عنہم میں ذکر کیا ہے جنھوں نے رفع الیدین کرنا بیان کیا ہے۔ مزید وضاحت کے لیے حدیث نمبر: ا، اور حدیث نمبر: ۱۹ کے فوائد کا مطالعہ کیجیے۔

⇦ ⇦ ہیں ابوزبیر مدلس ہیں (ش)۔ مصنف عبدالرزاق: ٢/ ٦٨، ٦٩، ح: ٢٥٢٣، ٢٥٢٥۔ مصنف ابن أبی شیبة: ١/ ٢١٢، ح: ٢٤٣١۔ اس روایت کا ایک شاہد اسی کتاب میں حدیث نمبر: ۴۲ موجود ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ أَخبَرَنَا عَبدُاللّٰهِ ❶ أَخبَرَنَا إِسمَاعِيلُ ❷ حَدَّثَنِي صَالِحُ بنُ كَيسَانَ عَنِ عَبدِالرَّحمَنِ الأَعرَجِ ❸ عَن أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَرفَعُ يَدَيهِ حَذوَ مَنكِبَيهِ حِينَ يُكَبِّرُ يَفتَتِحُ الصَّلَاةَ وَحِينَ يَركَعُ۔

ہمیں محمد بن مقاتل نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبداللہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں اسماعیل (بن عیاش) نے بیان کیا (انہوں نے کہا) مجھے صالح بن کیسان نے عبدالرحمٰن الاعرج (کے واسطے) سے بیان کیا، انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عبداللّٰه" کی جگہ "عافية" ہے۔ جو کہ خطا ہے۔ مكتبة الظاهرية کے مخطوطہ کے مطابق یہاں "عبداللّٰه" ہی ہے۔ اور یہی درست ہے۔ یہ عبداللہ بن مبارک ہیں۔ دارالحدیث ملتان کے نسخہ میں "عـافية" ہی مذکور ہے لیکن نسخہ کے محقق، الشیخ فیض الرحمٰن ثوری رحمہ اللہ نے صفحہ:۴۱ پر حاشیہ میں بیان کیا ہے کہ "لكنّ الصواب عبدالله بن المبارك"۔

❷ المطبعة الخيريه اور دارارقم کے نسخہ میں "أَنبَأَنَا إِسمَاعِيلُ" ہے اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "اسميل" لکھا گیا ہے جو کہ کاتب کی غلطی ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عَنِ الأعْرَجِ" ہے۔

(روایت کیا) انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر کہہ کر نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے تب اپنے دونوں کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے رفع الیدین سے متعلق وضاحت، حدیث نمبر: ۱۷ کے فوائد میں دیکھئے۔

❶ صحیح (ن)۔ اسماعیل بن عیاش کی غیر شامیوں سے روایت کی بنا پر اس حدیث کی یہ سند ضعیف ہے لیکن اس کے متن کے صحیح شواہد موجود ہیں (ز)۔ حسن (ش)۔ صحیح (ع)۔ سنن ابن ماجة: كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين اذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع، حديث: ٨٦٠.

حدیث: 49

نافع کی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت (ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل):

حَدَّثَنَا إِسمَاعِيلُ حَدَّثَنَا صَالِحٌ ❶ عَن نَافِعٍ أَنَّ عَبدَاللّٰهِ بنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيهِ حَذوَ مَنكِبَيهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا صَالِحٌ" ساقط ہے۔ مکتبة الظاهرية کے مخطوطہ میں یہاں "صَالِح" کی جگہ "مَالكٌ" ہے۔ جبکہ شیخ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ نے یہاں اسماعیل بن عیاش مراد لیا ہے۔ [رفع اليدين في الصلاة، بهامشه جلاء العينين: ص، ١١٥، ١١٦] اگر اسماعیل بن عیاش ہو تو ان کے شیوخ میں "مالك" نام کا کوئی شیخ نہیں ہے، لہٰذا تب "حَدَّثَنَا إِسمَاعِيلُ حَدَّثَنَا صَالِحٌ . . ." درست ہے۔ اور اگر اسماعیل سے مراد اسماعیل بن ابی اویس ہو تو "حَدَّثَنَا إِسمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ . . ." درست ہے۔ اور مکتبة الظاهرية کے مخطوطہ میں بھی "حَدَّثَنَا إِسمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ . . ." مذکور ہے۔ اور جزء رفع اليدين کے محقق، الشیخ احمد الشریف کے بقول بھی یہاں "اسماعيل بن أبي أويس" ہے۔ وہ فرماتے ہیں: اس سند میں اسماعیل بن ابی اویس اور نافع کے درمیان مالک، کا نام ساقط ہو گیا ہے۔ [دیکھئے: قرة العينين برفع اليدين في الصلاة: ص، ٤٥، ح، ٥٧] فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے بقول بھی یہاں اسماعیل بن ابی اویس ہے۔ [جزء رفع اليدين (مترجم)، ص، ٧٧] ہم نے "صالح" اس لیے بیان کیا ہے کہ الشیخ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ نے اسی کو درست قرار دیا ہے۔ دیکھئے: [رفع اليدين في الصلاة، بهامشه جلاء العينين: ص، ١١٥] اور ماہر علم اسماء الرجال الشیخ فیض الرحمٰن ثوری رحمہ اللہ نے بھی دار الحديث ملتان کے نسخہ میں، صفحہ نمبر: ۴۰، ۴۱ پر "عن صالح" ذکر کر کے اسی کو درست قرار دیا ہے۔

ہمیں اسماعیل نے بیان کیا (انھوں نے کہا) ہمیں صالح (بن کیسان) نے نافع (کے واسطے) سے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [1]

---

[1] صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ صحیح (ع)۔ سنن أبی داؤد: کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ، ح: ٧٤٢.

حدیث: 50

رفع الیدین، نماز کی زینت ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ أَخبَرَنَا عَبدُاللّٰهِ أَخبَرَنَا ابنُ عَجلَانَ [1] قَالَ سَمِعتُ النُّعمَانَ بنَ أَبِی عَیَّاشٍ یَقُولُ: لِکُلِّ شَیءٍ زِینَةٌ وَزِینَةُ الصَّلَاةِ أَن تَرفَعَ یَدَیكَ إِذَا کَبَّرتَ وَإِذَا رَکَعتَ وَإِذَا رَفَعتَ رَأسَكَ مِنَ الرُّکُوعِ۔

ہمیں محمد بن مقاتل نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبداللہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ابن عجلان نے بیان کیا، انہوں نے کہا میں نے نعمان بن ابی عیاش کو سنا، وہ فرما رہے تھے: ہر چیز کی زینت ہوتی ہے۔ اور نماز کی زینت یہ ہے کہ جب تم تکبیر (تحریمہ) کہو اور جب تم رکوع کرو اور جب تم رکوع سے اپنا سر اٹھاؤ تو رفع الیدین کرو۔ [2]

فوائد

نعمان بن ابی عیاش رحمہ اللہ جلیل القدر تابعی اور ثقہ راوی تھے۔ آپ رحمہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سیدنا زید بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ سیدنا زید بن صامت رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعیاش تھی۔ اس روایت سے متعلق وضاحت، حدیث نمبر:۳۲ کے فوائد میں دیکھئے۔

---

[1] المطبعة الخیریة ، مطبع محمدی ، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أنبأنا عَبدُاللّٰه بنُ عَجلان" ہے، جو کہ خطا ہے۔ دار الحدیث ملتان کے نسخہ میں "عبداللّٰه عن ابن عجلان" ہے۔

[2] صحیح (ز)۔ حسن (ش)۔ الإستذکار ، لابن عبدالبر: ۱/ ۴۰۸۔ التمهید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید ، لابن عبدالبر: ۹/ ۲۲۵ .

حدیث: 51

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ أَخبَرَنَا عَبدُاللّٰهِ أَخبَرَنَا الأَوزَاعِیُّ ❶ حَدَّثَنِی حَسَّانُ بنُ عَطِیَّةَ عَنِ القَاسِمِ بنِ مُخَیمِرَةَ قَالَ: رَفعُ الأَیدِی لِلتَّکبِیرَةِ، قَالَ: وَأَرَاهُ حِینَ نَنحَنِی۔ ❷

ہمیں محمد بن مقاتل نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبداللہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں اوزاعی نے بیان کیا (انہوں نے کہا) مجھے حسان بن عطیہ نے بیان کیا کہ قاسم بن مخیمرہ نے کہا: رفع الیدین تکبیر (تحریمہ) کے وقت ہے۔ انہوں نے کہا: میرا خیال ہے کہ جب ہم (رکوع کے لیے) جھکتے ہیں تب بھی (رفع الیدین ہے)۔ ❸

---

❶ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، اور دارارقم کے نسخہ میں "أنبأنا عَبدُاللّٰهِ أَنبأنَا الأَوزَاعِیُّ" ہے۔

❷ المطبعة الخیریة، دارارقم، مطبع محمدی، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں: "رَفعُ الأَیدِی لِلتَّکبِیرِ، قَالَ: أَرَاهُ حِینَ یَنحَنِی" ہے۔

❸ صحیح (ز)۔ صحیح (ش)

حدیث: 52

جابر، ابوسعید، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم کا عمل:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ ❶ عَن عَبدِاللّٰهِ أَخبَرَنَا ❷ شَرِيكٌ عَن لَيثٍ عَن عَطَاءٍ قَالَ: رَأَيتُ جَابِرَ بنَ عَبدِاللّٰهِ وَأَبَا سَعِيدٍ الخُدرِيَّ وَابنَ عَبَّاسٍ وَابنَ الزُّبَيرِ: يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم حِينَ يَفتَتِحُونَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعُوا وَإِذَا رَفَعُوا رُءُوسَهُم مِنَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں محمد بن مقاتل نے عبداللہ (کے واسطے) سے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں شریک نے لیث (کے واسطے) سے بیان کیا، انہوں نے عطاء سے (روایت کیا)، انہوں نے فرمایا: میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ، سیدنا ابوسعید خدری، سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے۔ وہ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ ❸

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دار ارقم اور مطبعة مقبول العام کے نسخہ میں "محمد بن مقاتل" کی بجائے صرف "مقاتل" ہے جو کہ غلط ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی اور دار ارقم کے نسخہ میں "أنبأنا" ہے۔

❸ حسن (ز)۔ یہ سند ضعیف ہے البتہ اس کے شواہد موجود ہیں (ش)۔ مصنف ابن ابی شیبة: ۱/ ۲۱۲، حدیث: ۲۴۳۰۔ مزید تفصیل اسی کتاب میں حدیث نمبر ۱۶ کی تخریج میں ملاحظہ کریں۔

حدیث: 53

تابعین کا رفع الیدین پر عمل:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ أَخبرَنَا عَبدُاللّٰهِ أَخبرَنَا عِكرِمَةُ بنُ عَمَّارٍ ❶ قَالَ: رَأَيتُ سَالِمَ بنَ عَبدِاللّٰهِ وَالقَاسِمَ بنَ مُحَمَّدٍ وَعَطَاءً وَ مَكحُولًا: يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم فِي الصَّلَاةِ إِذَا رَكَعُوا وَإِذَا رَفَعُوا۔

وَ ❷ قَالَ جَرِيرٌ عَن لَيثٍ عَن عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَرفَعَانِ أَيدِيَهُمَا فِي الصَّلَاةِ وَكَانَا ❸ نَافِعٌ وَطَاوُسٌ يَفعَلَانِهِ۔ وَعَن لَيثٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ وَسَعِيدِ بنِ جُبَيرٍ وَطَاوُسٍ وَأَصحَابِهِ أَنَّهُم كَانُوا يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم إِذَا رَكَعُوا۔

ہمیں محمد بن مقاتل نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبداللہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عکرمہ بن عمار نے بیان کیا، انہوں نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ، قاسم بن محمد، عطاء (بن ابی رباح) اور مکحول ﷭ کو دیکھا، وہ نماز میں جب رکوع کرتے اور

---

❶ المطبعة الخيرية کے نسخہ میں "أنبأنا عَبدُاللّٰهِ أَخبرَنَا عِكرِمَةُ بنُ عَمَّارٍ" جبکہ دارارقم اور مطبع محمدی کے نسخہ میں "أنبأنا عَبدُاللّٰهِ أَنبَأنَا عِكرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ" ہے۔ دارالحدیث کے نسخہ میں "أخبرَنَا عَبدُاللّٰهِ أَنبَأنَا عِكرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ" ہے۔

❷ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ" نہیں ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "كَانَ" ہے۔

جب (رکوع سے) اٹھتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ ❶

اور جریر نے لیث سے، انہوں نے عطاء (بن ابی رباح) اور مجاہد رحمہ اللہ سے (روایت کیا ہے) کہ وہ دونوں، نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور نافع اور طاؤس بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ ❷ اور لیث سے (مروی ہے) انہوں نے ابن عمر، سعید بن جبیر، طاؤس رحمہم اللہ اور ان کے ساتھیوں سے (روایت کیا ہے) کہ، وہ جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ ❸

سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پوتے اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے تھے۔ جلیل القدر فقیہ، متبع سنت اور حدیث سے محبت اور اس کی ترویج و اشاعت میں صف اول کے تابعی تھے۔ آپ نے اپنے والد گرامی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اثبات رفع الیدین کی احادیث روایت کی ہیں۔ آپ خود بھی تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ زیر بحث حدیث (نمبر:۵۳) میں مذکور ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سلیمان شیبانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"رَأَيْتُ سَالِمَ بنَ عَبدِاللّٰهِ إذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، فَلَمَّا

---

❶ حسن (ز)۔ حسن (ش)۔ التمهيد، لابن عبدالبر: ۹/ ۲۱۸.

❷ حسن (ز)۔ یہ روایت اس سند کے ساتھ ضعیف ہے، (ش)۔ التمهيد، لابن عبدالبر: ۹/ ۲۱۸.

❸ صحیح (ش)۔ لیث کا ابن عمر رضی اللہ عنہ، سعید بن جبیر اور طاوس رحمہ اللہ سے رفع الیدین کا اثبات روایت کرنا، باسند نہیں مل سکا۔ البتہ لیث کی نافع کے واسطے سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے رفع الیدین کے اثبات کی روایت کے لیے حدیث نمبر: ۴۳ دیکھئے۔ اور امام طاوس رحمہ اللہ کا رفع الیدین کرنا ثابت ہے، دیکھئے: مسند ابن الجعد: ۵٦ ، حديث: ۲۵٦ ۔ مسند أحمد بن حنبل: ۲/ ٤٤ ، حديث: ۵۰۳۳ .

رَكَعَ رَفَعَ يَدَيهِ ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأسَهُ رَفَعَ يَدَيهِ"

''میں نے سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ کو دیکھا، انہوں نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا، جب رکوع کیا تو رفع الیدین کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تب بھی رفع الیدین کیا۔''

میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے اپنے والد گرامی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تھا، انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ [1]

---

[1] الخلافیات، للبیهقی: ۲/ ۳۳۳.

حدیث: 54

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا عمل:

حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبدُالوَاحِدِ بنُ زِيَادٍ ❶ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: رَأَيتُ أَنَسَ بنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ وَيَرْفَعُ يَدَيهِ ❷ كُلَّمَا رَكَعَ وَرَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبدالواحد بن زیاد نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عاصم نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے، جب رکوع کرتے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔ ❸

❶ مخطوطہ میں "بنُ زِيَادٍ" نہیں ہے۔ اسے ہم نے دیگر نسخوں سے نقل کیا ہے۔

❷ دار ابن حزم کے نسخہ میں "وَيَرْفَعُ يَدَيهِ" ساقط ہے۔ مخطوطہ اور دیگر نسخوں میں مذکور ہے۔

❸ صحيح (ز)۔ صحيح (ش)۔ صحيح (ع)۔ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ٢١٣، حديث: ٢٤٣٣۔ الأوسط فى السنن والإجماع والاختلاف، لإبن المنذر: ٣/ ١٣٨، حديث: ١٣٨٦۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین کا اثبات روایت بھی کیا ہے۔ سنن ابن ماجة: كتاب اقامة الصلاة، باب رفع اليدين اذا ركع . . . ، ح: ٨٦٦ .

حدیث: 55

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی روایت:

حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بنُ زُرَيعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَن قَتَادَةَ أَنَّ نَصرَ بنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُم عَن مَالِكِ بنِ الحُوَيرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وسَلَّمَ يرفَعُ يَدَيهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيهِ۔

ہمیں خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں یزید بن زریع نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں سعید نے قتادہ (کے واسطے) سے بیان کیا، کہ انہیں نصر بن عاصم نے سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ (کے واسطے) سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھ بلند کرتے حتی کہ انہیں اپنے کانوں کی لوؤں تک پہنچا دیتے۔ [1]

مکہ، مدینہ، یمن و عراق کے ائمہ کا عمل:

وَقَالَ عَبدُالرَّحمَنِ بنُ مَهدِيٍّ عَنِ الرَّبِيعِ بنِ صُبَيحٍ قَالَ: رَأَيتُ مُحَمَّدًا وَ الحَسَنَ وَ أَبَا نَضرَةَ وَالقَاسِمَ بنَ مُحَمَّدٍ وَعَطَاءً وَ طَاوُسًا

[1] صحیح (ز)۔ اس روایت کی یہ سند حسن ہے، (ش)۔ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين، حديث: ٣٩١۔ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ٢١٢، حديث: ٢٤٢٧.

وَمُجاهِدًا وَ الحَسَنَ بنَ مُسلِمٍ وَنَافِعًا وَابنَ أَبِی نَجِیحٍ؛ إِذَا افتَتَحُوا الصَّلَاةَ رَفَعُوا أَیدِیَهُم وَ إِذَا رَکَعُوا وَ إِذَا رَفَعُوا رُءُوسَهُم مِنَ الرُّکُوعِ۔ قَالَ البُخَارِیُّ: وَهٰؤُلَاءِ أَهلُ مَکَّةَ وَأَهلُ المَدِینَةِ وَأَهلُ الیَمَنِ وَأَهلُ العِرَاقِ قَد تَوَاطَئُوا عَلَی رَفعِ الأَیدِی۔وَقَالَ وَکِیعٌ عَنِ الرَّبِیعِ قَالَ:رَأَیتُ الحَسَنَ وَمُجَاهِدًا وَعَطَاءً وَ طَاوُسًا وَقَیسَ بنَ سَعدٍ وَالحَسَنَ بنَ مُسلِمٍ: یَرفَعُونَ أَیدِیَهُم إِذَا رَکَعُوا وَإِذَا سَجَدُوا۔ وَ [1] قَالَ عَبدُ الرَّحمٰنِ بنُ مَهدِیٍّ: هٰذَا مِنَ السُّنَّةِ۔

وَقَالَ عُمَرُبنُ یُونُسَ [2] حَدَّثَنَاعِکرِمَةُ بنُ عَمَّارٍ قَالَ: رَأَیتُ القَاسِمَ وَ طَاوُسًا وَ مَکحُولًا وَعَبدَاللّٰهِ بنَ دِینَارٍ وَسَالِمًا؛ یَرفَعُونَ أَیدِیَهُم إِذَا استَقبَلَ أَحَدُهُمُ الصَّلَاةَ وَعِندَ الرُّکُوعِ وَالسُّجُودِ۔

عبدالرحمٰن بن مہدی نے ربیع بن صبیح سے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے محمد (بن سیرین)، حسن (بصری)، ابونضرہ، قاسم بن محمد، عطاء (بن ابی رباح)، طاؤس (بن کیسان)، مجاہد، حسن بن مسلم، نافع اور ابن ابی نجیح رحمہم اللہ کو دیکھا ہے، وہ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ [3]

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ اہل مکہ، اہل مدینہ، اہل یمن اور اہل عراق (علماء) ہیں۔ یہ سب (نماز میں) رفع الیدین کرنے پر متفق ہیں۔اور وکیع نے بھی ربیع (کے واسطے)

---

1. مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ" نہیں ہے۔
2. مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عَمْرُوبنُ یُونُسَ" ہے، جو غلط ہے۔ یہ عمر بن یونس بن قاسم أبو حفص الیمانی الجرشی، ثقہ راوی ہیں۔
3. حسن (ز)۔صحیح (ش)۔ التمهید ، لإبن عبدالبر:۹/ ۲۱۸ .

سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: میں نے حسن (بصری)، مجاہد، عطاء (بن ابی رباح)، طاؤس، قیس بن سعد اور حسن بن مسلم رحمہم اللہ کو دیکھا ہے، وہ جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے، تو رفع الیدین کرتے تھے۔ [1] اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: یہ (رفع الیدین) سنت ہے۔ [2]

اور عمر بن یونس نے کہا کہ ہمیں عکرمہ بن عمار نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے قاسم، طاؤس، مکحول، عبداللہ بن دینار اور سالم رحمہم اللہ کو دیکھا ہے: ان میں کوئی بھی جب نماز شروع کرتا تو رفع الیدین کرتا، اور رکوع اور سجود کے وقت بھی (رفع الیدین کرتا)۔ [3]

ابراہیم نخعی کا حدیث وائل رضی اللہ عنہ سے متعلق بیان:

وَقَالَ وَكِيعٌ عَنِ الأَعمَشِ عَن إِبرَاهِيمَ أَنَّهُ [4] ذُكِرَ لَهُ حَدِيثُ وَائِلِ بنِ حُجرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا سَجَدَ۔ قَالَ إِبرَاهِيمُ: لَعَلَّهُ كَانَ فَعَلَهُ مَرَّةً۔

وَهٰذَا ظَنٌّ مِنهُ لِقَولِهِ: فَعَلَهُ مَرَّةً۔ مَعَ أَنَّ وَائِلًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَأَصحَابَهُ غَيرَ مَرَّةٍ يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم وَلَا يَحتَاجُ وَائِلٌ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) إِلَى الظُّنُونِ لِأَنَّ مُعَايَنَتَهُ أَكثَرُ مِن حُسبَانِ غَيرِهِ۔

---

[1] ضعیف ہے (ز)۔ حسن (ش)

[2] ابوسعید عبدالرحمٰن مہدی رحمہ اللہ جلیل القدر محدث اور جرح و تعدیل کے بلند پایہ امام تھے۔ امام علی بن المدینی رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: اگر میں بیت اللہ کے قریب کسی بات پر قسم اٹھاؤں، تو یہ قسم اٹھاؤں گا کہ عبدالرحمٰن بن مہدی سے بڑھ کر حدیث کا عالم کوئی نہیں ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ خود بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ دیکھیے: التمهيد، لابن عبدالبر: ۹/ ۲۱۸ .

[3] حسن (ز)۔ حسن (ش)۔ دیکھیے: التمهيد، لابن عبدالبر: ۹/ ۲۱۸ .

[4] مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أنه" کی جگہ "اللّٰه" لکھا گیا ہے جو کاتب کی غلطی ہے۔

وکیع نے اعمش (کے واسطے) سے بیان کیا کہ ابراہیم (نخعی) کے سامنے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی گئی، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ تو (حدیث سن کر) ابراہیم (نخعی) نے کہا، شائد انہوں نے (رفع الیدین) ایک مرتبہ کیا ہو۔ ❶

ان (ابراہیم) کا یہ گمان ان (سیدنا وائل) کے اس قول کی وجہ سے ہے کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کیا۔'' جبکہ سیدنا وائل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ ایک سے زیادہ مرتبہ رفع الیدین کرتے تھے۔ اور سیدنا وائل رضی اللہ عنہ کو (لوگوں کے) گمان (اندازوں) کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ ان کا ذاتی مشاہدہ باقی تمام لوگوں کے اندازوں سے کہیں بہتر ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کا بیان:

قَالَ الْبُخَارِیُّ: وَ ❷ قَدْ بَیَّنَهُ زَائِدَةُ فَقَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ حَدَّثَنَا أَبِی أَنَّ وَائِلَ بنَ حُجرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخبَرَهُ قَالَ: قُلتُ لَأَنظُرَنَّ إِلَی صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ❸ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ کَیفَ یُصَلِّی فَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیهِ فَلَمَّا رَکَعَ رَفَعَ یَدَیهِ ❹ فَلَمَّا رَفَعَ رَأسَهُ رَفَعَ یَدَیهِ مِثلَهَا ❺۔ ثُمَّ أَتَیتُهُم

---

❶ ضعیف (ز)۔ معلق (ش)۔

❷ المطبعة الخیریة مصر، مطبع محمدی، دارالحدیث ملتان اور دارارقم کویت کے نسخہ میں ''وَ'' ساقط ہے۔

❸ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''النَّبِیِّ'' ہے۔

❹ مخطوطہ میں ''فَلَمَّا رَکَعَ رَفَعَ یَدَیهِ'' ساقط ہے۔ ہم نے دیگر نسخوں سے نقل کیا ہے۔

❺ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''بِمِثلِهَا'' ہے۔

مِن بَعدِ ذٰلِكَ ❶ فِـی زَمَـانٍ فِیهِ بَردٌ فَرَأَیتُ النَّاسَ عَلَیهِم جُلُّ الثِّیَابِ تُحَرَّكُ أَیدِیهِم من تَحتِ الثِّیَابِ۔

فَهٰذَا وَائِلٌ بَیَّنَ فِی ❷ حَـدِیثِهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَ أَصحَابَهُ یَرفَعُونَ أَیدِیَهُم مَرَّةً بَعدَ❸ مَرَّةٍ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس بات کو زائدہ (بن قدامہ) نے واضح بیان کیا ہے، انہوں نے کہا ہمیں عاصم نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں میرے والد محترم نے بیان کیا کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا، انہوں نے فرمایا: میں نے کہا کہ میں لازماً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا؛ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا کرتے ہیں۔ (میں نے دیکھا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا۔ جب رکوع کیا تو رفع الیدین کیا۔ جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو اسی طرح رفع الیدین کیا۔ پھر اس کے بعد میں ان (صحابہ) کے پاس ان ایام میں آیا، جب سردی تھی۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان پر گرم کپڑے تھے۔ ان کے ہاتھ کپڑوں کے نیچے سے حرکت (رفع الیدین) کرتے تھے۔ ❹

سیدنا وائل (بن حجر) رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں واضح کیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بار بار (ایک سے زیادہ مرتبہ) رفع الیدین کرتے دیکھا ہے۔

---

❶ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، دارارقم، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "ثُمَّ رَأَیتُهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ" ہے۔

❷ مخطوطہ میں "فِی" نہیں ہے۔

❸ مخطوطہ میں "بعد" نہیں ہے۔ ہم نے دیگر نسخوں سے نقل کیا ہے۔

❹ حسن صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ حسن (ش)۔ سنن النسائی: کتاب الافتتاح، باب موضع الیمین من الشمال فی الصلاۃ، ح:۸۸۹۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی: ۱/ ۱۹٦، حدیث:۱۱۷۔ مزید: اسی کتاب میں حدیث نمبر ۲۸ کے تحت مذکور وضاحت دیکھیے۔

کیا ترک رفع الیدین، متواتر عمل ہے؟

ایک حنفی مترجم نے جزء رفع الیدین کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ امام بخاری مسئلہ رفع الیدین میں بار بار ابراہیم نخعی تابعی پر ناراض ہو جاتے ہیں کہ انہوں نے یہ کیوں فرمایا کہ حضرت وائل نے ایک دفعہ حضور ﷺ کو رفع الیدین کرتے دیکھا۔ لیکن امام ابراہیم نخعی نے کس بنیاد پر یہ فرمایا، اس کو امام بخاری ذکر نہیں فرماتے۔ امام ابراہیم نخعی کے ہاں ترک رفع یدین سندا بھی متواتر ہے۔ ...... اور عملا بھی متواتر ہے۔ [1]

پھر اس مترجم نے ترک رفع الیدین کو سندا متواتر ثابت کرنے کے لیے ابراہیم نخعی کا قول نقل کیا ہے کہ "حدثني من لا أحصي عن ابن مسعود" [مسند أبي حنيفة] یعنی مجھے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اتنے لوگوں نے روایت کیا ہے کہ جنہیں میں شمار نہیں کر سکتا۔ اور عملاً متواتر ثابت کرنے کے لیے ابراہیم نخعی کا قول بیان کیا ہے کہ "ما سمعته من أحد منهم انما كانوا يرفعون أيديهم في بدء الصلاة حين يكبرون" [موطأ محمد، ص، ۹۰] یعنی جن لوگوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، ان میں سے کسی سے بھی میں نے یہ (رکوع کے وقت کا رفع الیدین) نہیں سنا۔ وہ تو صرف نماز کے آغاز میں رفع الیدین کرتے تھے۔ [2]

حقیقت یہ ہے:

معزز قارئین! اب ابراہیم نخعی کے اقوال سے متعلق حقیقت پر نظر ڈالتے ہیں۔ بلکہ اس سے قبل مقلد مترجم کے بیان کردہ قول سے پہلی سطور پر بھی نظر ڈالیے۔

---

[1] جزء القراءة و جزء رفع اليدين للبخاري، (مترجم یکجا)، از: صفدر امین اوکاڑوی، صفحہ: ۳۲۷۔

[2] دیکھئے: جزء القراءة و جزء رفع اليدين للبخاري، مترجم از: صفدر امین اوکاڑوی، صفحہ: ۳۲۷۔

مسند ابی حنیفہ میں مذکور ہے:

"ذُكِرَ عِنْدَهُ حَدِيثُ وَائِلِ بنِ حُجرٍ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيهِ عِندَ الرُّكُوعِ وَعِندَ السُّجُودِ فَقَالَ: هُوَ أَعرَابِيٌّ لَا يَعرِفُ شَرَائِعَ الإِسلَامِ لَم يُصَلِّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَلَاةً وَاحِدَةً۔ وَقَد حَدَّثَنِي مَن لَا أُحصِي عَن عَبدِ اللَّهِ بنِ مَسعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ: أَنَّهُ رَفَعَ يَدَيهِ فِي بَدءِ الصَّلَاةِ فَقَط وَحَكَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ۔ وَعَبدُ اللَّهِ عَالِمٌ بِشَرَائِعِ الإِسلَامِ وَحُدُودِهِ مُتَفَقِّدٌ لِأَحوَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مُلَازِمٌ لَهُ فِي إِقَامَتِهِ وَفِي أَسفَارِهِ وَقَد صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَا لَا يُحصَى۔" [1]

''ابراہیم نخعی کے سامنے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی گئی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع وسجود کے وقت رفع الیدین کیا۔ تو ابراہیم نخعی نے کہا: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ تو دیہاتی (پینڈو) تھے، وہ تو اسلامی احکام کو جانتے بھی نہیں تھے۔ اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ایک ہی مرتبہ نماز پڑھی ہے۔ جبکہ مجھے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ صرف نماز کے آغاز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور اس عمل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسلامی احکام و حدود کے عالم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے بخوبی واقف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

[1] مسند أبي حنيفة، برواية الحصكفي: كتاب الصلاة، حديث نمبر: ١٦.

حضر وسفر کے ساتھی تھے۔ اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ متعدد نمازیں ادا کی ہیں۔''

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے متعلق، متعصّبانہ بیان:

ذرا غور کیجئے ابراہیم نخعی کی نظر میں رسول اللہ ﷺ کے صحابی، سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اسلامی احکام کے عالم ہی نہیں ہیں، بلکہ بے علم پینڈو ہیں۔ (استغفر اللہ) کیا یہ صحابی کی توہین نہیں؟ میرا ذہن اس بات کو تسلیم نہیں کر رہا کہ ایک تابعی، صحابی کے بارے میں اس طرح کے کلمات کہے۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ بات ابراہیم نخعی کی طرف منسوب کی گئی ہے۔ واللہ اعلم۔ لیکن ابراہیم نخعی کے اس قول کو جس قدر علماء نے نقل کیا اور اس کی نسبت کو غلط نہیں کہا، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مضبوط بات یہی ہے کہ انہوں نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے بارے میں واقعی ایسا کہا ہوگا۔ ابراہیم نخعی کے اسی قول کو ائمہ کرام نے نازیبا تصور کرتے ہوئے جرح کے انداز میں ذکر کیا ہے۔ [1]

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا مختصر تعارف:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو دیہاتی کہنا نہایت بدترین تعصب کی مذموم شکل ہے۔ کیونکہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ یمن کے شاہی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد محترم حجر؛ حضر موت (یمن) کے حکمران تھے۔

احناف کے جلیل القدر عالم، شارح بخاری، علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی مدینہ آمد سے قبل ہی رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو ان کی آمد کی خوشخبری سنا دی تھی۔ اور جب آپ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنی چادر مبارک بچھا کر اس پر بٹھایا اور ان کے لیے دعا فرمائی:

---

[1] دیکھئے: معرفة السنن والآثار، للبيهقي: ٢/ ٤٢٤.

"أَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي وَائِلٍ وَ وَلَدِهِ وَوَلَدِ وَلَدِهِ" [1]

''اے اللہ! وائل اور اس کی نسل میں برکت فرما۔''

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے شاہی زندگی کو خیر باد کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوئے۔ اور اسلام قبول کیا۔

کیا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی نماز پڑھی؟

ابراہیم نخعی نے مزید کہا ہے کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ایک ہی نماز پڑھی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ بات سراسر غلط ہے کیونکہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو مرتبہ حاضر ہوئے ہیں۔ جس کا ذکر احناف کی کتب سمیت متعدد تاریخ و سیرت کی کتابوں میں موجود ہے۔ بلکہ جزء رفع الیدین کے حنفی مترجم، امین صفدر اوکاڑوی کو بھی اس بات کا اعتراف ہے۔ [2] دراصل سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں صرف ایک ہی نماز پڑھنے کا دعویٰ اس لیے ابراہیم نخعی نے کیا ہے کہ وہ یہ کہنا یہ چاہتے ہیں کہ جس صحابی نے صرف ایک نماز پڑھی ہے اس کی بیان کردہ رفع الیدین کو ہم کیوں تسلیم کریں؟ ہم تو اس صحابی کی بیان کردہ رفع الیدین کو تسلیم کریں گے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت زیادہ وقت گزارا اور بے شمار نمازیں پڑھی ہیں۔ اور وہ ہیں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔

✧ ابوبکر، عمر اور علی رضی اللہ عنہم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کم نمازیں پڑھیں؟

ہم گزارش کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صرف تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین والی حدیث کو ماننے کا اگر یہی معیار ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

---

[1] مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح ، لملا على القارى: ٢/ ٦٥٧ .

[2] دیکھئے: جزء القراءة و جزء رفع اليدين للبخاری ، مترجم از امین اوکاڑوی: ص، ۳۲۷.

ساتھ بے شمار نمازیں ادا کی ہیں تو سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر بن خطاب اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متعدد، بے شمار نمازیں ادا کی ہیں۔ انہوں نے بھی تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنا بیان کیا ہے اور خود اس پر عمل بھی کیا ہے۔ جس معیار کے مطابق سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو تسلیم کرتے اور اپناتے ہیں؛ ان تینوں صحابہ رضی اللہ عنہم کی احادیث کو بھی تو اسی معیار کے مطابق تسلیم کریں۔

انس رضی اللہ عنہ نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بھی نماز پڑھی:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے تو مدینہ منورہ میں دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے۔ انہوں نے بھی بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے اور بعد رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جنہیں پچھلی صفوں کا نمازی کہا جاتا ہے۔ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت قریب ترین نمازیں پڑھنے والے صحابی ہیں۔ ایک حدیث میں انہوں نے خود بیان کیا ہے کہ: ''فَصَلَّیتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فِی بَیتِهِ '' [1] کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہے۔ اس قدر قریب رہنے اور اس قدر قریب نماز ادا کرنے والا صحابی بیان کر رہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھا کر اور دوسری رکعت سے اٹھ کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [2]

یہاں یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سند

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل السنن الراتبة، حدیث: ۷۲۹۔

[2] صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب إلی أین یرفع یدیه، حدیث، ۷۳۸۔

کے اعتبار سے صحیح نہ ہونے اور دیگر زیادہ صحیح احادیث کے مخالف ہونے کی وجہ سے قابل عمل نہیں ہے۔

ایک نماز پڑھنے والے کی حدیث سے استدلال کیوں؟

ایک طرف حنفی بھائی، ابراہیم نخعی کے قول کو دلیل بنا کر کہتے ہیں کہ چونکہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی نماز پڑھی۔ اس لیے رفع الیدین کے بارے میں ان کی بات کو معتبر تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ دوسری طرف نماز کے دیگر کئی امور میں سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اسی حدیث کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔

علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ اور امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ کندھوں کے برابر رفع الیدین کرنے کی دلیل سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث ہے۔ [1] اسی طرح جہری نماز میں آمین آہستہ آواز میں کہنے کی دلیل کے طور پر سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرتے ہیں:

"بَـاب إِذا أَمـن الإِمـام وَالمَأمُوم أسر التَّأمِين: الدَّارَقُطنِيّ: عَـن وَائِل بن حجر رَضِي الله عَنهُ قَالَ: صليت مَعَ رَسُول اللَّه ﷺ فَسَـمـعتـه حِين قَالَ: غَيْرِ المَغْضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ۔ قَالَ: آمين۔ فَأخفى بِهَا صَوتَه" [2]

اسی طرح سجدے کی کیفیت کو بیان کرنے کے لیے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ہی کی بیان کردہ حدیث کو فقہ حنفیہ کی معتبر کتاب ''الھدایہ'' میں دلیل بنایا گیا ہے۔ [3]

---

[1] شرح معانی الآثار، للطحاوی: ١/ ١٩٦، حدیث: ١١٧٠۔ نصب الرایة، للزیلعی: ١/ ٣١٠۔ یہی بات ہدایہ میں بھی مذکور ہے۔ دیکھیے: الھدایة: ١/ ٤٨.

[2] دیکھیے: اللباب فی الجمع بین السنة والکتاب، للمنبجی: ١/ ٢٢٩.

[3] دیکھیے: الھدایة، ١/ ٥١.

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی ایک مرتبہ نماز سے رفع الیدین کی حد متعین کر لی اور دیگر امور میں ان کی حدیث کو دلیل بنا لیا، کیا یہاں پر احناف کو اپنا ہی بنایا ہوا اصول یاد نہیں آیا؟ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک ہی نماز پڑھنے والے صحابی کی بات رفع الیدین میں معتبر نہیں تو پھر دیگر امور میں کیسے معتبر ہو گئی؟

دراصل اثبات رفع الیدین، متواتر عمل ہے:

قارئین کرام! سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں۔ ان کی بات اور عمل کو ایسے شخص کی وجہ سے ہرگز نہیں چھوڑا جا سکتا جو شخص ان سے کئی درجے کم ہے۔ [1]

حقیقت یہ ہے کہ رفع الیدین کا اثبات متواتر ہے، ترک اور منسوخ ہونے کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے۔ احناف کے بلند پایہ عالم اور شارح صحیح بخاری، مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رفع الیدین کرنا بلا شک وشبہ اسنادی اور عملی طور پر متواتر عمل ہے اس کا ایک حرف بھی منسوخ نہیں۔ [2]

علامہ کشمیری رحمہ اللہ کے بیان میں ابراہیم نخعی کے قول کا جواب واضح الفاظ میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔

---

[1] امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی اسی طرح کا بیان منقول ہے۔ دیکھئے: نصب الرایة، للزیلعی: ۱/ ۰۲۔ معرفة السنن والآثار، للبیہقی: ۲/ ۲٤۱.

[2] نیل الفرقدین (مکتبہ حنفیہ گوجرانوالہ)، ص: ۲۲.

حدیث: 56

حَدَّثَنَا عَبدُاللَّهِ بنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَاابنُ إِدرِيسَ قَالَ سَمِعتُ عَاصِمُ بن كُلَيبٍ [1] عَن أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعتُ وَائِلَ بنَ حُجرٍ يَقُولُ: قَدِمتُ المَدِينَةَ قُلتُ [2] لَأَنظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: فَافتَتَحَ الصَّلَاةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأسَهُ رَفَعَ يَدَيهِ۔

ہمیں عبداللہ بن محمد (ابوبکر بن ابی شیبہ، المعروف ابن ابی شیبہ) نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں (عبداللہ) ابن ادریس نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے عاصم بن کلیب سے سنا، انہوں نے اپنے والد گرامی سے (روایت کیا) انہوں نے انہیں (اپنے والد کو) سنا، وہ کہتے تھے: میں نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا،مَیں مدینہ منورہ میں آیا۔ میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ (میں نے دیکھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا۔ جب اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا تب بھی رفع الیدین کیا۔ [3]

---

[1] دارارقم اور دارالحدیث کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا ابْنُ اِدرِيسَ [الكُوفِيُّ] حَدَّثَنا عَاصِمُ بْنُ كلَيب" ہے جبکہ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی اِدرِيسَ حَدَّثَنا عَاصِمُ بْنُ كلَيب" ہے۔ جبکہ ابن ابی ادریس غلط ہے۔ یہاں ابومحمد عبداللہ بن ادریس بن یزید الأودی الکوفی، امام من ائمة المسلمین مراد ہیں۔

[2] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث اور دارارقم کے نسخہ میں "قُلْتُ" ساقط ہے اور عبارت اس طرح ہے: "قَدِمتُ المَدِينَةَ لَأَنظُرَنَّ"۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فَقُلْتُ" ہے۔

[3] حسن صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ حسن (ش)۔ دیکھئے: گزشتہ سطور اور حدیث نمبر: ۲۸۔

حدیث: 57

نافع کی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت (ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل):

حَدَّثَنَا إِسمَاعِيلُ بنُ أَبِی أُوَيسٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَن نَافِعٍ أَنَّ عَبدَاللّٰهِ بنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ إِذَا افتَتَحَ الصَّلاةَ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں (امام مالک کے بھانجے) اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں مالک نے نافع (کے واسطے) سے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے۔ ❶

حدیث: 58

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا عمل:

حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبدُالأَعلَى حَدَّثَنَا حُمَيدٌ عَن أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ عِندَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں عیاش نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبدالاعلیٰ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں حمید نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ (کے حوالے) سے بیان کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❷

---

❶ صحيح (ن)۔ صحيح (ز)۔ صحيح (ش)۔ صحيح (ع)۔ سنن أبی داؤد: كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، ح: ٧٤٢۔ مزید دیکھئے: حدیث نمبر ۱۳، ۳۳، ۴۱، ۴۳، ۴۹، ۵۷، ۶۳

❷ صحيح (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں (ش)۔ دیکھئے، اسی کتاب میں حدیث نمبر: ۱۸، ۵۴.

امام طاؤس رحمہ اللہ کا عمل:

حَدَّثَنَا آدمُ حَدَّثَنا شُعبَةُ حَدَّثَنا الحَكَمُ بنُ عُتَيبَةَ قَالَ: رَأَيتُ طَاوُسًا يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں آدم نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں شعبہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں حکم بن عتیبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے طاؤس کو دیکھا، انہوں نے جب تکبیر کہی اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین کیا۔ ❶

رفع الیدین کو بدعت کہنا صحابہ رضی اللہ عنہم اور ائمہ کرام پر طعن ہے:

قَالَ البُخَارِيُّ: مَن زَعَمَ أَنَّ رَفعَ الأَيدِي بِدعَةٌ فَقَد طَعَنَ فِي أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَفِ وَمَن بَعدَهُم وَأَهلِ الحِجَازِ وَأَهلِ المَدِينَةِ وَأَهلِ مَكَّةَ وَعِدَّةٍ مِن أَهلِ العِرَاقِ وَأَهلِ الشَّامِ وَأَهلِ اليَمَنِ وَعُلَمَاءِ أَهلِ خُرَاسَانَ ......مِنهُمُ ابنُ المُبَارَكِ...... حَتَّى شُيُوخِنَا عِيسَى بنُ مُوسَى أَبُو أَحمَدَ ❷ وَكَعبِ بنِ سَعِيدٍ وَ الحَسَنِ بنِ جَعفَرٍ وَ

❶ صحیح (ز)۔ حسن (ش) مسند ابن الجعد:٥٦، ح:٢٥٦۔ مسند أحمد بن حنبل: ٢/ ٤٤، حدیث:٥٠٣٣.

❷ المكتبة الظاهرية کے مخطوطہ اور دار ابن حزم کے نسخہ میں "عِيسَى بنِ مُوسَى أَبُو أَحمَد" ہے۔ جبکہ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دار ارقم، دار الحدیث اور مطبع مقبول ⇦⇦

مُحَمَّدِ بنِ سَلَّامٍ ...... إِلَّا أَهلَ الرَّأيِ مِنهُم ...... وَعَلِيِّ بنِ الحَسَنِ وَعَبدِاللّٰهِ بنِ عُثمَانَ وَ يَحيَى بنِ يَحيَى وَ صَدَقَةَ وَ إِسحَاقَ وَعَامَّةِ أَصحَابِ ابنِ المُبَارَكِ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: جس نے یہ گمان بھی کیا کہ رفع الیدین کرنا بدعت ہے، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم، سلف (صالحین) اور جو ان کے بعد (ائمہ کرام) ہیں، ان پر طعن (اعتراض) کیا۔ اور اہل حجاز، اہل مدینہ، اہل مکہ، بہت سے اہل عراق [1]، اہل شام، اہل یمن، اہل خراسان ...... جن میں ابن مبارک بھی شامل ہیں ...... حتی کہ ہمارے اساتذہ: عیسیٰ بن موسیٰ، ابواحمد، کعب بن سعید، حسن بن جعفر اور محمد بن سلام ...... چند اہل الرائے کے سوا ...... اور علی بن حسن، عبداللہ بن عثمان، یحییٰ بن یحییٰ، صدقہ اور اسحاق اور ابن مبارک کے بہت سے ساتھیوں پر بھی (طعن کیا)۔

⇦ ⇦ العام کے نسخہ میں "عِيسَى بْنِ مُوسَى وَ أَبُو أَحمَد" ہے۔ اس میں "وَ" کے اضافے سے یہ نام ایک نہیں بلکہ دو شخصیات کو بیان کرتا ہے۔ شیخ زبیر علی زئی، مولانا محمد صدیق سرگودھوی، مولانا خالد گھرجاکھی رحمہم اللہ نے بھی یہاں "و" نقل کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ "عیسی بن موسی اور ابو احمد" یعنی یہ دو شیوخ ہیں۔ البتہ راقم الحروف (مترجم) کا خیال ہے کہ یہاں "عِيسَى بْنِ مُوسَى أَبُو أَحمَد" ہی درست ہے۔ کیونکہ عبارت کے سیاق و سباق کو دیکھا جائے تو یہاں اگر "وَ" کو شامل کیا جائے تو "أَبُو" رفعی حالت میں نہیں ہونا چاہیے۔ لہٰذا اس نام کی وضاحت اس طرح کی جائے گی: "عِيسَى بْنِ مُوسَى هُوَ أَبُو أَحمَد" یعنی "عیسی بن موسی جو کہ ابواحمد ہیں"۔ یہ عیسی بن موسی ابواحمد البخاری التیمی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

[1] امام بخاری رحمہ اللہ نے "بہت سے اہل عراق" اس لیے کہا ہے کہ بعض عراقیوں کا موقف ترک رفع الیدین تھا۔ جیسا کہ ابوجعفر احمد بن اسحاق بن بہلول حنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ (رفع الیدین کے متعلق) میرا موقف بھی اہل عراق جیسا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی تکبیر کے وقت، جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین کیا۔ [سنن الدارقطنی: ۲/ ۴۸، حدیث: ۱۱۲۵]

سفیان ثوری، وکیع رحمہم اللہ اور بعض کوفیوں کا عمل:

وَكَانَ ❶ الثَّورِيُّ وَ وَكِيعٌ وَ بَعضُ الكُوفِيِّينَ لا يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم۔ وَقَد رَوَوا فِي ذٰلِكَ أَحَادِيثَ كَثِيرَةً وَلَم يُعَنِّفُوا ❷ عَلَى مَن رَفَعَ يَدَيهِ ❸ وَ لَولا أَنَّهَا حَقٌّ مَارَوَوا تِلكَ الأَحَادِيثَ، لِأَنَّهُ لَيسَ لِأَحَدٍ أَن يَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَالَم يَقُل وَمَا لَم يَفعَل۔ لِقَولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: مَن تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَم أَقُل فَليَتَبَوَّأ مَقعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ وَلَم يَثبُت عَن أَحَدٍ مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لا يَرفَعُ يَدَيهِ وَلَيسَ أَسَانِيدُهُ أَصَحَّ مِن رَفعِ الأَيدِي۔

اور (سفیان) ثوری، وکیع اور بعض کوفی (علماء) رفع الیدین نہیں کرتے۔ ❹ حالانکہ انہوں نے اس کے بارے میں بہت سی احادیث بھی بیان کی ہیں۔ اور انہوں نے رفع الیدین کرنے والے کو ڈانٹا بھی نہیں۔ اگر یہ (رفع الیدین کرنا) حق نہ ہوتا تو وہ یہ احادیث کبھی بیان نہ کرتے۔ کیونکہ کسی شخص کے لیے ہرگز جائز نہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسی بات کہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی یا جو کام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے مجھ پر کوئی ایسی بات کہی جو میں نہیں کہی، اسے چاہیے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تلاش کرے۔ ❺

---

❶ مخطوطہ میں "يَقُولُ" ہے، جبکہ درست وہی ہے جو ہم نے دیگر نسخوں سے نقل کر دیا ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دار الحديث، دار ارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "لَمْ يَعتَبوا" ہے۔

❸ مخطوطہ میں "يَدَيهِ" نہیں ہے۔ ہم نے اسے دیگر نسخوں سے نقل کیا ہے۔

❹ یہ باسند صحیح ثابت نہیں ہے کہ سفیان ثوری اور وکیع رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ (ز)

❺ صحيح (ن)۔ حسن (ز)۔ اس سند کے ساتھ یہ روایت حسن ہے (ش)۔ صحيح لغيره (ع)۔

سنن إبن ماجة: كتاب افتتاح الكتاب فى الإيمان، باب تغليظ فى تعمد الكذب ⇦⇦

اور نبی ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے ثابت نہیں کہ وہ رفع الیدین نہ کرتے ہوں۔ اور ان (عدم رفع الیدین کی روایات) کی اسناد رفع الیدین کرنے کی (روایات کی) نسبت زیادہ صحیح نہیں ہیں۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ اثبات رفع الیدین کے راوی:

سفیان ثوری رحمہ اللہ اور وکیع رحمہ اللہ رفع الیدین کے راوی ہیں، پھر کس طرح ممکن ہے کہ حدیث کا علم ہونے کے باوجود ان کا عمل حدیث وسنت کے مخالف ہو۔ سفیان ثوری کی بیان کردہ روایت دیکھئے:

”عَنِ الثَّورِيِّ عَن عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ عَن أَبِيهِ عَن وَائِلِ بنِ حُجرٍ قَالَ: رَمَقتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّم فَرَفَعَ يَدَيهِ فِي الصَّلَاةِ حِينَ كَبَّرَ ثُمَّ حِينَ كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيهِ ثُمَّ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ رَفَعَ“ [1]

”سفیان ثوری نے عاصم بن کلیب سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے رفع الیدین کیا جب تکبیر (تحریمہ) کہی، پھر جب تکبیر (رکوع کے لیے) کہی تب بھی رفع الیدین کیا، پھر جب ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہا (یعنی رکوع سے اٹھے) تب بھی رفع الیدین کیا۔“

⇦⇦ علی رسول الله ﷺ، حدیث: ۳٤۔ اس روایت کا صحیح ترین شاہد صحیح بخاری میں بھی موجود ہے، دیکھئے: صحیح البخاری: کتاب العلم، باب إثم من کذب علی النبی ﷺ، حدیث: ۱۰۹ .

[1] مصنف عبدالرزاق: ۲/ ٦٨، ح: ۲٥۲۲ .

امام وکیع رحمہ اللہ اثبات رفع الیدین کے راوی:

وکیع رحمہ اللہ کی بیان کردہ حدیث دیکھئے:

"حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَاصِمِ بنِ كُلَيبٍ عَن عَلقَمَةَ بنِ وَائِلٍ عَن وَائِلِ بنِ حُجرٍ قَالَ: أَتَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّتَاءِ فَرَأَيتُ أَصحَابَهُ يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم فِي ثِيَابِهِم فِي الصَّلَاةِ" [1]

"ہمیں وکیع نے شریک (کے واسطے) سے بیان کیا، انہوں نے عاصم بن کلیب سے، انہوں نے علقمہ بن وائل سے، انہوں سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: مَیں موسم سرما میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنے کپڑوں (چادروں) کے اندر ہی رفع الیدین کرتے تھے۔"

ان احادیث سے واضح ہے کہ امام سفیان ثوری اور امام وکیع رحمہما اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کا رفع الیدین کرنا روایت کیا ہے۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ان دونوں اماموں کا رفع الیدین پر عمل نہ ہو؟

امام بخاری رحمہ اللہ نے رفع الیدین کو ممنوع اور غیر مسنون کہنے والوں کے لیے نہایت لطیف انداز میں ایمان بچانے کی فکر کرنے کا درس دیا ہے کہ اگر کوئی شخص نماز میں رفع الیدین کو مسنون نہیں مانتا تو درحقیقت وہ رفع الیدین کا اثبات بیان کرنے والے صحابہ پر طعن اور الزام تراشی کرتا ہے۔

---

[1] سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، ح: ٧٢٩، علامہ البانی رحمہ اللہ اور ان کے تلمیذ عصام موسیٰ ہادی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

سالم کی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایات (اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل):

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ أَبِى بَكرٍ المُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعتَمِرٌ عَن عُبَيدِاللَّهِ ❶ بنِ عُمَرَ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَن سَالِمِ بنِ عَبدِاللَّهِ عَن أَبِيهِ عَنِ❷ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا دَخَلَ فِى الصَّلاةِ وَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ وَ يَرفَعُ ❸ رَأسَهُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكعَتَينِ يَرفَعُ يَدَيهِ فِى ذٰلِكَ كُلِّهِ وَكَانَ عَبدُاللَّهِ يَفعَلُهُ۔

ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں معتمر نے بیان کیا، انہوں نے عبیداللہ بن عمر (العمری) سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے سالم بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد گرامی (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے، انہوں نے نبی ﷺ سے (روایت کیا)، کہ آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جب رکوع کرتے اور (رکوع سے) سر اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے، تو ان سب مقامات پر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔اور سیدنا عبداللہ (بن

❶ مخطوطہ میں "مَعْمَرٌ عَن عَبدِاللّٰهِ" ہے جو کہ خطا ہے، درست وہی ہے جو ہم نے دیگر نسخوں سے نقل کر دیا ہے۔

❷ مخطوطہ میں "عَن" کی جگہ "أنّ" ہے جو کہ خطا ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دار الحديث، دار ارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ إِذَا رَفَعَ" ہے۔

عمر) رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ [1]

حدیث: 61

حَدَّثَنَا قُتَيبَةُ حَدَّثَنَا هُشَيمٌ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن سَالِمٍ عَن أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يرفَعُ يَدَيهِ إِذَا افتَتَحَ الصَّلاةَ وَ إِذَا رَكَعَ يَرفَعُ يَدَيهِ [2] وَ إِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

کے نسخہ میں "إِذَا افتتحَ الصَّلاۃَ" کی بجائے "إِذَا اسْتَفتحَ" اور "يَرْفَعُ يَدَيهِ" کی بجائے "رَفَعَ يَدَيهِ" ہے۔

ہمیں قتیبہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ہشیم نے بیان کیا، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سالم سے، انہوں نے اپنے والد گرامی (ابن عمر) سے (روایت کیا)، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [3]

---

[1] صحيح (ن)۔ صحيح (ز)۔ صحيح (ش)۔ صحيح (ع)۔ صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب رفع اليدين إذاقام من الركعتين، حديث، ۷۳۹۔ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث: ۷٤۱۔ صحيح إبن حبان: ۵/ ۱۹۷، حديث: ۱۸۷۷، شیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے اس حدیث کو مسلم کی شرائط پر صحیح قرار دیا ہے۔

[2] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دار الحديث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "إِذَا افتتحَ الصَّلاۃَ" کی بجائے "إِذَا اسْتَفتحَ" اور "يَرْفَعُ يَدَيهِ" کی بجائے "رَفَعَ يَدَيهِ" ہے۔

[3] صحيح (ز)۔ ہشیم بن بشیر کی تدلیس کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے (ش)۔ لیکن اس روایت کے متعدد، صحیح الاسناد شواہد موجود ہیں، جن کی بنا پر یہ حدیث قابل حجت اور صحیح ہے۔ صحيح البخاري: كتاب الأذان، باب رفع اليدين فى التكبيرة، و باب رفع اليدين إذا ركع و اذا رفع، حديث: ۷۳۵، ۷۳٦۔ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين، حديث: ۳۹۰.

حدیث: 62

حَدَّثَنَا عَبدُ اللّٰهِ بنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِی اللَّیثُ حَدَّثَنَا عَقِیلٍ عَنِ ابنِ شِهَابٍ قَالَ أَخبَرَنِی سَالِمُ بنُ عَبدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ: إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاةَ یرفَعُ یَدَیهِ ❶ حَتَّی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنکِبَیهِ وَ إِذَا أَرَادَ أَن یَرکَعَ وَ بَعدَ مَا یَرفَعُ ❷ رَأسَهُ مِنَ الرُّکُوعِ۔

ہمیں عبداللہ بن صالح نے بیان کیا (انھوں نے کہا) مجھے لیث نے بیان کیا (انھوں نے کہا) ہمیں عقیل نے ابن شہاب (کے واسطے) سے بیان کیا، انھوں نے کہا مجھے سالم بن عبداللہ نے بتایا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد بھی اپنے دونوں ہاتھ بلند کیا کرتے تھے حتیٰ کہ انہیں کندھوں کے برابر لے آتے۔ ❸

---

❶ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "رَفَعَ یَدَیهِ" ہے۔

❷ المطبعة الخیریة، دارالحدیث، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "یَرفَعُ" کی بجائے "رَفَعَ" ہے۔

❸ [صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ یہ سند ضعیف ہے (ش)۔ صحیح (ع)۔ یہ روایت صحیح ترین اسناد کے ساتھ دیگر مصادر میں موجود ہے۔ دیکھئے: صحیح البخاری: کتاب الاذان، باب رفع الیدین فی التکبیرة، و باب رفع الیدین اذا رکع واذا رفع، حدیث: ۷۳۵، ۷۳۶۔ صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین، حدیث: ۳۹۰۔ سنن أبي داؤد: کتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حدیث: ۷۴۱.

حدیث: 63

عبیداللہ العمری کی (بواسطہ نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَبدِاللّٰهِ بنِ حَوشَبٍ حَدَّثَنَاعَبدُالوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيدُاللّٰهِ [1] عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَ إِذَا رَكَعَ وَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ [2] لِمَن حَمِدَهُ، وَ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكعَتَينِ يَرفَعُهُمَا۔

ہمیں محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبدالوہاب نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبیداللہ (بن عمر العمری) نے بیان کیا، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا)، کہ آپ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے (یعنی رکوع سے اٹھتے) اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تب بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [3]

---

[1] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عبداللّٰه" ہے جو غلط ہے۔ درست "عبید اللّٰه" ہے۔ اس سے مراد: عبیداللہ بن عمر العمری ہیں۔ جو ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے دو اسناد کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے۔ ایک یہی سند ہے، اس میں "عن نافع عن ابن عمر . . ." کی سند سے بیان کی ہے۔ اور دوسری سند میں "عن الزهری عن سالم . . ." ہے۔ جس کی طرف امام بخاری رحمہ اللہ نے اگلی سطور میں اشارہ کیا ہے۔

[2] مخطوطہ میں لفظ "اللّٰهُ" ساقط ہے۔

[3] صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ اس سند کے ساتھ یہ روایت ضعیف ہے (ش)۔ صحیح (ع)۔ شیخ ⇦ ⇦

حدیث: 64

وَعَنِ الزُّهرِيِّ عَن سَالِمٍ عَن عَبدِاللّٰهِ بنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِثلَهُ۔

(عبیداللہ العمری نے) زہری سے (بھی روایت کیا ہے) انہوں نے سالم سے، انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ [1]

⇐ احمد الشریف نے اس روایت کی سند میں نافع سے قبل عبید اللہ کی بجائے، عبداللہ (بن عمر بن حفص بن عاصم) ذکر کیا ہے جسے ضعیف قرار دیتے ہوئے اس سند کو ضعیف کہا ہے۔ جبکہ علامہ بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ اور حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے یہاں عبیداللہ بن عمر العمری کو ذکر کیا ہے۔ جو کہ درست ہے۔ دیگر مصادر میں بھی اس سند میں عبیداللہ ہی مذکور ہے۔ دیکھئے: رفع اليدين في الصلاة، بهامشه جلاء العينين: ص، ۱۳۱، دارابن حزم بيروت۔ اس حدیث کی مزید تخریج کے لیے دیکھئے: صحيح البخاري: كتاب الأذان، باب رفع اليدين إذاقام من الركعتين، وباب رفع اليدين في التكبيرة، و باب رفع اليدين إذا ركع وإذا رفع، حديث:۷۳۵، ۷۳٦، ۷۳۹۔ سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، بـاب افتتـاح الصلاة، حديث: ۷٤۱۔ صحيح ابن حبان: ٥/ ۱۹۷، حديث:۱۸۷۷، شیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

[1] دیکھئے: حوالہ سابقہ۔

وکیع کی بیان کردہ عبیداللہ العمری کی (بواسطہ نافع) روایت:

وَزَادَ وَكِيعٌ...... عَنِ العُمَرِيِّ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ...... أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا رَكَعَ، وَإِذَا سَجَدَ۔

اور وکیع نے...... (عبیداللہ بن عمر) العمری سے انہوں نے نافع سے، انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (کی سند سے جو روایت بیان کی ہے اس میں)...... یہ الفاظ (وکیع نے) زیادہ بیان کیے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [1]

عبیداللہ العمری کی (بواسطہ نافع) روایت معتبر ہے:

قَالَ البُخَارِيُّ: وَالمَحفُوظُ مَا رَوَى عُبَيدُاللّٰهِ [2] وَأَيُّوبُ وَ مَالِكٌ وَابنُ جُرَيجٍ وَاللَّيثُ وَعِدَّةٌ مِن أَهلِ الحِجَازِ وَ أَهلِ العِرَاقِ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ فِي رَفعِ الأَيدِي عِندَ الرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: محفوظ روایت وہ ہے جسے عبیداللہ (العمری)، ایوب (سختیانی)، امام مالک (بن انس)، ابن جریج، لیث (بن سعد) اور حجاز و عراق کے

---

[1] ضعیف، یہ متن وکیع سے باسند متصل نہیں ملا۔ البتہ مسند احمد میں یہ روایت موجود ہے، وہاں اس کی سند حسن ہے (ز)۔

[2] مخطوطہ میں "عبداللّٰه" ہے جو کہ خطا ہے۔

متعدد علماء نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کے بارے میں بیان کیا ہے۔ ❶

اگر وکیع کی بیان کردہ عبیداللہ العمری کی روایت صحیح بھی ہو تو:

وَلَو صَحَّ حَدِيثُ العُمَرِيِّ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ لَم يَكُن مُخَالِفًا لِلأَوَّلِ لِأَنَّ أُولٰئِكَ قَالُوا: إِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔ فَلَو ثَبَتَ استَعمَلنَا ❷ كِلَيهِمَا وَلَيسَ هٰذَا مِنَ الخِلَافِ الَّذِي يُخَالِفُ بَعضُهُم بَعضًا لِأَنَّ هٰذِهِ زِيَادَةٌ فِي الفِعلِ وَالزِّيَادَةُ مَقبُولَةٌ إِذَا ثَبَتَت۔

اگر العمری کی حدیث جو انہوں نے نافع سے، انہوں نے سیدنا ابن عمر سے (روایت کی ہے) ❸ صحیح بھی ہوتی تو یہ پہلی روایت کے مخالف نہیں تھی۔ کیونکہ ان تمام (مذکورہ بالا علماء) نے بیان کیا ہے کہ آپ (سیدنا ابن عمر) رضی اللہ عنہ جب رکوع سے سر اٹھاتے (تو رفع الیدین کرتے)۔ اگر یہ ثابت بھی ہوتا، تو ہم نے تو دونوں (روایتوں) پر عمل کیا ہے۔ کیونکہ یہ ایسا اختلاف نہیں ہے کہ جس میں کوئی (راوی) دوسرے کی مخالفت کرتا ہے۔ یہ تو فعل (عمل) میں اضافے کا ذکر ہے۔ اور اضافہ جب ثابت ہو تو قابل

---

❶ صحیح (ش)۔ عبیداللہ کی روایت، حدیث نمبر: ۴۱، ۶۳۔ ایوب کی روایت، حدیث نمبر: ۴۴۔ امام مالک کی روایت، حدیث نمبر: ۵۷۔ ابن جریج کی روایت، حدیث نمبر: ۳۳۔ لیث کی روایت، حدیث نمبر: ۳۱، ۴۳۔ اور حجاز و عراق کے علماء سے متعلق، حدیث نمبر: ۵۵ کے تحت دیکھئے۔

❷ مطبع مقبول العام، مطبع محمدی، دارالحدیث اور دارارقم کے نسخہ میں "لاستعملنا" ہے۔

❸ اس مقام پر امام بخاری رحمہ اللہ کا اشارہ اس روایت کی طرف ہے، جو حدیث نمبر: ۶۵ پر مذکور ہے۔ عمری سے مراد: عبیداللہ بن عمر العمری ہیں۔ ان کی نافع رحمہ اللہ سے روایت کردہ حدیث امام وکیع نے "أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا سَجَدَ" (یعنی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے تب رفع الیدین کیا کرتے تھے) کے اضافے کے ساتھ ذکر کی ہے۔

قبول ہوتا ہے۔ ❶

فوائد

عبیداللہ العمری کی تین روایات کا ربط و تعلق:

یہاں امام بخاری رحمہ اللہ نے عبیداللہ بن عمر العمری کی بیان کردہ تین احادیث ذکر کی ہیں۔ پہلی حدیث یہ ہے:

"عُبَيدُاللَّه عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَ إِذَا رَكَعَ وَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَن حَمِدَهُ وَ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكعَتَينِ يرفَعُهُمَا ."

دوسری حدیث کی طرف ان الفاظ میں اشارہ کیا ہے:

"وَعَنِ الزُّهرِيِّ عَن سَالِمٍ عَن عَبدِاللَّهِ بنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِثلَهُ ."

اور تیسری حدیث کی طرف مندرجہ ذیل الفاظ میں اشارہ کیا ہے:

وَزَادَ وَكِيعٌ...... عَنِ العُمَرِيِّ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ...... أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا سَجَدَ۔

ان تینوں احادیث کا آپس میں ربط اور وضاحت اس طرح ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک (پہلی) حدیث بیان کی پھر اس کی تائید میں دوسری حدیث اس لیے بیان کی کہ اس کا راوی بھی عبیداللہ بن عمر العمری ہے۔ لیکن یہ (دوسری) حدیث پہلی حدیث کی

---

❶ عبیداللہ بن عمر العمری کی نافع رحمہ اللہ سے روایت کردہ جس حدیث کی طرف امام بخاری رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے وہ سند کے اعتبار سے غیر ثابت (غیر صحیح) ہے جیسا کہ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے وضاحت کردی ہے۔

سند سے مختلف اور الگ سند کے ساتھ مروی ہے۔ پہلی حدیث عبیداللہ العمری نے نافع سے روایت کی ہے۔ [1]

جبکہ دوسری حدیث عبیداللہ العمری نے امام زہری سے روایت کی ہے۔ [2] ان دونوں احادیث میں تکبیر اولیٰ، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر بلکہ دوسری حدیث کے مطابق دوسری رکعت سے اٹھ کر بھی رفع الیدین کرنا مسنون ہے۔ اور ان احادیث میں سجدے کے وقت رفع الیدین کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے عبیداللہ العمری کی بیان کردہ ان دونوں احادیث کے بعد انہی کی بیان کردہ ایک تیسری روایت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ممکن ہے کوئی یہ اعتراض کرے کہ عبیداللہ العمری نے "عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَر . . . " کی سند سے ہی یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں کہ "أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا رَكَعَ، وَإِذَا سَجَدَ" یعنی: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔" اس اشکال کے جواب میں امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اگرچہ اس حدیث میں "أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا رَكَعَ، وَإِذَا سَجَدَ" کے الفاظ ہیں۔ اور اس کی سند بھی "عَنِ العُمَرِيِّ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ" ہے۔ لیکن قابل غور بات یہ

---

[1] یہ حدیث اسی کتاب میں حدیث نمبر: ۱۴ پر بھی موجود ہے۔ اس کے الفاظ درج ذیل ہیں: " . . . حَدَّثَنَا عَبدُالأَعلَى حَدَّثَنَا عُبَيدُاللَّهِ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ: أَنَّهُ كَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيهِ وَ إِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيهِ وَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَن حَمِدَهُ؛ رَفَعَ يَدَيهِ وَ يَرفَعُ ذٰلِكَ ابنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ۔"

[2] یہ حدیث اسی کتاب میں، حدیث نمبر: ۶۰ پر بھی موجود ہے، جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں: " . . . مُعتَمِرٌ عَن عُبَيدِاللَّهِ بنِ عُمَرَ عَنِ ابنِ شِهَابٍ عَن سَالِمِ بنِ عَبدِاللَّهِ عَن أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَإِذَا أَرَادَ أَن يَركَعَ وَ يَرفَعُ رَأسَهُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكعَتَينِ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ وَكَانَ عَبدُاللَّهِ يَفعَلُهُ۔"

ہے کہ اس سند میں العمری سے روایت کرنے والے ''امام وکیع'' ہیں۔ جبکہ دوسری اسناد میں عبید اللہ العمری سے روایت کرنے والے عبدالاعلیٰ اور معتمر اور زیر بحث حدیث میں عبدالوہاب ثقفی ہیں۔ انہوں نے امام وکیع کا بیان کردہ اضافہ ذکر نہیں کیا۔

مزید آنکہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث عبیداللہ العمری کے ساتھ ساتھ ایوب، امام مالک، ابن جریج، لیث بن سعد اور حجاز وعراق کے متعدد ائمہ نے بیان کی ہے۔ ان میں سے کسی نے بھی سجدے کے وقت رفع الیدین کا ذکر نہیں کیا۔ اس لیے ان تمام کی بیان کردہ حدیث محفوظ اور وکیع کے اضافی الفاظ والی روایت شاذ کہلائے گی۔ لہٰذا محفوظ حدیث کو اپنایا جائے گا۔ اصول یہ ہے کہ جب دو روایات مفہوم و الفاظ کے اعتبار سے ایک دوسرے کے مخالف ومختلف ہوں، اور دونوں میں سے کسی کا کوئی راوی ضعیف نہ ہو تو ان میں سے اس روایت کو ترجیح دی جائے گی جس کے راوی زیادہ معتبر ہوں۔

اس لیے وکیع کے بیان کردہ اضافی الفاظ شاذ قرار پائیں گے اور دوسرے راویوں کی بیان کردہ ابن عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث قابل قبول ہوگی۔ اسی پر عمل کیا جائے گا۔

سات مقامات پر ہی ہاتھ اٹھائے جائیں:

وَقَالَ وَكِيعٌ عَنِ ابنِ أَبِي لَيلَى عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ وَعَنِ ابنِ أَبِي لَيلَى عَنِ الحَكَمِ عَن مِقسَمٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُرفَعُ [1] الأَيدِي إِلَّا فِي سَبعَةِ مَوَاطِنَ: فِي افتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَ استِقبَالِ الكَعبَةِ [2] وَعَلَى الصَّفَا وَالمَروَةِ وَ بِعَرَفَاتٍ وَ بِجَمعٍ وَفِي المَقَامَينِ وَعِندَ الجَمرَتَينِ۔

اور وکیع نے ابن ابی لیلیٰ سے، انہوں نے نافع سے، انہوں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے۔ اور (دوسری سند میں) ابن ابی لیلیٰ سے، انہوں نے حکم سے، انہوں نے مقسم سے انہوں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں۔نماز کے آغاز میں۔کعبہ کے سامنے۔صفا اور مروہ پر۔عرفات میں۔مزدلفہ میں۔ مقامین پر اور (پہلے) دو جمروں

---

[1] المطبعة الخيرية، دارالحديث، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "لَا يَرفَعُ" ہے۔

[2] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ استِقبَالِ القِبْلَةِ" ہے۔

کے پاس۔ ❶

---

❶ ضعیف (ز)۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ والی سند صحیح اور ابن عباس رضی اللہ عنہ والی سند حسن ہے۔ (ش)۔ یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ اس کے تمام طرق ضعیف ہیں۔ المعجم الکبیر، للطبرانی: ١١/ ٣٨٥، حدیث: ١٢٠٣٢۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کا مرفوع ہونا صحیح نہیں، بلکہ درست بات یہ ہے کہ یہ سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی موقوف روایت ہے۔ [المنار المیف فی الصحیح و الضعیف، لابن القیم: ص، ١٣٨] بعض روایات میں ''مقامین'' کا ذکر نہیں ہے۔ البتہ ''مقامین'' سے مراد، عرفات اور جمع (یعنی مزدلفہ) ہیں۔ جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ ایک روایت میں مذکور ہے: "لَا تُرفَعُ الأَيدِي إِلَّا فِي سَبعَةِ مَوَاطِنَ: إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِذَا رَأَى البَيتَ وَعَلَى الصَّفَا وَالمَروَةِ وَفِي عَرَفَاتٍ وَفِي جَمعٍ وَعِندَ الجِمَارِ" [مصنف ابن أبی شیبة: ١/ ٢١٤، ٢٤٥٠۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی: ٢/ ١٧٦، حدیث: ٣٨٢١۔ المعجم الأوسط، للطبرانی: ٢/ ١٩٢، حدیث: ١٦٨٨۔ صحیح ابن خزیمة، ٤/ ٢٠٩، حدیث: ٢٧٠٣] (ترجمہ: صرف سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں گے۔ جب نماز شروع کی جائے، جب بیت اللہ کو دیکھا جائے، صفا پر، مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں اور جمرات کے پاس۔) ایک روایت میں صفا اور مروہ کو ایک ہی شمار کیا گیا ہے اور اس میں ساتویں نمبر پر "عَلَى المَيِّت" (فوت شدہ کے لیے دعا کرنے کے لیے) ہے۔ [المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة، لابن حجر: ٦/ ٣٩١، حدیث، ١٢٠١] محمد مصطفیٰ الاعظمی نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ شیخ احمد الشریف کا (جزء رفع الیدین کی تحقیق میں) اس روایت کو صحیح اور حسن قرار دینا محل نظر ہے۔ کیونکہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نہایت ضعیف راوی ہے۔ اس کے ضعف سے متعلق وضاحت کے لیے حدیث نمبر: ٣١ کے فوائد کا مطالعہ کیجئے۔

حدیث: 67

قَالَ عَلِيُّ بنُ مُسهِرٍ وَالمُحَارِبِيُّ [1] عَنِ ابنِ أَبِی لَیلَی عَنِ الحَکَمِ عَن مِقسَمٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّم۔

علی بن مسہر اور محاربی نے بھی ابن ابی لیلیٰ سے، انہوں نے حکم سے، انہوں نے مقسم سے، انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (مذکورہ حدیث) روایت کی ہے۔ [2]

سات مقامات پر ہی ہاتھ اٹھانے کی روایت ثابت نہیں ہے:

وَقَالَ شُعبَةُ إِنَّ الحَکَمَ لَم یَسمَع مِن مِقسَمٍ إِلَّا أَربَعَةَ أَحَادِیثَ لَیسَ فِیهَا هٰذَا الحَدِیثُ۔ وَلَیسَ هٰذَا مِنَ المَحفُوظِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ أَصحَابَ نَافِعٍ خَالَفُوا، وَحَدِیثُ الحَکَمِ عَن مِقسَمٍ مُرسَلٌ۔

شعبہ نے کہا: حکم نے مقسم سے صرف چار احادیث سنی ہیں۔ اور یہ (مذکورہ، سات مقامات والی) حدیث ان میں نہیں ہے۔ [3] اور یہ (حدیث) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محفوظ

---

[1] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَالبُخَارِیُّ" ہے۔ جبکہ دارارقم کے نسخہ میں "وَالمُحَارِبِی" اور "وَالبُخَارِی" میں سے کوئی بھی مذکور نہیں، بلکہ ساقط ہے۔

[2] ضعیف (ز)۔ حسن (ش)۔ اس روایت کی سند میں بھی (ضعیف راوی) عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ہے۔

[3] تهذيب الكمال، للمزی: ۲۸/ ٤٦٢۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: حکم کی مقسم سے روایت کردہ صرف چار احادیث ہیں۔ [العلل و معرفة الرجال، لاحمدبن حنبل: ۱/ ٥٣٦] ⇦

(ثابت) نہیں ہے۔ کیونکہ نافع رحمہ اللہ کے دیگر اصحاب (شاگردوں) نے اس (ابن ابی لیلیٰ) کی مخالفت کی ہے۔ اور حکم کی مقسم سے روایت، مرسل ہے۔

اگر یہ روایت ثابت بھی ہو تو......!

وَقَد رَوَى طَاوُسٌ وَ أَبُوجَمْرَةَ ❶ وَعَطَاءٌ أَنَّهُم رَأُوا ابنَ عَبَّاسٍ رَفَعَ يَدَيهِ عِندَ الرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مَعَ أَنَّ حَدِيثَ ابنَ أَبِي لَيلَى لَو صَحَّ قَولُهُ تُرفَعُ الأَيدِي فِي سَبعَةِ مَوَاطِنَ لَم يَقُل فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ لَا تُرفَعُ ❷ إِلَّا فِي هَذِهِ المَوَاطِنِ۔ فَتُرفَعُ فِي هَذِهِ المَوَاطِنِ وَعِندَ الرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ حَتَّى تُستَعمَلَ ❸ هَذِهِ الأَحَادِيثُ كُلُّهَا وَهَذَا لَيسَ مِنَ التَّضَادِ وَقَد قَالَ هٰؤُلَاءِ: إِنَّ الأَيدِيَ تَرفَعُ فِي تَكبِيرَاتِ العِيدَينِ ❹: الفِطرِ وَالأَضحَى، هُنَّ ❺ أَربَعَ عَشرَةَ تَكبِيرَةً فِي قَولِهِم، وَلَيسَ هَذَا فِي حَدِيثِ ابنِ أَبِي لَيلَى۔ وَهَذَا يَدُلُّ أَنَّهُم لَم يَعتَمِدُوا

⇦⇦ مذکورہ روایت ان میں سے نہیں ہے۔

❶ المکتبة الظاهرية کے مخطوط اور دار الحديث کے مطبوعہ نسخہ میں "أَبُوحَمزَةَ" ہے جو کہ خطا ہے، درست وہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے۔ یہ نصر بن عمران البصری ہیں۔

❷ مخطوطہ میں "لَو صَحّ" کی بجائے "أَوضَحَ" ہے، جو کہ خطا ہے۔ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دار الحديث اور دار ارقم کے نسخہ میں "قَولُه" نہیں ہے۔ اور اس میں عبارت اس طرح ہے: "لَو صَحَّ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ لَمْ يَقُل فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ لَا يَرْفَعُ . ."۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں بھی "لَا يَرْفَعُ" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دار الحديث، دار ارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "يُستَعمَلَ" ہے۔

❹ مخطوطہ میں "العِيدَينِ" مذکور نہیں ہے اسے ہم نے دیگر نسخوں سے نقل کیا ہے۔

❺ المطبعة الخيرية، دار الحديث، مطبع محمدی، دار ارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَهِيَ" ہے۔

عَلَى حَدِيثِ ابنَ أَبِي لَيلَى [1] قَالَ بَعضُ الكُوفِيِّين: يَرفَعُ يَدَيهِ فِي تَكبِيرَةِ الجَنَازَةِ وَهِيَ أَربَعُ تَكبِيرَاتٍ وَهٰذِهِ كُلُّهَا زِيَادَةٌ عَلَى ابنِ أَبِي لَيلَى۔ وَقَد رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِن غَيرِ وَجهٍ أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ [2] فِي سِوَى هَذِهِ السَّبعَةِ۔

طاوس، ابو جمرہ اور عطاء نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع کے وقت اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین کیا۔ [3] اس کے ساتھ یہ بھی (قابل غور) ہے کہ ابن ابی لیلیٰ کی حدیث، یعنی اس کا یہ کہنا کہ صرف سات مقامات پر ہی ہاتھ اٹھائے جائیں، اگر صحیح ہو۔ تو اس نے وکیع کی حدیث میں تو یہ ذکر نہیں کیا کہ صرف انہی مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں۔ لہٰذا ان مقامات پر اور رکوع کرتے وقت اور جب رکوع سے سر اٹھا کر ہاتھ اٹھائے جائیں تو ان تمام احادیث پر عمل ہو جائے گا۔ یہ کوئی تضاد نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ صرف عیدین: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی تکبیرات پر ہاتھ اٹھائے جائیں۔ جو کہ انہی کے بقول چودہ تکبیرات ہیں۔ حالانکہ یہ (تکبیرات عیدین کا رفع الیدین) ابن ابی لیلیٰ کی حدیث میں نہیں ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث پر بھی اعتماد نہیں کیا۔ بعض کوفیوں نے کہا ہے: جنازے کی تکبیرات پر بھی رفع الیدین کیا جائے۔ جو کہ چار تکبیرات ہیں۔ اور یہ سب ابن ابی لیلیٰ کی حدیث پر اضافہ ہیں۔ اور نبی

---

[1] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَهٰذَا يَدُلُّ أَنَّهُم لَم يَعتَمِدُوا عَلَى حَدِيثِ ابنَ أَبِي لَيلَى" ساقط ہے۔ اور اس کی جگہ "وَ" ہے۔ مطبع محمدی کے نسخہ میں اس کی جگہ "وَقَد" ہے۔

[2] المطبعة الخيرية، دارالحدیث، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ" نہیں ہے۔

[3] اس سند کے ساتھ یہ روایت صحیح ہے (ش)۔

کریم ﷺ سے بھی متعدد اسناد سے مروی ہے کہ آپ ﷺ ان سات مقامات کے علاوہ بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

فوائد

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے قبل ایک حدیث بیان کی ہے جس میں رکوع کے ساتھ سجدوں کے رفع الیدین کا بھی ذکر ہے۔ اور وہ حدیث امام وکیع رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔ الفاظ یہ ہیں: "أَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا سَجَدَ" (یعنی: رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے تب رفع الیدین کیا کرتے تھے)۔ اس حدیث کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ مذکورہ حدیث (نمبر:٦٦) بیان کی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ اگر امام وکیع کی بیان کردہ حدیث (نمبر:٦٥) کو کوئی شخص اس بات کی دلیل بنا کر کہے کہ یہ بھی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس میں سجدوں کا رفع الیدین بھی مذکور ہے۔ لہٰذا رفع الیدین کے قائل و فاعل حضرات، سجدے کے وقت بھی رفع الیدین کیا کریں۔

اسی اعتراض کو ختم کرنے کے لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے امام وکیع رحمہ اللہ کی روایت کردہ دوسری حدیث بیان کردی ہے۔ جسے بیان کرنے کا ایک مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کہنا چاہتے ہیں کہ ذرا غور کرو کہ یہ حدیث بھی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ہے، اور اس کے راوی بھی امام وکیع ہیں اور اس حدیث میں بھی کچھ اضافہ موجود ہے، یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کے علاوہ اضافی طور پر چند مقامات پر ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے۔ البتہ اس حدیث میں محل استشہاد اول الذکر مقام ہے، یعنی ''نماز کے آغاز میں''۔ اگر گزشتہ حدیث (نمبر:٦٥) کے اضافی الفاظ قابل استدلال ہیں تو اس حدیث (نمبر:٦٦) کے اضافی الفاظ سے بھی استدلال کر کے

احناف بھائیوں کو چاہیے کہ کسی نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین نہ کیا کریں۔ کیونکہ اس حدیث کے الفاظ میں تاکیدی ممانعت مذکور ہے۔

اس روایت کے تحت تکبیرات عید بھی منسوخ......!

لہٰذا اس حدیث کے پیش نظر نماز عید کی تکبیرات زوائد میں رفع الیدین کرنا بھی ختم اور ممنوع قرار پاتا ہے۔ حالانکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا موقف تھا کہ نماز عید کی زائد تکبیرات میں رفع الیدین کیا جائے۔ [1]

امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

"تُرفَعُ الیَدانِ فِی تَکبِیرَاتِ العِیدَینِ کلّھَا إلا فِی تکبِیرَة الرُّکُوع ." [2]

"رکوع کی تکبیر کے علاوہ نماز عیدین کی ہر تکبیر پر رفع الیدین کیا جائے گا۔"

---

[1] الهداية فی شرح بداية المبتدی، لبرهان الدين المرغينانی: ۱/ ۸۵ ۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اسی سات مقامات والی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ نماز عید میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کیا جائے گا۔ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اسی حدیث سے استدلال کر کے یہ موقف اپنایا ہے کہ نماز عید کی تکبیرات زوائد میں رفع الیدین نہیں کیا جائے گا۔ ملاحظہ فرمائیں: "وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي تَكْبِيرَاتِ العِيْدَيْنِ، يُرِيْدُ بِهِ مَا سِوَى تَكْبِيْرَتَي الرَّكُوعِ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُرْفَعُ الأَيْدِي إِلَّا فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ۔ وَذَكَرَ مِنْ جُمْلَتِهَا تَكْبِيرَاتِ الأَعْيَادِ۔ وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ لَا يُرْفَعُ وَالْحُجَّةُ عَلَيْهِ مَا رَوَيْنَا۔" [الهداية فی شرح بداية المبتدی، ۱/ ۸۵] (یعنی: عیدین کی نماز میں رکوع کے وقت کہی جانے والی تکبیر کے علاوہ، تکبیرات زوائد میں رفع الیدین کرے گا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: رفع الیدین صرف سات مقامات پر کیا جائے۔ کیونکہ انہوں نے عید کی تکبیرات کو تکبیر تحریمہ ہی شمار کیا ہے۔ جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ عیدین کی تکبیرات زوائد میں رفع الیدین نہ کیا جائے، ان کی دلیل بھی، ہماری بیان کردہ یہی (سات مقامات والی) حدیث ہے۔)[سبحان اللہ]

[2] الحجة علی أهل المدينة، للشيبانی: ۱/ ۲۹۹ .

امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ مزید بیان کرتے ہیں کہ امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

"تُرفَعُ الایَدِی فِی سَبع مَوَاطِن۔ فَذکر فِی ذَلِك العِیدَینِ." ❶

''سات مقامات پر رفع الیدین کیا جائے گا۔'' ان سات مقامات میں انہوں نے عیدین کی نمازوں کا بھی ذکر کیا ہے۔

اس روایت میں؛ ہاتھ اٹھانے سے کیا مراد ہے؟

معزز قارئین! سات مقامات پر ہاتھ اٹھانے کی روایت کی سند ضعیف ہے۔ البتہ اس میں رفع الیدین (ہاتھ اٹھانے) سے مراد صرف نماز میں رفع الیدین ہی نہیں ہے بلکہ اس میں دعا کے مواقع بھی مذکور ہیں۔ اگر اس حدیث سے نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کی نفی ثابت کرنی ہے تو عیدین کی تکبیرات پر رفع الیدین نہ کیا کریں اور اس حدیث میں مذکور دعا کے مقامات کے علاوہ کسی بھی موقع پر دعا کرتے ہوئے ہاتھ نہ اٹھایا کریں۔ جبکہ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد، تعزیتی اکٹھ، جنازہ کے موقع پر، فوت شدہ کی تدفین کے بعد اس کی قبر پر، درس اور وعظ وتقریر کے بعد، کھانے کی دعوت یا کسی بھی کاروبار یا اہم کام کے افتتاح کے موقع پر اور نکاح خوانی کے موقع سمیت دیگر متعدد مواقع پر دعا کرتے ہوئے ہاتھ اٹھانا چھوڑ دیں کیونکہ مذکورہ حدیث میں بیان شدہ مواقع کے علاوہ کسی موقع پر دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانا اس حدیث کے مطابق ممنوع ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ (زیر بحث) حدیث ضعیف ہے۔ اور نماز میں تکبیر تحریمہ، قبل الرکوع، بعد الرکوع اور پہلے تشہد سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا صحیح ترین احادیث سے ثابت ہے۔

---

❶ الحجة علی أهل المدینة، للشیبانی: ١/ ٢٩٩.

حدیث: 68

نماز استسقاء میں ہاتھ اٹھانا (نبی ﷺ کا عمل):

حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ سَلَمَةَ عَن ثَابِتٍ عَن أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيه وَسَلَّمَ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي الاستِسقَاءِ۔

ہمیں موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں حماد بن سلمہ نے بیان کیا، انہوں نے ثابت سے انہوں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا) کہ نبی ﷺ استسقاء (طلب بارش کی نماز) میں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ [1]

فوائد

امام بخاری رحمہ اللہ نے حصول بارش کی دعا سے متعلق حدیث اس لیے بیان کی ہے کہ یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ اگر گزشتہ حدیث سے استدلال کر کے دیگر موقع پر ہاتھ اٹھانے کو ناجائز قرار دینا ہے تو پھر رسول اللہ ﷺ کے اس عمل کے بارے میں کیا کہیں گے کہ جسے سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حصول بارش کے لیے رسول اللہ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کیا کرتے تھے۔

---

[1] صحیح (ز)۔ صحیح (ش)۔ صحیح مسلم:کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب رفع الیدین بالدعاء فی الاستسقاء، حدیث:۸۹۵۔ مسند أحمد بن حنبل:۳/ ۱۵۳، ح:۱۲۵۷۶، شیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے فرمایا: اس روایت کی سند مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

حدیث: 69

دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا (نبی ﷺ کا عمل):

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْهَا أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْعُو رَافِعًا يَدَيْهِ يَقُولُ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَلَا تُعَاقِبْنِي أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ أَوْ [1] شَتَمْتُهُ فَلَا تُعَاقِبْنِي فِيهِ۔

ہمیں مسدد نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ابوعوانہ نے بیان کیا، انہوں نے سماک بن حرب سے، انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے (روایت کیا)، اس (سماک) کا خیال ہے کہ انہوں (عکرمہ) نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا تھا، کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا کر رہے تھے، آپ ﷺ فرما رہے تھے: میں انسان ہوں، مومنوں میں سے کسی بھی شخص کو اگر مجھ سے کوئی تکلیف پہنچی ہے تو (اے اللہ!) مجھے اس میں سزا نہ دینا۔ یا میں نے کسی کو برا بھلا کہا ہے تو (اے اللہ)، مجھے اس میں سزا نہ دینا۔ [2]

---

[1] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أو" کی جگہ "وَ" ہے۔

[2] ضعیف (ز)۔ ضعیف (ش)۔ مسند أحمد بن حنبل:٦/ ١٣٣، حدیث:٢٥٠٦٠، شیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ مسند إسحاق بن راهويه:٣/ ٦٢٧، حديث: ١٢٠٤۔ مسند أبي يعلى: ٨/ ٧٨، حديث:٤٦٠٦، قال حسين سليم أسد: اسناده ضعيف.

حدیث: 70

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَن أَبِی الزِّنَادِ ❶ عَنِ الأَعرَجِ عَن أَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: استَقبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ❷ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَ سَلَّمَ القِبلَةَ وَتَهَیَّأَ وَرَفَعَ یَدَیهِ وَقَالَ: اللَّهُمَّ اهدِ دَوسًا وَأتِ بِهِم۔

ہمیں علی (بن مدینی) نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے بیان کیا، انہوں نے ابوزناد سے، انہوں نے اعرج سے انہوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا)، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور دعا کرنے کے لیے تیار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، اور فرمایا: اے اللہ! دوس (قبیلہ) کو ہدایت عطا فرما، اور انہیں (میرے پاس) لے آ۔ ❸

❶ المطبعة الخيرية اور مطبع محمدی کے نسخہ میں "عن بن أبی الزناد" ہے۔ جو غلط ہے۔

❷ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "النَّبِیُّ" ہے۔

❸ صحیح (ز)۔ صحیح (ش)۔ صحیح البخاری: کتاب المغازی، باب قصة دوس و الطفیل بن عمرو الدوسی، حدیث:۳۴۹۲۔ صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل غفار و اسلم و جهینة، حدیث:۲۵۲٤.

حدیث: 71

حَــدَّثَــنَا أَبُو النُّعمَان حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ زَيدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَن أَبِــى الزُّبَيرِ عَن جَابِرِ بنِ عَبدِاللَّهِ ❶ أَنَّ الـطُّفَيلَ بنَ عَمرٍو قَالَ لِلنَّبِيِّ صَــلَّــى الــلّٰــهُ عَــلَيهِ وَسَلَّمَ: هَل لَكَ فِى حِصنٍ وَمَنَعَةِ حِصنِ دَوسٍ۔ فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لِمَا ذَخَرَ ❷ اللَّهُ لِلأَنصَارِ۔ وَ هَــاجَرَ الطُّفَيلُ وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِن قَومِهِ، فَمَرِضَ الرَّجُلُ ❸ فَجَاءَ إِلَى قَرن، فَأَخَذَ مِشقَصًا ❹ فَقَطَعَ وَدَجَيهِ ❺ فَمَاتَ، فَرَآهُ الطُّفَيلُ فِى الــمَنَامِ فَقَالَ مَا فَعَلَ ❻ الــلّٰــهُ بِكَ قَالَ غَفَرَ لِى بِهِجرَتِى ❼ إِلَى النَّبِيِّ صَــلَّــى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ۔ فَقَالَ: مَا شَأنُ يَدَيكَ قَالَ: قِيلَ إِنَّا لَن نُصلِحَ مِنكَ مَاأَفسَدتَ ❽ مِــن نَفسِكَ۔فَقَصَّهَا الطُّفَيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

---

❶ الـمطبعة الخيرية، مطبع محمدی اور مـطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عن جابر عن عبداللّٰه" ہے، جو کہ غلط ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "ذَكَرَ" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، دارالحديث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "الرَّجُلُ" ساقط ہے۔

❹ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "شقصًا" ہے۔

❺ الـمطبعة الخيرية، مطبع محمدی اور دارارقم کے نسخہ میں "ودجه" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "ووجيه" ہے۔

❻ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "ما فعال" ہے۔

❼ المطبعة الخيرية اور دارارقم کے نسخہ میں "بِهجرَتِه" ہے جو درست نہیں ہے۔

❽ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "مَافسَدتَ" ہے۔

عَلَیهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ ، وَلِیَدَیهِ فَاغفِر۔ فَرَفَعَ یَدَیهِ۔

ہمیں ابونعمان نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں حماد بن زید نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں حجاج الصواف نے بیان کیا، انہوں نے ابوزبیر سے، انہوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا) کہ سیدنا طفیل بن عمرو (دوسی) رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: کیا آپ کو قلعہ اور دوس کے قلعے کی طاقت کی ضرورت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ انصار کو عطا کر رکھا تھا، اس کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا۔ سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی تو ان کے ساتھ ان کی قوم کے ایک شخص نے بھی ہجرت کی۔ وہ شخص (مدینہ میں آ کر) بیمار ہو گیا۔ وہ ایک ترکش کے پاس آیا اور تیر کا پھل لے کر (اس سے) اپنی رگ کاٹ لی، اور مر گیا۔ سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے اسے نیند (خواب) میں دیکھا، تو پوچھا: اللہ تعالیٰ نے تمھارے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ اس نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف میری ہجرت کی وجہ سے مجھے (اللہ تعالیٰ نے) معاف کر دیا۔ طفیل رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمھارے ہاتھ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: مجھے کہا گیا ہے کہ جسے تم نے خود خراب کیا ہے اسے ہم درست نہیں کریں گے۔ سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! اس کے ہاتھوں کو بھی معاف کر دے۔ [1]

---

[1] صحیح (ز)۔ ضعیف (ش)۔ صحیح مسلم: کتاب الایمان ، باب الدلیل علی ان قاتل نفسه لا یکفر ، ح:۱۱٦ ۔ مسند أحمد بن حنبل:۳/ ۳۷۰ ، ح:۱۵۰۲٤ ۔ (مسند احمد کی تعلیق میں شیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے اس روایت کے تمام راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے۔) السنن الکبریٰ للبیهقی:۸/ ۳۱ ، ح:۱۵۸۳۵ ۔ مسند أبی یعلی: ٤/ ۱۲٦ ، حدیث:۲۱۷۵۔ امام ابویعلی موصلی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ابوزبیر کی سند سے ہی بیان کیا ہے، اور مسند کے محقق شیخ سلیم حسین اسد نے فرمایا ہے: اس سند کے تمام راوی ابراہیم بن عبداللہ الہروی کے علاوہ اس سند کے تمام راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔ لہٰذا مترجم عرض کرتا ہے: چونکہ اس روایت کے دیگر طرق صحیح ہیں، لہٰذا شیخ احمد الشریف کا اس روایت کو ضعیف کہنا درست نہیں ہے۔

حدیث: 72

حَدَّثَنَاقُتَیبَةُ حَدَّثَنَا [1] عَبدُالعَزِیزِ بنُ مُحَمَّدٍ عَن عَلقَمَةَ بنِ أَبِی عَلقَمَةَ عَن أُمِّهِ عَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا ، أَنَّهَا قَالَت: خَرَجَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیلَةٍ ، فَأَرسَلتُ بَرِیرَةَ فِی أَثَرِهِ لِتَنظُرَ أَینَ یَذهَبُ۔ فَسَلَكَ نَحوَ بَقِیعِ الغَرقَدِ [2] فَوَقَفَ فِی أَدنَی البَقِیعِ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیهِ۔ ثُمَّ انصَرَفَ فَرَجَعَت بَرِیرَةُ فَأَخبَرَتنِی ، فَلَمَّا أَصبَحتُ سَأَلتُهُ فَقُلتُ: یَا رَسُولَ اللّهِ [3] (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ) أَینَ خَرَجتَ اللَّیلَةَ؟ قَالَ: بُعِثْتُ إِلَی أَهلِ البَقِیعِ لِأُصَلِّیَ عَلَیهِم۔

ہمیں قتیبہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے علقمہ بن ابی علقمہ سے، انہوں نے اپنی والدہ محترمہ (مرجانہ) سے، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے (روایت کیا)، انہوں نے فرمایا: ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے)

---

[1] المطبعة الخيرية ، مطبع محمدی اور دارارقم کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا" کی بجائے "عَن" ہے۔

[2] المطبعة الخيرية کے نسخہ میں "نَحو" کی بجائے "نحن" ہے، جو غلط ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فَسَلَكَ إِلَی البَقِیعِ ، بَقِیعِ الْغَرقَدِ" ہے۔ دارارقم کے نسخہ میں "بَقِیع" معرف باللام یعنی "البَقِیع" ہے۔ دارالحدیث کے نسخہ میں "فَسَلَكَ إِلَی نحو الْبَقِیعِ ، بَقِیعِ الْغَرقَدِ" ہے۔ مطبع محمدی کے نسخہ میں "فَسَلَكَ نَحوَ الْبَقِیعِ الْغَرقَدِ" ہے۔

[3] مخطوطہ میں لفظ "اللّهِ" ساقط ہے۔

نکلے، تو میں نے بریرہ (خادمہ) کو آپ ﷺ کے پیچھے بھیجا، تا کہ وہ دیکھے کہ آپ ﷺ کہاں جاتے ہیں؟ آپ ﷺ بقیع الغرقد (قبرستان) کی طرف چلتے گئے۔ آپ ﷺ قبرستان کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔ پھر ہاتھ اٹھائے۔ پھر آپ ﷺ واپس لوٹ آئے۔ بریرہ بھی واپس آئی اور مجھے خبر دی۔ جب صبح ہوئی تو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا، میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ رات کہاں چلے گئے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بقیع والوں کی طرف بھیجا گیا تھا، کہ میں ان کے لیے دعا کروں۔ [1]

---

[1] ضعیف(ن)۔ حسن(ز)۔حسن(ش)۔ سنن النسائی: کتاب الجنائز، باب الأمر بالإستغفار للمؤمنین، ح: ۲۰۳۸۔ مسند احمد بن حنبل:٦/ ۹۲، حدیث: ۲٤٦٥٦۔ شیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے اس روایت کے حسن ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

حدیث: 73

حَدَّثَنَا مُسلِمٌ حَدَّثَنَا شُعبَةُ عَن عَبدِرَبِّهِ بنِ سَعِيدٍ عَن مُحَمَّدِ بنِ إِبرَاهِيمَ التَّيمِيِّ قَالَ: أَخبَرَنِي مَن رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَدعُو عِندَ أَحجَارِ الزَّيتِ بَاسِطًا كَفَّيهِ۔

ہمیں مسلم نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے عبدربہ بن سعید سے، انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے (روایت کیا) کہ انہوں نے کہا: مجھے اس نے بتایا ہے، جس نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ احجار زیت کے قریب اپنی ہتھیلیاں پھیلائے دعا کررہے تھے۔ [1]

فوائد

اس حدیث کی سند میں صحابی کا نام مذکور نہیں ہے، بلکہ محمد بن ابراہیم تیمی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث مجھے اس شخصیت نے بیان کی، جس نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ اس حدیث کی دیگر اسناد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث بیان کرنے والے صحابی کا نام عمیر رضی اللہ عنہ تھا جو آبی اللحم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

آبی اللحم کا مطلب ہے گوشت کھانے سے انکار کرنے والا۔ یہ صحابی تھے ان کا نام

---

[1] صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ صحیح (ش)۔ صحیح (ع)۔ سنن أبی داؤد: کتاب الصلاة، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، حدیث:١١٧٢۔ مصنف ابن ابی شیبة: ٢/ ٤١٦، حدیث:٩٤٥۔ آپ ﷺ کی یہ دعا، استسقاء (طلب بارش) کے لیے تھی۔

عبداللہ بن عبدالملک اور خلف بن عبدالملک مذکور ہے۔ یہ گوشت کھانے سے انکار کرنے میں معروف تھے اسی لیے ان کا نام آبی اللحم مشہور ہوگیا۔ ان کے غلام عمیر نے بیان کیا ہے اور عمیر سے محمد بن ابراہیم تیمی نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احجار الزیت نامی مقام پر نماز استسقاء ادا فرمائی اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کر رکھے تھے۔ [1]

احجار الزیت، مدینہ منورہ میں زوراء کے قریب، مسجد نبوی کی مغربی جانب، ایک مقام کا نام ہے۔ جہاں اوائل اسلام میں مارکیٹ (منڈی) تھی۔ اس مقام پر رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء کی ادائیگی کے لیے جایا کرتے تھے۔ [2]

---

[1] معجم الصحابة، لأبی القاسم البغوی: ۱/ ۲۰۹۔ تهذيب الكمال فی اسماء الرجال، لأبی الحجاج المزی: ۲/ ۲۷۳۔ ۲۲/ ۲۱۲، ۳۹۳.

[2] المعالم الأثيرة فی السنة والسيرة: ۲۰۔ تأليف: محمد بن محمد حسن شُرَّاب.

حدیث: 74

حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبدُالحَمِيدِ حَدَّثَنَا إِسمَاعِيلُ هُوَ ابنُ عَبدِ المَلِكِ عَنِ ابنِ أَبِي مُلَيكَةَ عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَت: رَأَيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَافِعًا يَدَيهِ حَتَّى بَدَا ضَبعَاهُ يَدعُو بِهِنَّ لِعُثمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ ❶

ہمیں یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبدالحمید نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہیں اسماعیل نے بیان کیا، جو عبدالملک کا بیٹا ہے، انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے (روایت کیا) انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے اس قدر ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے، کہ (آستین ہٹ جانے کی وجہ سے) آپ کے بازو نظر آنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کر رہے تھے۔ ❷

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، / دارارقم، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَتَّى بَدَا ضَبعَيه يَدعُو فَرد عُثمَانَ" ہے۔

❷ ضعيف(ز)۔حسن(ش)۔ فضائل الصحابة، لا بن حنبل: ۱/ ۵۰۹، ح: ۸۳۲، تحقيق: وصی الله محمد عباس.

حدیث: 75

بیت اللہ میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے کا تصور:

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيمٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيلُ بنُ مَرزُوقٍ ❶ عَن عَدِيِّ بنِ ثَابِتٍ عَن أَبِي حَازِمٍ عَن أَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشعَثَ أَغبَرَ يَمُدُّ يَدَيهِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ، وَ ❷ مَطعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشرَبُهُ حَرَامٌ ❸ وَمَلبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِّيَ بِالحَرَامِ فَأَنَّى يُستَجَابُ لِذٰلِكَ۔

ہمیں ابونعیم نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں فضیل بن مرزوق نے بیان کیا، انہوں نے عدی سے، انہوں نے ثابت سے، انہوں نے ابوحازم سے، انہوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا)، انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا تذکرہ کیا،

---

❶ المكتبة الظاهرية کے مخطوط، مطبع محمدی، المطبعة الخيرية اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "الفضل بن مرزوق" ہے۔ جو غلط ہے۔ جبکہ دار ابن حزم اور دار ارقم کے نسخہ میں "الفضيل بن مرزوق" ہے، جو درست ہے۔ یہ ابوعبدالرحمٰن فضیل بن مرزوق الرقاشی الکوفی، ثقہ راوی ہیں۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دار ارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہاں "وَ" ہے۔ جبکہ مخطوطہ اور دار ابن حزم کے نسخہ میں نہیں ہے۔

❸ المطبعة الخيرية کے نسخہ میں "حَرَام" کی بجائے "حرم" لکھا ہے، جو کہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔

جس نے طویل سفر طے کیا، اس کے بال بکھرے ہوئے اور اس (کے لباس) پر گرد پڑی ہوئی، وہ اللہ کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے (اور کہتا ہے): اے میرے رب، اے میرے رب (میری دعا قبول کر لے)۔ جبکہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور وہ حرام ہی سے پلا ہے [1] تو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی۔ [2]

---

[1] یعنی حرام کمائی سے اس کا جسم پروان چڑھا، اس کی پرورش حرام کمائی سے ہوئی۔

[2] حسن (ن)۔ صحیح (ز)۔ اس سند کے ساتھ یہ حدیث ''حسن'' ہے (ش)۔ صحیح (ع)۔
صحیح مسلم: کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقة من الکسب الطیب، حدیث:۱۰۱۵۔
سنن الترمذی: ابواب التفسیر، باب ومن سورة البقرة، حدیث:۲۹۸۹.

حدیث: 76

بد بخت کے لیے بد دعا میں، نبی ﷺ کا ہاتھ اٹھانا:

أَخبرَنَامُسلِمٌ أَنبأَنَا عَبدُاللّٰهِ بنُ دَاوُدَ عَن نُعَيمِ بنِ حَكِيمٍ عَن أَبِى مَريَمَ عَـن عَـلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، قَالَ:رَأَيتُ امرَأَةَ الوَلِيدِجَاءَ ت إِلَى النَّبِيِّ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، تَشكُو إِلَيهِ زَوجَهَا؛ أَنَّهُ يَضرِبُهَا۔فَقَالَ لَهَا: اذهَبِى فَقُولِى ❶ لَـهُ:كَيـتَ وَ كَيـتَ۔ فَذَهَبَتْ، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ❷ عَادَ يَضرِبُنِى۔ فَقَالَ لَهَا: اذهَبِى فَقُولِى❸ لَهُ: إِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيـهِ وَسَـلَّـمَ، يَقُولُ لَكَ۔ فَذَهَبَتْ ثُمَّ عَادَتْ، فَقَالَتْ:إِنَّهُ يَضرِبُنِى فَقَالَ: اذهَبِى فَقُولِى❹ لَهُ: كَيتَ وَكَيتَ۔ فَقَالَتْ: إِنَّهُ❺ يَضرِبُنِى فَرَفَعَ

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحديث اور دارارقم کے نسخہ میں "فَتقُول" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فَتَقُولِى" ہے۔

❷ الخيرية، دارالحديث، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "إنّه" کی بجائے "لَهُ" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحديث اور دارارقم کے نسخہ میں "فتقُول" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فَتَقُولِى" ہے۔

❹ المطبعة الخيرية اور دارارقم کے نسخہ میں "فَتقُول" اور مطبع مقبول العام اور دارالحديث کے نسخہ میں "فتقُولِى" ہے۔

❺ المطبعة الخيرية اور دارارقم کے نسخہ میں "إِنّهُ" کی بجائے "لَهُ" ہے۔

رَسُولُ اللّٰهِ ❶ ﷺ ، يَدَهُ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ عَلَيكَ بِالوَلِيدِ۔

ہمیں مسلم نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبداللہ بن داؤد نے بیان کیا، انہوں نے نعیم بن حکیم سے، انہوں نے ابومریم سے، انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا)، انہوں نے فرمایا: میں نے ولید (بن عقبہ) کی بیوی کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ کے سامنے اپنے خاوند کی شکایت کر رہی تھی، کہ وہ اسے مارتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اسے یہ، یہ بات کہو۔ وہ گئی، پھر واپس آ کر کہنے لگی: اس نے پھر مجھے مارا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے کہا: جاؤ اور اسے کہو: نبی (ﷺ) تجھے یہ بات کہتے ہیں۔ وہ پھر چلی گئی، پھر واپس آئی اور کہا: اس نے مجھے پھر مارا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اسے یہ، یہ بات کہو۔ اس نے کہا: وہ مجھے مارتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ولید کو پکڑ لے۔ ❷

---

❶ مقبول العام اور دار الحدیث کے نسخہ میں "النَّبِيُّ" ہے۔

❷ حسن (ز)۔ ضعیف (ش)۔ مسند أحمد بن حنبل: ۱/ ۱۵۱ ، حدیث: ۱۳۰۳ ، شیخ شعیب الارنؤوط رحمہ اللہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

حدیث: 77

دوران خطبہ، بارش کی دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا:

حَــدَّثَنَامُحَمَّدُبنُ سَلَّامٍ أَنبأَنَا ❶ إِسـمَـاعِيلُ بنُ جَعفَرٍ عَن حُمَيدٍ عَن أَنَـسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَحطَ المَطَرُ عَامًا۔ فَقَامَ بَعضُ المُسلِمِينَ إِلَـى الـنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يوم جُمُعَةٍ فَقَالَ ❷ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَحطَ المَطَرُ وَ أَجدَبَتِ الأَرضُ وَهَلَكَ المَالُ۔ فَرَفَعَ يَدَيهِ وَمَا تُرَى ❸ فِـي الـسَّـمَـاءِ سَـحَابَةً: فَمَدَّ يَدَيهِ حَتَّى رَأَيتُ بَيَاضَ إِبطَيهِ، يَستَسقِي الـلَّـهَ عَـزَّوَجَـلَّ۔ فَمَا صَلَّينَا الجُمُعَةَ حَتَّى أَهَمَّ الشَّابَّ القَرِيبَ الدَّارِ الرُّجُوعُ ❹ إِلَـى أَهـلِهِ فَدَامَت جُمُعَةً حَتَّى كَانَتِ الجُمُعَةُ الَّتِي تَلِيهَا۔ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ البُيُوتُ وَحُبِسَ الرُّكبَانُ ❺ فَتَبَسَّمَ لِسُرعَةِ

---

❶ الـمطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث اور دارارقم کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا" ہے اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں بھی "ثنا" (یعنی: حَدَّثَنَا) ہے۔

❷ مـطبـع مقبول العام کے نسخہ میں "يَـومَ الـجُمُعَةِ، فَقَالُوا" ہے۔ دارارقم کے نسخہ میں "يَومَ الجُمعَةِ، فَقَالَ . . ." ہے۔

❸ الـمـطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "ما نَرى" ہے۔

❹ الـمطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث اور دارارقم کے نسخہ میں "الرُّجُوعُ" کی جگہ "بِالرُّجُوعِ" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "الشَّاربَّ القَرِيبَ الدَّارِ بِالرُّجُوعِ" ہے۔

❺ المطبعة الخيرية اور مطبع محمدی کے نسخہ میں "جَلَسَ الرُّكبَانُ" ہے۔

مَلالَةِ ابنِ آدَمَ وَقَالَ بِيَدِهِ "اللّٰهُمَّ حَوالَينا وَلا عَلَينا"۔ فَتَكَشَّطَت عَنِ المَدِينَةِ۔

ہمیں محمد بن سلام نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا، انہوں نے حمید سے، انہوں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا)، انہوں نے فرمایا: ایک سال بارش نہ ہوئی ۔تو مسلمانوں میں سے ایک شخص جمعہ کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا، اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! بارش نہیں ہوئی، زمین خشک ہوگئی ہے، مویشی ہلاک ہونے لگے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا لیے، اور آسمان پر کوئی بادل نظر نہیں آرہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اس قدر بلند کیے کہ (سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل سے بارش طلب کر رہے تھے۔ہم نے ابھی جمعہ کی نماز ادا نہیں کی تھی (کہ بارش برسنے لگی) حتی کہ (شدید بارش کے باعث) قریبی رہائش والے جوان کو بھی گھر جانا مشکل ہوگیا۔ جمعہ کا دن گزرا، اس کے بعد والا جمعہ آگیا (بارش نہ رکی) اس آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! گھر منہدم ہونے کو آگئے اور قافلے رک کر رہ گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسان کے بہت جلد اکتا جانے پر مسکرانے لگے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا لیکن ہم پر نہ برسا۔تو مدینہ سے بادل چھٹ گئے۔ [1]

---

[1] صحیح الاسناد(ن)۔ صحیح(ز)۔ یہ سند ضعیف ہے البتہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اس کے متعدد صحیح طرق موجود ہیں(ش)۔صحیح البخاری: کتاب الجمعة، باب الاستسقاء فی الخطبة یوم الجمعة، ح:۹۳۳۔ سنن النسائی: کتاب الاستسقاء، باب مسألة الامام رفع المطر اذا خاف ضرره، ح:۱۵۲۷۔ مصنف ابن ابی شیبة: ۱۹/ ۷۵، ح: ۱۲۰۱۹ .

فوائد

حدیث نمبر:٦٨ سے حدیث نمبر:٧٧ تک رسول اللہ ﷺ کا طلب بارش اور دیگر امور سے متعلق دعا کرتے ہوئے ہاتھ اٹھانا ثابت ہے۔ ان احادیث کو بیان کرنے کا مقصد اس بات کی وضاحت بیان کرنا ہے کہ اگر سیدنا عبداللہ بن عمر اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ سات مقامات والی حدیث کے پیش نظر ہاتھ اٹھانے (رفع الیدین) کو صرف سات مقامات کے ساتھ مخصوص اور مقید کرنا غلط اور بے بنیاد ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں نماز استسقاء (طلب بارش) اور دیگر مواقع کی دعاؤں میں ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہیں ہے۔ جبکہ ان مواقع پر ہاتھ اٹھانا مذکوہ احادیث میں رسول اللہ ﷺ کے عمل سے ثابت ہے۔

حدیث: 78

دعائے قنوت میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اٹھانا:

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ سَعِيدٍ عَن جَعفَرٍ حَدَّثَنِي أَبُو عُثمَانَ قَالَ: كُنَّا نَجِيءُ❶ وَعُمَرُ يَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ يَقنُتُ بِنَا بَعدَ الرُّكُوعِ❷ يَرفَعُ يَدَيهِ حَتَّى تَبدُوَ كَفَّاهُ وَيَخرُجُ ضَبعَاهُ۔❸

ہمیں مسدد نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں یحییٰ بن سعید جعفر (کے واسطے) سے بیان کیا (انہوں نے کہا) مجھے ابوعثمان نے بتایا کہ ہم آتے تھے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہوتے تھے۔ پھر وہ رکوع کے بعد ہمیں قنوت کرواتے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ (اس قدر) اٹھاتے کہ آپ کی ہتھیلیاں نمایاں ہو جاتیں اور (آستین ہٹ جانے سے) آپ کے بازو ننگے ہو جاتے۔❹

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "كُنَّا نَحنُ" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عِندَ الرُّكُوعِ" ہے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "يَبدُوَ كَفَّاهُ وَ يَخرُج ضَبعَيهِ" ہے۔

❹ ضعیف (ز)۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھئے اگلی سطور۔ مصنف ابن أبی شیبة: ۲/ ۱۰۷، حدیث: ۷۰۴۱۔ السنن الکبریٰ، للبیهقی: ۲/ ۳۰۰، ح:۳۱۴۸۔ مصنف عبدالرزاق: ۳/ ۱۱۵، حدیث: ۴۹۸۰.

حدیث: 79

حَـدَّثَـنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَن أَبِي عَلِيٍّ هُوَ جَعفَرُ بنُ مَيمُون بَيَّاعُ الأَنـمَـاطِ قَـالَ: سَـمِـعـتُ أَبَـا عُثـمَانَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي القُنُوتِ۔

ہمیں قبیصہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں سفیان نے بیان کیا، انہوں نے ابوعلی ...... جو چادر فروش، جعفر بن میمون تھا...... سے (روایت کیا) انہوں نے کہا: میں نے ابوعثمان کو سنا، انہوں نے کہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ قنوت میں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ [1]

[1] ضعیف (ز)۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھئے اگلی سطور۔ مصنف ابن ابی شیبة: ۲/ ۱۰۷ ، حدیث: ۷۰٤۱ .

دعائے قنوت میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اٹھانا:

حَدَّثَنَا عَبدُالرَّحِیمِ المُحَارِبِیُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَن لَیثٍ عَن عَبدِالرَّحمَنِ بـنِ الأَسوَدِ عَن أَبِیهِ عَن عَبدِاللَّهِ أَنَّهُ كَانَ یَقرَأُ فِی آخِرِ رَكعَةٍ مِنَ الوِترِ قُل هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، ثُمَّ یَرفَعُ یَدَیهِ وَیَقنُتُ قَبلَ الرَّكعَةِ۔

ہمیں عبدالرحیم المحاربی نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں زائدہ نے بیان کیا، انہوں نے لیث سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا) کہ آپ رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں "قُل هُوَ اللّٰهُ أَحَد" پڑھا کرتے تھے۔ پھر ہاتھ اٹھاتے اور قنوت کیا کرتے تھے۔ ❶

امام بخاری رحمہ اللہ کا تبصرہ:

قَالَ البُخَارِیُّ: ❷ هٰذِهِ الأَحَادِیثُ كُلُّهَا صَحِیحَةٌ عَن رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ ❸ لَا یُخَالِفُ بَعضُهَا بَعضًا وَلَیسَ فِیهَا

❶ ضعیف (ز)۔ ضعیف (ش)۔ المعجم الکبیر، للطبرانی: ۹/ ۲۸۳، حدیث: ۹۴۲۵۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، دیکھئے اگلی سطور۔

❷ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہاں "وَ" بھی ہے۔

❸ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، دارارقم، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہاں "و أصحابه" بھی ہے۔

تَضَادٌ ❶ لأَنَّهَا فِي مَوَاطِنَ مُختَلِفَةٍ۔ قَالَ ثَابِتٌ عَن أَنَسٍ: مَا رَأَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الِاستِسقَاءِ۔ فَأَخبَرَ أَنَسٌ بِمَا كَانَ عِندَهُ وَ ❷ مَا رَأَى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَ ❸ لَيسَ هٰذَا بِمُخَالِفٍ لِرَفعِ الأَيدِي فِي أَوَّلِ التَّكبِيرَةِ۔ وَقَد ذَكَرَ أَيضًا أَنَسٌ ❹ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ۔ وَقَولُهُ فِي الدُّعَاءِ سِوَى الصَّلَاةِ وَسِوَى رَفعُ الأَيدِي فِي القُنُوتِ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ تمام احادیث رسول اللہ ﷺ سے صحیح (ثابت) ہیں۔ ایک دوسری کے خلاف نہیں ہیں۔ اور نہ ہی ان میں تضاد ہے۔ کیونکہ یہ (ہاتھ اٹھانے کے) مختلف مواقع کے متعلق ہیں۔

ثابت (البنانی) نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ (انہوں نے فرمایا) میں نے نبی ﷺ کو دعا کے لیے، صرف نماز استسقاء (بارش طلب کرنے کی نماز) میں ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے۔ ❺

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "متضاد" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحديث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ" نہیں ہے۔

❸ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ" نہیں ہے۔

❹ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحديث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "ذَكَرَ أَنَسٌ أَيضًا" ہے۔

❺ صحیح (ز)۔ صحيح مسلم: كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين بالدعاء فى الإستسقاء، حديث، ٨٩٥۔ سنن النسائى: قيام الليل وتطوع النهار، باب ترك رفع اليدين فى الدعا فى الوتر، حديث: ١٧٤٨ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے وہی بیان کیا ہے جو ان کے پاس تھا۔ اور جو انہوں نے نبی ﷺ سے دیکھا تھا۔ اور یہ (انس رضی اللہ عنہ کا بیان) پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھانے کے مخالف نہیں ہے۔ اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ جب تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ دعا کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ کا بیان نماز اور قنوت میں ہاتھ اٹھانے کے علاوہ ہے۔

قنوت وتر اور قنوت نازلہ میں ہاتھ اٹھانا بھی سات مقامات والی حدیث میں مذکور نہیں، جبکہ ان مقامات پر ہاتھ اٹھانا بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا۔ اور صحابہ کرام کا معمول بھی مرفوع کے حکم میں ہوتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے نبی ﷺ کے معمولات پر ہی عمل کیا ہے۔ [1]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جن مقامات پر رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ اٹھائے دیکھا تھا ان مقامات کو انہوں نے بیان کر دیا۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ایک موقع پر ہاتھ اٹھانا دوسرے موقع پر ہاتھ اٹھانے کو ختم و منسوخ کرتا ہے۔ کسی عمل کو منسوخ قرار دینے کے لیے ضروری ہے کہ اس کا نسخ صحیح حدیث سے ثابت ہو اور کسی عمل کو منسوخ قرار دینے والی حدیث اس عمل کو مشروع قرار دینے والی حدیث سے اعلیٰ درجہ، یعنی زیادہ صحیح ہو، یا کم از کم اس کے ہم پلہ ہو۔

---

[1] مزید دیکھئے: نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر، لابن حجر: ١٣٤ ـ إشراق الفجر اردو ترجمہ نزهة النظر: ١٥١ (مترجم: امان اللہ عاصم)

حدیث: 81

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا رکوع کے وقت ہاتھ اٹھانا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ الرُّكُوعِ۔

ہمیں محمد بن بشار نے بیان کیا، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے حمید سے، انہوں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا) کہ آپ رضی اللہ عنہ رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [1]

حدیث: 82

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں ہاتھ اٹھانا:

حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ۔

ہمیں آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں شعبہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں قتادہ نے بیان کیا، انہوں نے نصر بن عاصم سے، انہوں نے سیدنا مالک

[1] صحیح (ز)۔ صحیح (ش)۔ مصنف ابن أبی شیبہ:۱/ ۲۱۳، حدیث:۲۴۳۳.

بن حویرث رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا) انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے، جب رکوع کرتے، جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے کانوں کے برابر تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھایا (یعنی رفع الیدین کیا) کرتے تھے۔ ❶

امام بخاری رحمہ اللہ کا نہایت جامع تبصرہ:

قَالَ الْبُخَارِیُّ: وَالَّذِی یَقُولُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ سَلَّمَ یَرفَعُ یَدَیهِ عِندَ الرُّکُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّکُوعِ وَمَا زَادَ عَلَی ذٰلِكَ أَبُوحُمَیدٍ فِی عَشَرَةٍ مِن أَصحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرفَعُ یَدَیهِ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجدَتَینِ۔ کُلُّهُ صَحِیحٌ لِأَنَّهُم لَم یَحکُوا صَلَاةً وَاحِدَةً فَیَختَلِفُوا فِی تِلكَ الصَّلَاةِ بِعَینِهَا مَعَ أَنَّهُ لَا اختِلَافَ فِی ذٰلِكَ، إِنَّمَا زَادَ بَعضُهُم عَلَی بَعضٍ، وَالزِّیَادَةُ مَقبُولَةٌ مِن أَهلِ العِلمِ۔

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جن راویوں نے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور جو، (ان کے برعکس) سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے دس صحابہ کی موجودگی میں مزید بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تب بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❷ یہ تمام بیانات درست ہیں کیونکہ انہوں نے ایک ہی نماز کے بارے میں بیان نہیں کیا، کہ ہم ان بیانات میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہونے کے باوجود یہ سمجھ بیٹھیں کہ انہوں نے ایک متعین

❶ صحیح (ن)۔ صحیح (ز)۔ صحیح (ش)۔ صحیح (ع)۔ صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین، حدیث: ۳۹۱۔ سنن أبی داؤد. کتاب الصلاة، باب من ذکر أنه یرفع یدیه إذا قام من اثنتین، حدیث: ۷۴۵۔

❷ دیکھئے اس کتاب میں حدیث نمبر ۳، ۴، ۵، ۶۔

نماز کے بارے میں مختلف بیانات دیے ہیں۔ دراصل (اس فرق کی) وجہ صرف یہ ہے کہ کچھ راویوں نے دوسروں کی نسبت زیادہ الفاظ بیان کیے ہیں۔ اور (یہ اصول ہے کہ) اہل علم کے اضافی الفاظ قابل قبول ہوتے ہیں۔

امام مجاہد کی روایت اوران کا عمل:

وَالَّذِی قَالَ أَبُو بَکرِ بنُ عَیَّاشٍ عَن حُصَینٍ عَن مُجَاهِدٍ قَالَ: مَا رَأَیتُ ابنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ، یَرفَعُ یَدَیهِ فِی شَیءٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا فِی التَّکبِیرَةِ الأُولَی۔ فَقَد خُولِفَ فِی ذٰلِكَ عَن مُجَاهِدٍ، قَالَ وَکِیعٌ عَنِ الرَّبِیعِ بنِ صُبَیحٍ قَالَ رَأَیتُ مُجَاهِدًا: یَرفَعُ یَدَیهِ۔

اور جو ابوبکر بن عیاش نے حصین سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو نماز میں صرف تکبیر اولی کے وقت رفع الیدین کرتے دیکھا ہے۔ [1] اس کے بارے میں اس (بیان کرنے والے) کی مخالفت (مخالف روایت) مجاہد ہی سے منقول ہے؛ کہ وکیع نے ربیع بن صبیح سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: میں نے مجاہد کو دیکھا، آپ رحمہ اللہ رفع الیدین کرتے تھے۔ [2]

وَقَالَ عَبدُالرَّحمَنِ بنُ مَهدِیٍّ عَنِ الرَّبِیعِ رَأَیتُ مُجَاهِدًا: یَرفَعُ یَدَیهِ [3]

---

[1] معرفة السنن والآثار، للبیهقی: ۲/ ۴۲۸۔ مزید دیکھیے: اسی کتاب، جزء رفع الیدین میں حدیث نمبر: ۱۴ کے تحت "امام بخاری کی وضاحت"۔

[2] مزید تفصیل کے لیے اسی کتاب میں حدیث نمبر: ۵۳ اور آئندہ سطور کے تحت دیکھیے، امام مجاہد کا رفع الیدین کرنا جریر نے بھی بیان کیا ہے۔ مزید حدیث نمبر: ۵۵ کے ضمن میں "مکہ، مدینہ، یمن اور عراق کے ائمہ کا عمل" کے تحت دیکھیے۔

[3] المکتبة الظاهریة کے مخطوطه، المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَقَالَ عَبدُالرَّحمَنِ بنُ مَهدِیٍّ عَنِ الرَّبِیعِ رَأَیتُ مُجَاهِدًا یرفعُ یدیه" مذکور نہیں ہے۔ ہم نے دار ابن حزم کے نسخہ سے نقل کیا ہے۔

إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔ وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَهٰذَا أَحْفَظُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے ربیع سے روایت کیا کہ (انہوں نے کہا) میں نے مجاہد کو دیکھا وہ جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ ❶ اور جریر نے لیث سے، انہوں نے مجاہد سے (روایت کیا) کہ آپ رحمہ اللہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❷ اور یہ (روایت) اہل علم کے ہاں زیادہ محفوظ (صحیح و ثابت) ہے۔

قَالَ صَدَقَةُ: إِنَّ الَّذِي رَوَى ❸ حَدِيثَ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ التَّكْبِيرَةِ كَانَ صَاحِبُهُ قَدْ تَغَيَّرَ بِآخِرَةٍ وَ الَّذِي رَوَاهُ الرَّبِيعُ وَاللَّيْثُ أَوْلَى مَعَ أَنَّ طَاوُسًا وَسَالِمًا وَنَافِعًا وَ أَبَاالزُّبَيْرِ وَمُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ وَغَيْرَهُمْ قَالُوا رَأَيْنَا ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ۔

امام صدقہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے مجاہد کی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے (مروی) حدیث بیان کی ہے، کہ آپ رضی اللہ عنہ صرف تکبیر اولیٰ میں رفع الیدین کرتے تھے۔ اس راوی (ابوبکر بن عیاش) کا حافظہ آخری عمر میں متغیر ہو گیا تھا۔ اور (اس کے مقابل) وہ روایت جسے ربیع اور لیث نے بیان کیا ہے، مزید برآنکہ طاوس، سالم، نافع، ابوزبیر اور محارب بن دثار وغیرہ نے بیان کیا ہے، وہ اولیٰ (بہتر و معتبر روایت) ہے۔ انہوں نے بیان کیا ہے کہ ہم نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ جب تکبیر (اولیٰ) کہتے اور جب رکوع کرتے تو

---

❶ معرفة السنن والآثار، للبيهقي: ٢/ ٤٢٨۔ مزید اسی کتاب، جزء رفع الیدین میں حدیث نمبر: ۵۵ کے تحت دیکھئے۔

❷ مزید اسی کتاب میں روایت نمبر: ۵۷ کے تحت دیکھئے۔

❸ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دار الحديث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "يَرْوِي" ہے۔

رفع الیدین کرتے تھے۔ ❶

فوائد

احناف بھائی اصول بیان کرتے ہیں کہ جب راوی اپنی بیان کردہ روایت کے مخالف عمل کرے یا فتویٰ دے تو اس کی بیان کردہ روایت منسوخ ہوتی ہے۔ جیسا کہ امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ نے اس اصول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک حدیث اور ان کا عمل بیان کر کے استدلال کیا ہے۔ ❷ اس اصول کو بیان کر کے حنفی بھائی کہتے ہیں کہ جس حدیث میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرتے تھے۔ وہ حدیث منسوخ تصور کی جائے گی کیونکہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل اس حدیث کے مخالف ہے۔

معزز قارئین! امام بخاری رحمہ اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ جس روایت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرتے تھے اس کے علاوہ کسی مقام پر رفع الیدین نہیں کرتے تھے، وہ روایت صحیح نہیں ہے۔

ضعیف روایت صحیح ترین حدیث کے لیے ناسخ کس طرح ہو سکتی ہے؟ لہٰذا سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے اثبات رفع الیدین کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کرنے والوں کی بات ہرگز درست نہیں ہے۔ کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین کرنا صحیح ترین اور متواتر احادیث سے ثابت ہے۔

---

❶ معرفة السنن والآثار، للبیهقی: ۲/ ۴۲۸۔ سالم کی روایت، حدیث نمبر: ۱۲۔ نافع کی روایت، حدیث نمبر: ۱۳، ۳۳، ۴۱، ۴۳، ۴۴، ۴۹، ۵۷، ۶۳۔ محارب کی روایت، حدیث نمبر: ۲۴، ۴۰۔ ابو زبیر کی روایت، حدیث نمبر: ۴۲۔ طاؤس کی روایت: حدیث نمبر: ۲۶ پر دیکھیں۔

❷ دیکھیے: شرح معانی الآثار، للطحاوی: ۱/ ۲۳.

جو لوگ امام مجاہد رحمہ اللہ کی بیان کردہ ضعیف روایت کو دلیل بناتے ہیں، جس میں امام مجاہد رحمہ اللہ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ترک رفع الیدین قبل الرکوع و بعد الرکوع، بیان کیا ہے؛ کیا ان کے پاس اس بات کا کوئی صحیح اور قابل قبول جواب موجود ہے کہ: پھر امام مجاہد رحمہ اللہ خود قبل الرکوع و بعد الرکوع رفع الیدین کیوں کرتے تھے؟ امام مجاہد کا رفع الیدین کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تابعین نے نماز کا جو طریقہ سیکھا تھا اس میں رفع تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع الیدین کرنا بھی شامل و موجود ہے۔ جس کی وضاحت ربیع بن صبیح نے بیان کر دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ... امام مجاہد رحمہ اللہ کو دیکھا ہے، وہ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ [1]

---

[1] دیکھئے اسی کتاب (جزء رفع الیدین) میں حدیث نمبر: ۵۵ کے تحت۔ مزید دیکھئے: التمہید، لابن عبدالبر: ۹/ ۲۱۸.

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا عمل:

قَالَ مُبَشِّرُ بنُ إِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا تَمَّامُ بنُ نَجِيحٍ قَالَ: نَزَلَ عُمَرُ بنُ عَبدِالعَزِيزِ عَلَى بَابِ حَلَبَ فَقَالُوا ❶ انطَلِقُوا بِنَا نَشهَدِ الصَّلَاةَ مَعَ أَمِيرِ المُؤمِنِينَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهرَ وَ العَصرَ وَ رَأَيتُهُ يَرفَعُ يَدَيهِ حِينَ يَركَعُ۔ ❷

مبشر بن اسماعیل نے کہا کہ ہمیں تمام بن نجیح نے بیان کیا، انہوں نے کہا: عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ باب حلب ❸ تشریف لائے تو لوگوں نے کہا کہ ہمیں بھی ساتھ لے کر جانا، ہم امیر المومنین رحمہ اللہ کے ساتھ (ان کی اقتدا میں) نماز ادا کریں گے۔ (ہم پہنچ گئے) آپ رحمہ اللہ نے ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی۔ میں نے دیکھا کہ آپ رحمہ اللہ جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے۔ ❹

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدى، دار الحديث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "بابِ خلف، فَقَالَ" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدى، دار الحديث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "رفعَ يَدَيهِ حِينَ رَكَعَ" ہے۔

❸ ضعیف (ز)۔ ضعيف (ش)۔ علم اسماء الرجال کے معروف و مستند امام علامہ ابوالحجاج المزی رحمہ اللہ نے یہ روایت تمام بن نجیح (ضعیف راوی) کے ترجمہ (تعارف) کے تحت بیان کی ہے۔ دیکھئے: تهذيب الكمال في أسماء الرجال، للمزي: ٤/ ٣٢٦.

❹ حلب ایک شہر کا نام ہے۔

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی نماز کے متعلق انس رضی اللہ عنہ کا فرمان:

امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ متبع سنت انسان تھے۔آپ رحمہ اللہ نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور آپ وہ شخصیت ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:

”مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ، أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِن هٰذَا الْفَتَى يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ“ [1]

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں اس نوجوان، یعنی عمر بن عبدالعزیز (رحمہ اللہ) کے علاوہ کسی شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھی، جس کی نماز بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی ہو۔“

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ رفع الیدین سے نفرت کرنے والوں کو ذرہ برابر عزت نہیں دیتے تھے۔آپ رحمہ اللہ کی نظر میں رفع الیدین کی کس قدر اہمیت اور محبت تھی اس کا تذکرہ حدیث نمبر:۱۵ کے فوائد میں گزر چکا ہے۔

---

[1] سنن أبي داؤد: كتاب الصلاة، باب مقدار الركوع والسجود، حديث، ۸۸۸۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان مختلف الفاظ کے ساتھ متعدد کتب احادیث میں مذکور ہے۔ دیکھئے: سنن النسائي: كتاب الافتتاح، باب تخفيف القيام والقراءة، حديث، ۹۸۱۔ سنن النسائي: كتاب الافتتاح، باب عدد التسبيح في السجود، حديث، ۱۱۳۵۔ مسند أحمد بن حنبل (مؤسسة الرسالة بيروت): ۱۹/ ٤٤٧، حديث: ۱۲٤٦٥۔ مسند أبي يعلى الموصلي: ٦/ ٣٤٣، حديث، ٣٦٦٩.

حدیث: 84

سالم بن عبداللہ کی اپنے والد، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت:

حَدَّثَنَا ❶ مُحَمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ أَنبأَنَا عبدُاللَّهِ أَنبأَنَا ❷ يُونُسُ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن سَالِمٌ عَن عَبدِاللَّهِ بنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيتُ رَسُولَ اللَّهِ ❸ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ يَرفَعُ ❹ يَدَيهِ حَتَّى يَكُونَا حَذوَ مَنكِبَيهِ وَكَانَ يَفعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ وَيَفعَلُ ذٰلِكَ ❺ إِذَا رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَ يَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَن حَمِدَهُ، وَلَا ❻ يَفعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ۔

❶ المطبعة الخيرية کے نسخہ میں "حَدَّثَنَاثَنَا" ہے جو کہ کتابت کی غلطی ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أَنبأَنَاعَبدُاللَّهِ" ساقط ہے۔ جبکہ المطبعة الخيرية اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "أَنبأَنَايُونُسُ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن سَالِمٍ" کی بجائے "حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ" ہے۔

❸ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "النبی" ہے۔

❹ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحديث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "رَفَعَ" ہے۔

❺ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ وَيَفعَلُ ذٰلِكَ" ساقط ہے۔

❻ مطبع مقبول العام اور دارالحديث کے نسخہ میں "وَ كَانَ لَا" ہے۔

ہمیں محمد بن مقاتل نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبداللہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں یونس نے بیان کیا، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سالم سے، انہوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے (روایت کیا)، انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے حتی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے برابر آجاتے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تب بھی اسی طرح ہی کرتے۔ اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھا کر ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہتے تب بھی اسی طرح ہی کرتے۔ اور سجدوں میں اس طرح نہیں کرتے تھے۔ [1]

---

[1] صحیح (ز)۔ صحیح (ش)۔ دیکھئے: صحیح البخاری: کتاب الاذان، باب رفع الیدین اذا کبر واذا رکع واذا رفع، ح:۷۳٦.

حدیث: 85

سجدوں کے درمیان رفع الیدین:

حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إِسمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بنُ سَلَمَةَ عَن يَحيَى بنِ أَبِى إِسحَاقَ [1] قَالَ: رَأَيتُ أَنَس بنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه يَرفَعُ يَدَيهِ بَينَ السَّجدَتَينِ۔

ہمیں موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں حماد بن سلمہ نے بیان کیا، انہوں نے یحییٰ بن ابی اسحاق سے (روایت کیا) انہوں نے کہا: میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ سجدوں کے درمیان اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے۔ [2]

قَالَ البُخَارِيُّ: وَحَدِيثُ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ) أَولىٰ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اولیٰ (راجح رمقدم) ہے۔

---

[1] مخطوطہ میں "یَحیَی بنِ إِسحَاقَ" ہے جو کہ خطا ہے۔

[2] صحیح (ز)۔مصنف ابن أبی شیبة: ۱/ ۲٤۳ ، حدیث: ۲۷۹۵ .

حدیث: 86

عمل، صرف رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر ہوگا:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفيَانُ حَدَّثَنَا عَمرُو بنُ دِينَارٍ عَن سَالِمِ بنِ عَبدِاللّٰهِ قَالَ: سُنَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَن تُتَّبَعَ۔ ❶

ہمیں علی بن عبداللہ (المدینی) نے بیان کیا (انہوں نے کہا) سفیان (بن عیینہ) نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عمرو بن دینار نے بیان کیا، انہوں نے سالم بن عبداللہ سے (روایت کیا)، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی سنت (طریقہ) زیادہ حق دار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ ❷

---
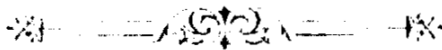
❶ المطبعة الخيرية اور مطبع محمدی کے نسخہ میں "نتبع" ہے۔ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "یتبع" ہے۔

❷ صحیح (ز)۔ صحیح (ش)۔ السنن الکبریٰ، للبیهقی: ۵/ ۲۲۱، ح:۹۵۹۲۔ فتح الباری، لابن حجر:۳/ ۳۹۸۔ سالم رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ جلیل القدر، بلند پایہ تابعی اور متبع سنت انسان تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے اپنے والد گرامی سے متعدد احادیث روایت کی ہیں۔

حدیث: 87

حَدَّثَنَا قُتَيبَةُ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَن عَبدِالكَرِيمِ عَن مُجَاهِدٍ قَالَ: لَيسَ أَحَدٌ بَعدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِلَّا يُؤخَذُ مِن قَولِهِ وَيُترَكُ إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہمیں قتیبہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں سفیان نے بیان کیا، انہوں نے عبدالکریم سے، انہوں نے مجاہد سے (روایت کیا)، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے علاوہ ہر شخص کی بات کو اپنایا بھی جا سکتا ہے اور چھوڑا بھی جا سکتا ہے، لیکن نبی ﷺ کا یہ معاملہ نہیں ہے۔ (نبی کی بات کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔) [1]

---

[1] یہ سند ضعیف ہے البتہ کتاب وسنت کا عموم اس کا مؤید ہے (ز)۔ صحیح (ش)۔ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، لأبی نعیم الأصبهانی: ۳/ ۳۰۰۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ کا بیان اور اس کی وضاحت:

حَدَّثَنَا الهُذَيل بنُ سُلَيمَانَ أَبُو عِيسَى ❶ قَالَ: سَأَلتُ الأَوزَاعِيَّ قُلتُ: يَا أَبَا عَمرٍو! مَا تَقُولُ فِي رَفعِ الأَيدِي مَعَ كُلِّ تَكبِيرَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: ذٰلِكَ الأَمرُ الأَوَّلُ۔ وَسُئِلَ الأَوزَاعِيُّ وَأَنَا أَسمَعُ عَنِ الإِيمَانِ، فَقَالَ ❷: الإِيمَانُ ❸ يَزِيدُ وَيَنقُصُ۔ فَمَن زَعَمَ أَنَّ الإِيمَانَ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنقُصُ فَهُوَ صَاحِبُ بِدعَةٍ فَاحذَرُوهُ۔

ہمیں ابوعیسیٰ ہذیل بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے امام اوزاعی سے کہا: اے ابوعمرو! جب (نمازی) نماز میں کھڑا (قیام میں) ہو تب ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ پہلا معاملہ ہے۔ اور امام اوزاعی رحمہ اللہ سے جب ایمان کے متعلق پوچھا گیا تو میں سن رہا تھا کہ انہوں نے فرمایا: ایمان بڑھتا اور گھٹتا رہتا ہے۔ جس شخص کا یہ خیال ہے کہ ایمان گھٹتا

---

❶ دار ابن حزم اور دار الحدیث کے نسخہ میں "فُدَيكُ بنُ سُلَيمَانَ أَبُو عِيسَى" ہے۔ فدیك بن سلیمان اور هذیل بن سلیمان ایک ہی راوی کے نام ہیں۔ البتہ المطبعة الخیریة اور دار ارقم کے نسخہ میں "الهُزَيل" "ز" کے ساتھ ...... لکھا گیا ہے۔

❷ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "قال" ہے۔

❸ المطبعة الخیریة اور دار ارقم کے نسخہ میں "الإِيمَانُ" ساقط ہے۔

نہیں اور نہ ہی بڑھتا ہے، تو وہ شخص بدعتی ہے، اس سے دور رہو۔ ❶

فوائد

مانعین و تارکین رفع الیدین نے امام اوزاعی رحمہ اللہ کے قول: ''یہ رفع الیدین پہلا معاملہ یعنی دور اول کی بات ہے'' سے عوام الناس کو یہ دھوکا دینے کی کوشش کی ہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رفع الیدین پہلے دور کا عمل ہے، لہٰذا اس کے اثبات کی احادیث دور اول کی ہیں اور وہ تمام منسوخ ہیں۔ ❷

جبکہ یہ بات کہنا سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ کیونکہ رفع الیدین کرنے کی احادیث مدنی دور، بلکہ بہت سی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری سالوں سے متعلق ہیں۔ جیسا کہ احناف کے مقتدر عالم، شارح حدیث علامہ نور الدین ابوالحسن سندھی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَالِكُ بنُ الحُوَيرِث وَوَائِلُ بْن حجر مِمَّن صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تعالَى عَلَيْه وسَلَّمَ آخِرَ عُمُرِه فَرِوَايتُهُما الرَّفْعِ عِنْد الرّكوعِ وَالرَّفْعِ مِنْه دَلِيلٌ عَلى بَقَائِه وَبُطلانِ دَعْوى نسخه)) ❸

''سیدنا مالک بن حویرث اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہما دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ حسن (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں (ش)۔ الشريعة، لابی بكر الآجری: ۲/ ۶۰۷، حدیث: ۲۴۵۔ شرح أصول اعتقاد أهل السنة و الجماعة، لأبی القاسم اللالكائی: ۵/ ۱۰۳۰، ح: ۱۷۳۹۔ فدیک بن سلیمان اور ہذیل بن سلیمان ایک ہی شخص کا نام ہے۔

❷ مفہوم از، جزء القراءة و جزء رفع اليدين، (مترجم، یکجا)، ترجمہ از امین اوکاڑوی: ص ۳۵۵۔

❸ حاشية السندی علی النسائی، لابی الحسن السندی، ۲/ ۱۲۳۔ مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، لعبيد الله الرحمانی المباركفوری: ۳/ ۵۲۔

کی آخری عمر میں آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ ان دونوں کا رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرنے کو بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ رفع الیدین برقرار ہے اور اس کے منسوخ ہونے کا دعوی بالکل غلط ہے۔''

احناف کے بلند پایہ عالم اور شارح صحیح بخاری، مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رفع الیدین کرنا بلا شک وشبہ اسنادی اور عملی طور پر متواتر عمل ہے اس کا ایک حرف بھی منسوخ نہیں۔ [1]

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے تو واضح الفاظ میں بیان کر دیا ہے کہ صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کی سنت پر ہی عمل ہوگا، آپ ﷺ کی بات کسی صورت نہیں چھوڑی جاسکتی۔ جب آپ ﷺ کے عمل کے برعکس کسی بھی شخصیت کا عمل یا قول ہوگا، اسے چھوڑ دیا جائے گا اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو اپنایا جائے گا۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ کا مقام و مرتبہ اپنی جگہ لیکن ان کی بات کی بنا پر رسول اللہ ﷺ کی سنت یا آپ ﷺ کی بات کو ہرگز نہیں چھوڑا جا سکتا۔

امام اوزاعی رحمہ اللہ نے تو یہ بھی فرمایا ہے:

امام اوزاعی رحمہ اللہ شام کے مشہور فقیہ، محدث اور جلیل القدر اتباع تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ کا رفع الیدین سے متعلق قول نقل کرنے کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے انہی کا ایک قول، ایمان میں کمی اور اضافہ کے بارے میں بیان کیا ہے۔ جس سے مقصود یہ ہے کہ اگر احناف امام اوزاعی رحمہ اللہ کا رفع الیدین کے بارے میں قول قابل حجت اور قابل قبول تسلیم کرتے ہیں تو پھر انہیں ایمان میں کمی اور اضافے

---

[1] نیل الفرقدین (مکتبہ حنفیہ گوجرانوالہ)، ص:۲۲.

سے متعلق بھی ان کا قول تسلیم کرنا چاہیے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایمان میں کمی بھی ہوتی ہے اور اضافہ بھی ہوتا ہے۔ جبکہ احناف کا موقف ہے کہ ایمان میں کمی یا اضافہ نہیں ہوتا۔ [1]

راقم الحروف (مترجم) عرض کرتا ہے کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یا عمل ثابت ہو تو اس کے مقابل کسی بھی شخصیت کا قول یا عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو کر رفع الیدین کیا ہے۔ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اور اسی کی دعوت دیتے ہیں اور ہمیشہ دیتے رہیں گے۔ کسی امام کا قول یا عمل اس سنت کے اثبات یا وجود کی نفی کرے تو اس امام کی عزت وتکریم اپنی جگہ، لیکن اس کی بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور سنت کے مقابل قبول نہیں کیا جائے گا۔ بات صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا بھی یہی حکم ہے:

﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾ [النساء:٥٩۔ المائدة:٩٢۔ النور:٥٤]

''اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔''

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا﴾

[الحشر:٧]

''رسول جو تمہیں (حکم) دے، اسے تھام لو، اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔''

---

[1] دیکھئے المبسوط، للسرخسي:٥/ ٣١۔ البحر الرائق شرح كنز الدقائق، لابن نجيم:٨/ ٢٠٥.

حدیث: 89

نماز جنازہ میں رفع الیدین:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عرعرة حَدَّثَنَا جَرِيرُ بنُ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعتُ نَافِعًا قَالَ: كَانَ ابنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، إِذَا كَبَّرَ عَلَى الجَنَازَةِ يرفعُ [1] يَدَيهِ۔

ہمیں محمد بن عرعرہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں جریر بن حازم نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے نافع رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ میں تکبیر کہتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [2]

---

[1] المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "رَفَعَ" ہے۔

[2] صحیح (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں (ش)۔ مصنف ابن أبی شيبة: ٢/ ٤٩١ ح: ١١٣٨٨۔ معرفة السنن والآثار، للبيهقی: ٥/ ٣٠١، ح: ٧٦١٤۔

حدیث: 90

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِاللَّهِ حَدَّثَنَا عَبدُاللَّهِ بنُ إدرِيسَ قَالَ: سَمِعتُ عُبَيدَاللَّهِ ❶ عَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ ❷ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي كُلِّ تَكبِيرَةٍ عَلَى الجَنَازَةِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكعَتَينِ۔

ہمیں علی بن عبداللہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبداللہ بن ادریس نے بیان کیا انہوں نے کہا: میں نے عبیداللہ (بن عمر العمری) سے (روایت) سنی، انہوں نے نافع سے، انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا) کہ آپ رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ، اور (دیگر نمازوں میں) جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❸

---

❶ المکتبہ الظاهرية کے مخطوط، المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "عبداللّٰه" ہے، جبکہ درست: عبیداللّٰه ہے۔ بین السطور "هو العمری" لکھا ہے، لیکن سند میں سہواً "عبیداللّٰه" کی بجائے "عبداللّٰه" لکھا گیا ہے۔ یہ عبیداللہ بن عمر العمری ہیں۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "قَالَ" ہے۔

❸ صحيح (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں (ش)۔ السنن الكبرىٰ، للبيهقي: ٤/ ٧٢، ح: ٦٩٩٣.

حدیث: 91

حَدَّثَنَا ❶ أَحمَدُ بنُ یُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَیرٌ حَدَّثَنَا یَحیَی بنُ سَعِیدٍ أَنَّ نَافِعًا أَخبَرَہُ أَنَّ عَبدَاللّٰہِ بنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ، کَانَ إِذَا صَلَّی عَلَی الجِنَازَۃِ رَفَعَ یَدَیہِ۔

ہمیں احمد بن یونس نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں زہیر نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ نافع نے انہیں بتایا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز جنازہ پڑھتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❷

حدیث: 92

حَدَّثَنَا أَبُوالوَلِیدِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ أَبِی زَائِدَۃَ قَالَ: رَأَیتُ قَیسَ بنَ أَبِی حَازِمٍ کَبَّرَ عَلَی جَنَازَۃٍ فَرَفَعَ یَدَیہِ فِی کُلِّ تَکبِیرَۃٍ۔

ہمیں ابوولید نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عمر بن ابی زائدہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے قیس بن حازم کو دیکھا کہ انہوں نے نماز جنازہ کے لیے تکبیر کہی تو ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا۔ ❸

---

❶ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "حَدَّثَنَا" کی بجائے "قَالَ" ہے۔

❷ صحیح (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں (ش)۔ مصنف ابن أبی شیبة:۲/ ٤٩٩، ح:١١٤٩١ .

❸ صحیح (ز)، حسن (ش)۔ مصنف عبدالرزاق:۳/ ٤٦٨، ح:٦٣٥٩، مصنف ابن أبی شیبة:۲/ ٤٩١، ح:١١٣٨٥ .

حدیث: 93

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ أَبِی بَکرٍ المُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعشَرٍ یُوسُفُ البَرَاءُ حَدَّثَنَا مُوسَی بنِ دِهقَانَ ❶ قَالَ: رَأَیتُ أَبَانَ بنَ عُثمَانَ یُصَلِّی عَلَی الجَنَازَةِ فَکَبَّرَ أَربَعًا ❷ یرفَعُ یَدَیهِ فِی أَوَّلِ التَّکبِیرَةِ۔

ہمیں محمد بن ابی بکر المقدمی نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ابومعشر یوسف البراء نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں موسیٰ بن دہقان نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے ابان بن عثمان کو دیکھا آپ نماز جنازہ ادا کر رہے تھے، آپ نے چار تکبیرات کہیں اور پہلی تکبیر پر رفع الیدین کیا۔ ❸

حدیث: 94

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عَبدِاللّٰهِ وَ إِبرَاهِیمُ بنُ المُنذِرِ قَالَا ❹: حَدَّثَنَا مَعنُ بنُ عِیسَی حَدَّثَنَا أَبُو الغُصنِ قَالَ: رَأَیتُ نَافِعَ بنَ جُبَیرٍ یرفَعُ یَدَیهِ مَعَ ❺

---

❶ مطبع مقبول العام، دارالحدیث، مطبع محمدی اور دارارقم کے نسخہ میں "عَن مُوسی بن دهقان" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "فکبّر أربعا" ساقط ہے۔

❸ ضعیف (ز)۔ حسن (ش)۔ موسیٰ بن دہقان ضعیف راوی ہے۔ دیکھئے: تهذيب الكمال فی اسماء الرجال: ۲۹/ ٦۲، ٦۳.

❹ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "قَالَ" ہے۔

❺ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "مع" کی بجائے "فی" ہے۔

كُلِّ تكبِيرَةٍ عَلَى الجنَازَةِ۔

ہمیں علی بن عبداللہ اور ابراہیم بن منذر، دونوں نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں معن بن عیسیٰ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ابوالغصن نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے نافع بن جبیر کو دیکھا کہ وہ نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے۔ ❶

حدیث: 95

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ المُثَنَّى حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بنُ مُسلِمٍ قَالَ: سَمِعتُ الأَوزَاعِيَّ عَن غَيلَانَ بنِ أَنسٍ قَالَ:رَأَيتُ عُمَرَ بنَ عَبدِالعَزِيزِ يَرفَعُ يَدَيهِ مَعَ كُلِّ تكبِيرَةٍ عَلَى الجنَازَةِ۔ ❷

ہمیں محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ولید بن مسلم نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے اوزاعی سے سنا، انہوں نے غیلان بن انس سے (روایت کیا)، انہوں نے کہا: میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو دیکھا، آپ رحمہ اللہ نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے۔ ❸

---

❶ حسن (ز)۔ حسن (ش)۔اس روایت کے راوی ثقہ اور سند حسن ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارارقم، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "يَعنِي عَلَى الجنَازَةِ" ہے۔اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہ حدیث اصل متن سے سہوا ساقط ہوگئی تھی جس کی وجہ سے اسے بعد میں اسی مقام پر اشارہ دے کر صفحہ کے ایک طرف لکھ دیا گیا ہے۔

❸ ضعیف (ز)۔ تمام راوی ثقہ ہیں (ش)۔ مصنف ابن أبی شیبة:۲/ ٤٩٠، ح:١١٣٨١.

حدیث: 96

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عَبدِاللّٰهِ حَدَّثَنا زَیدُ بنُ حُبَابٍ حَدَّثَنا عَبدُاللّٰهِ بنُ العَلاءِ قَالَ: رَأَیتُ مَکحُولًا صَلَّی عَلَی جَنَازَةٍ وَکَبَّرَ ❶ علیها أَربعًا وَیَرفَعُ یَدَیهِ مَعَ کُلِّ تکبِیرَةٍ۔

ہمیں علی بن عبداللہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں زید بن حباب نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبداللہ بن العلاء نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے مکحول رحمہ اللہ کو دیکھا، آپ رحمہ اللہ نے ایک نماز جنازہ پڑھائی، چار تکبیرات کہیں اور ہر تکبیر کے ساتھ آپ رحمہ اللہ رفع الیدین کرتے تھے۔ ❷

حدیث: 97

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عَبدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو مُصعَبٍ صَالِحُ بنُ عُبَیدٍ قَالَ: رَأَیتُ وَهبَ بنَ مُنَبِّهٍ یَمشِی مَعَ جِنَازَةٍ فَکَبَّرَ أَربعًا یرفَعُ یَدَیهِ مَعَ کُلِّ تَکبِیرَةٍ۔

ہمیں علی بن عبداللہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ابومصعب صالح بن عبید نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے وہب بن منبّہ رحمہ اللہ کو دیکھا، آپ رحمہ اللہ ایک جنازہ میں شریک ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ نے چار تکبیرات کہیں، ہر تکبیر کے ساتھ آپ رحمہ اللہ رفع الیدین کرتے تھے۔ ❸

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دارالحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "یُصَلِّی عَلَی الْجَنَازَةِ یُکَبِّرُ" ہے۔

❷ حسن (ز)۔ حسن (ش)۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

❸ ضعیف (ز)۔ ضعیف (ش)۔ صالح بن عبید کے مجہول ہونے کی وجہ سے سند ضعیف ہے۔ البتہ یہ روایت مفہوم کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حدیث: 98

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بنُ عَبدِاللّٰهِ أَنبَأَنَا ❶ عَبدُالرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا معمرٌ عَنِ الزُّهرِیِّ أَنَّهُ کَانَ یَرفَعُ یَدَیهِ❷ مَعَ کُلِّ تَکبِیرَۃٍ عَلَی الجَنَازَۃِ۔

ہمیں علی بن عبداللہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں عبدالرزاق نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں معمر نے بیان کیا۔ انہوں نے زہری سے (روایت کیا) کہ وہ نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❸

فوائد

. نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اٹھ کر اور تین یا چار رکعتی نماز میں پہلے تشہد سے اٹھ کر رفع الیدین کے ذکر اور اثبات کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے نماز جنازہ میں رفع الیدین کے اثبات کی روایات بھی بیان کر دی ہیں۔ جن سے ایک مقصد یہ ہے رکوع اور سجود والی نماز کی طرح نماز جنازہ میں بھی رفع الیدین کرنا مشروع ہے۔

---

❶ المطبعة الخيرية، دارارقم، مطبع محمدی، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں یہاں "حَدَّثَنَا" ہے۔

❷ دارابن حزم کے نسخہ میں "یَدَیهِ" ساقط ہے۔

❸ صحیح (ز)۔ مصنف عبدالرزاق: ٣/ ٤٦٩، حدیث: ٦٣٥٧.

ثوری رحمہ اللہ اور محمد بن جابر یمامی کی روایات:

قَالَ ❶ وَكِيعٌ عَنْ سُفيَانَ عَنْ حَمَّادٍ سَأَلتُ إِبرَاهِيمَ فَقَالَ: يَرفَعُ يَدَيهِ فِي أَوَّلِ التَّكبِيرَةِ۔ ❷

وکیع نے سفیان (ثوری) سے روایت کیا انہوں نے حماد سے (روایت کیا، انہوں نے کہا) میں نے ابراہیم سے پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: پہلی تکبیر میں ہی (نمازی) رفع الیدین کرے گا۔ ❸

وَخَالَفَهُ مُحَمَّدُ بنُ جَابِرٍ عَن حَمَّادٍ عَن إِبرَاهِيمَ عَن عَلقَمَةَ عَن عَبدِاللّٰهِ أَنَّ أَبَا بَكرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا۔

اس (سفیان ثوری) کے خلاف محمد بن جابر (یمامی) نے حماد (بن ابی سلیمان) سے روایت کیا ہے، انہوں نے ابراہیم (نخعی) سے، انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے سیدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے (روایت کیا)، کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی (صرف

---

❶ المطبعة الخيرية، مطبع محمدی، دار الحدیث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "وَ قَالَ" ہے۔

❷ المطبعة الخيرية، دار الحدیث، مطبع محمدی، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "مَعَ أَوَّلِ تكبِيْرَةٍ" ہے۔

❸ ضعيف (ز)۔ یہ سند معلق ہے (ش)۔ مصنف عبدالرزاق: ۲/ ۷۱، حدیث: ۲۵۳۵.

تکبیر اولیٰ پر رفع الیدین کرتے تھے)۔ ❶

امام بخاری رحمہ اللہ کی وضاحت:

قَالَ الْبُخَارِیُّ: وَحَدِیثُ الثَّوْرِیِّ أَصَحُّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔ مَعَ أَنَّهُ قَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ ❷ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ أَنَّهُ رَفَعَ یَدَیْهِ۔ ❸

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: (سفیان) ثوری کی حدیث (محمد بن جابر کی روایت کی نسبت) اہل علم کے ہاں زیادہ صحیح ہے۔ باوجود اس کے کہ (محمد بن جابر کی روایت کے مقابل) بہت سی اسناد کے ساتھ مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

جابر یمامی کی روایت سوچ سمجھ کر پیش کریں:

سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا رفع الیدین کرنا صحیح روایات سے ثابت شدہ ہے

❶ ضعیف (ز)۔ سنن الدارقطنی، ۲/ ۵۲، ح، ۱۱۳۳۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۱۱۳، ح، ۲۵۳۴۔ محمد بن جابر کی اس روایت کو بیان کرنے کے بعد امام دارقطنی اور امام بیہقی رحمہما اللہ نے واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ اس حدیث کو صرف محمد بن جابر نے بیان کیا ہے جو ضعیف ہے۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے: نقد المنقول والمحك المميز بين المردود والمقبول، ص، ۱۲۸۔ اس روایت سے متعلق مزید تفصیلات کے لیے دیکھئے: راقم الحروف کی تالیف ''نماز کا حسن، رفع الیدین''۔

❷ مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''رَوَی عُمَرُ'' ہے۔

❸ المطبعة الخیریة، مطبع محمدی، دارالحدیث اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں ''یَدَیْه'' ساقط ہے۔

جس کا بیان گزر چکا ہے۔ البتہ ان دونوں اصحاب کے بارے میں جابر یمامی کی روایت کردہ حدیث بیان کرنا سراسر غلط، حماقت اور جہالت ہے۔ کیونکہ یہ شخص نہایت جھوٹا، شدید ضعیف، مجروح، منکر راوی بلکہ کافر تھا۔ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جابر جعفی کافر تھا، اللہ تعالیٰ سے کفر کا مرتکب تھا۔ [1]

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن جابر کی روایت وہی شخص بیان (پیش) کرے گا جو اس (محمد بن جابر) سے بھی برا ہوگا۔ [2] سب سے بڑھ کر یہ کہ اس شخص نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ جیسے عظیم الشان اور عظیم المرتبت انسان پر چوری کی تہمت لگائی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے میرے ہاں سے حماد بن ابی سلیمان کی کتابیں چوری کی تھیں۔ [نعوذ باللہ] [3]

اب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی عزت کا فیصلہ ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو محمد بن جابر کو صحیح ثقہ اور سچا راوی تسلیم کر کے اس کی روایت کو رفع الیدین کی نفی میں بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ اگر اسے ثقہ اور سچا تسلیم کرتے ہیں تو امام صاحب کے بارے کیا تصور قائم کریں گے؟ (نعوذ باللہ من ذلک)

ہم تو امام صاحب رحمہ اللہ جیسے رفیع المرتبت انسان کے بارے ایسا ہرگز نہیں کہہ سکتے، کہنا تو درکنار ایسا سوچنا بھی ہمارا ضمیر گوارہ نہیں کرسکتا۔ ہمارا موقف تو یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ انتہائی نیک سیرت، زہد وورع کا پیکر، تقوی شعار شخصیت، خداخوفی رکھنے والے، امانتدار، راست گو، شب زندہ دار عابد اور بلند پایہ عدیم المثال امام اور فقیہ تھے۔ اللہ تعالیٰ جنتوں میں ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

---

[1] الخلافیات ، للبیهقی: ٢/ ٤٣٣ .

[2] التحقیق فی أحادیث الخلاف ، لابن الجوزی ، ١/ ٣٣٥ .

[3] الجرح و التعدیل للرازي ، ٨/ ٤٥٠ ، ترجمہ نمبر: ٢٠٦٢ .

اگرچہ محمد بن جابر کی روایت کے مقابلے میں پیش کرنے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا رفع الیدین ثابت کرنے کے لیے ایسی روایات موجود ہیں کہ جن میں مذکور ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ لیکن امام بخاری رحمہ اللہ نے ان روایات کو مکمل ذکر کرنے کی بجائے صرف ان کی طرف اشارہ کر دیا ہے اور محمد بن جابر اور سفیان ثوری کی روایتوں کا تقابل کیا ہے کہ ان دونوں میں سے سفیان ثوری کی روایت صحیح ہے جبکہ محمد بن جابر کی روایت صحیح نہیں ہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع الیدین کرنا بیان کیا ہے تو یہ کسی صورت ممکن ہی نہیں، بلکہ یہ خیال کرنا بھی ایمان کے لیے نقصان دہ ہے کہ ''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل جانتے ہوئے بھی اس پر عمل نہیں کیا۔''

متعدد ائمہ کرام رحمہم اللہ کا رفع الیدین کرنا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ يَحيَى قَالَ عَلِيٌّ: مَا رَأَيتُ أَحَدًا مِن مَشيَخَتِنَا ❶ إِلَّا يَرفَعُ يَدَيهِ فِي الصَّلَاةِ۔ قَالَ البُخَارِيُّ: قُلتُ لَهُ: سُفيَانُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ؟ قَالَ: نَعَم۔

قَالَ البُخَارِيُّ: قَالَ أَحمَدُ بنُ حَنبَلٍ: رَأَيتُ مُعتَمِرًا وَيَحيَى بنَ سَعِيدٍ وَعَبدَالرَّحمٰنِ ❷ وَ إِسمَاعِيلَ: يَرفَعُونَ أَيدِيَهُم عِندَ الرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعُوا رُءُوسَهُم۔

ہمیں محمد بن یحییٰ نے بیان کیا کہ علی (بن المدینی) نے فرمایا: میں نے اپنے ہر استاذ کو نماز میں رفع الیدین کرتے دیکھا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ان (علی بن مدینی) سے کہا: سفیان (بن عیینہ) بھی رفع الیدین کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ ❸

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا: میں نے معتمر، یحییٰ بن سعید،

---

❶ المطبعة الخيرية، دار الحديث، دارارقم اور مطبع مقبول العام کے نسخہ میں "مَشَائِخِنَا" ہے۔ مطبع محمدی کے نسخہ میں "مَشيَخِنَا" ہے، جبکہ حاشیہ میں "مَشَائِخِنَا" بھی مذکور ہے۔

❷ مكتبة الظاهرية کے مخطوطہ میں یہاں "وَيَحيَى" مذکور ہے، جو کہ تکرار اور خطا ہے۔

❸ امام ترمذی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [سنن الترمذي، أبواب الصلاة، باب رفع اليدين عند الركوع، حديث، ٢٥٦]

عبدالرحمن اور اسماعیل رحمہ اللہ کو دیکھا، وہ تمام رکوع کے وقت اور جب (رکوع سے) سر اٹھاتے، تو رفع الیدین کرتے تھے۔ ❶

حدیث: 101

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عَبدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا ابنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الأَشعَثِ قَالَ: كَانَ الحَسَنُ يَرفَعُ يَدَيهِ فِي كُلِّ تَكبِيرَةٍ عَلَى الجَنَازَةِ۔

ہمیں علی بن عبداللہ (المدینی) نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں ابن ابی عدی نے بیان کیا، انہوں نے اشعث سے (روایت کیا)، انہوں نے کہا: حسن (بصری) نماز جنازہ میں ہر تکبیر پر رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ ❷

تَمَّ الْجُزءُ...... وَالْحَمدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَصَلاتُه وَسَلامُهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّد وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَابِعِيهِ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَومِ الدِّينِ۔

جزء (رفع الیدین) مکمل ہوا۔ ہر تعریف صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ اور اس کی رحمت، اس کی سلامتی سیدنا محمد (رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے اصحاب اور قیامت تک (آنے والے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں پر ہوں۔

مِنْ نُسْخَةٍ نُقِلَتْ مِن خَطِّ الحَافِظ ابنِ حَجَرالعَسقَلانِی۔ قَالَ: رَأَيتُ فِی آخِرِه مَا صُورَتُه۔ عَلَّقَهُ لِنفسِه أَبُوالفَضل أحمَد بنُ عَلی بنِ مُحَمَّد الشَّافِعی العَسقَلانِی الشَّهِير بابنِ حَجَر رَحِمَهُ اللّٰهُ

---

❶ صحیح (ز)۔ صحیح (ش)۔ التمهيد لما فی الموطأ من المعانی والأسانيد، لابن عبدالبر: ٩/ ٢١٧ .

❷ صحیح (ز)۔ صحیح (ش).

تَعالیٰ۔آمِین۔

یہ (نسخہ) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے خط (مخطوط / لکھے ہوئے) نسخہ سے منقول ہے۔ (نقل کرنے والے نے) کہا: میں نے اس (نسخہ) کے آخر میں یہ لکھا ہوا دیکھا ہے: اس (نسخہ) پر تعلیقات؛ ابوالفضل احمد بن علی بن محمد الشافعی العسقلانی المعروف: ابن الحجر رحمہ اللہ نے اپنے لیے رقم کی تھیں۔ یا اللہ قبول فرما۔ آمین۔

......الحمدلله العليم بذات الصدور......

مؤرخہ یکم اپریل 2018 بوقت: 10:00 رات

﴿جزء رفع الیدین، للبخاری﴾ اردو ترجمہ کا پہلا ایڈیشن

اور 8 جولائی 2019، بروز سوموار، بوقت: 09:18 دن

کو دوسرا ایڈیشن، تقابل، فوائد اور دیگر علمی و ضروری ابحاث کے اضافہ کے ساتھ مکمل ہوا۔

[امان اللہ عاصم]

مراجع ومصادر

١ ـ قرآن مجید (منزل من اللّٰه)

٢ـ الجامع لأحكام القرآن (تفسير القرطبى): محمد بن أحمد القرطبى۔ تحقيق:أحمد البردونى وإبراهيم أطفيش۔ دار الكتب المصرية القاهرة

٣ـ تنوير المقباس تفسير ابن عباس: أبو طاهر محمد بن يعقوب الفيروزآبادی۔ مطبوعه قديمى كتب خانه كراچى

٤ ـ تنوير المقباس من تفسير ابن عباس:جمعه:أبو طاهر محمد بن يعقوب الفيروزآبادی۔ قديمه كتب خانه كراچی۔ دار الكتب العلمية بيروت

٥ ـ الإتقان فى علوم القرآن:جلال الدين السيوطيتحقيق: محمد أبوالفضل إبراهيم۔ الهيئة المصرية العامة للكتاب

٦ ـ صحيح البخارى:محمدبن إسماعيل البخاري ـتحقيق:محمد زهير بن ناصر الناصر۔ ترقيم:محمد فؤاد عبد الباقى ـدارطوق النجاة

٧ـ صحيح مسلم: مسلم بن الحجاج القشيرى۔ تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى۔ دار إحياء التراث العربى بيروت

٨ـ سنن أبى داود:أبو داود سليمان بن الأشعث السِّجِستانى۔ تحقيق: محمد محيى الدين عبدالحميد ـالمكتبة العصرية صيدا بيروت

٩ـ سنن الترمذى: ابوعيسىٰ محمد بن عيسى الترمذى۔ تحقيق: أحمد محمد شاكر۔ الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى مصر۔

١٠ ـ سنن النسائى(المجتبى من السنن):أبو عبدالرحمن أحمد بن شعيب النسائى۔ تحقيق:عبد الفتاح أبو غدة ـمكتب المطبوعات الإسلامية حلب

١١ ـ سنن ابن ماجة:ابن ماجة أبوعبداللّٰه محمدبن يزيدالقزوينى۔ تحقيق:

محمد فؤاد عبدالباقی-دارإحیاء الکتب العربیة فیصل عیسی البابی الحلبی
١٢-موطأ مالك، بروایة محمدبن الحسن(موطأ امام محمد):مالك بن أنس المدنی-تحقیق:عبدالوهاب عبداللطیف-المکتبة العلمیة بیروت
١٣- سنن الدارقطنی:أبو الحسن علی بن عمر الدارقطنی-تحقیق:شعیب الارنؤوط- مؤسسة الرسالة بیروت لبنان
١٤- السنن الکبری للبیهقي: أحمد بن الحسین أبوبکر البیهقی- تحقیق: محمد عبد القادر عطا-دارالکتب العلمیة بیروت
١٥- معرفة السنن والآثار:أحمد بن الحسین أبو بکر البیهقی-تحقیق: عبدالمعطی أمین قلعجی-جامعة الدراسات الإسلامیة کراتشی باکستان
١٦- مسند الإمام أحمد بن حنبل:أبو عبد الله أحمد بن حنبل- تحقیق: شعیب الأرنؤوط و عادل مرشد وآخرون-مؤسسة الرسالة بیروت
١٧- مسند الإمام أحمد بن حنبل: أحمد بن حنبل-مؤسسة قرطبة القاهرة- عدد الأجزاء:٦- الأحادیث مذیلة بأحکام شعیب الأرنؤوط علیها
١٨- مسند الحمیدی: أبو بکر عبد الله بن الزبیر الحمیدی- تحقیق: حسن سلیم أسد الدَّارَانیّ-دارالسقا دمشق سوریا
١٩- مسند الحمیدی: عبدالله بن الزبیر أبو بکر الحمیدی- دارالکتب العلمیة، مکتبة المتنبی بیروت، القاهرة- تحقیق : حبیب الرحمن الأعظمی
٢٠- مسند الحمیدی: أبو بکرعبد الله بن الزبیر الحمیدی- تحقیق: حبیب الرحمن الاعظمی- الناشر: عالم الکتب بیروت
٢١- مسند الحمیدی: عبدالله بن الزبیر الحمیدی، مراجعت: خالد سلفی- الناشر: اهل حدیث ٹرسٹ کراچی و إحیاء السنة گهرجاکھ گوجرانوالا
٢٢- مسندأبی عوانة:أبو عوانة یعقوب بن إسحاق- تحقیق:أیمن بن عارف الدمشقی-دارالمعرفة بیروت-الطبعةالأولی
٢٣- المسنَد الصَّحیح المُخَرّج عَلی صَحِیح مُسلم(مسند ابی عوانه):

أبوعَوانة يَعقُوب بن إسحَاق الإسفرَايينيّ ـ الناشر: الجَامِعَة الإسلاميَّة المدينة المنورة ـ الطبعة الأولى، ١٤٣٥ ه، ٢٠١٤ م

٢٤ ـ مسند أبي يعلى: أبو يعلى أحمد بن على الموصلى ـ تحقيق: حسين سليم أسد ـ دار المأمون للتراث دمشق

٢٥ ـ مسند إسحاق بن راهويه: إسحاق بن إبراهيم المعروف بابن راهويه ـ تحقيق: عبد الغفور البلوشي ـ الناشر: مكتبة الإيمان المدينة المنورة

٢٦ ـ مسند أبي داود الطيالسي: أبو داود سليمان بن داود الطيالسي ـ تحقيق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي ـ الناشر: دار هجر مصر

٢٧ ـ مسند ابن الجعد، المؤلف: على بن الجَعد بن عبيد الجَوهَرى البغدادى ـ تحقيق: عامر أحمد حيدر ـ الناشر: مؤسسة نادر بيروت

٢٨ ـ مسند الفاروق: ابن كثير القرشي الدمشقي ـ تحقيق: عبدالمعطى قلعجى ـ دار الوفاء المنصورة

٢٩ ـ مسند السراج: محمد بن إسحاق الخراساني معروف بالسَّرَّاج ـ تحقيق و تعليق: إرشاد الحق الأثري ـ إدارة العلوم الأثرية فيصل آباد باكستان

٣٠ ـ بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث: أبو محمد الحارث بن محمد التميمي البغدادى ـ مركز خدمة السنة والسيرة النبوية المدينة المنورة

٣١ ـ شرح معاني الآثار: أبو جعفر الطحاوى ـ تحقيق: محمد زهرى النجار محمد سيد جاد الحق ـ عالم الكتب

٣٢ ـ شرح مسند أبي حنيفة: على بن سلطان نور الدين الملا القارى ـ المحقق: خليل محيى الدين الميس ـ الناشر: دار الكتب العلمية بيروت

٣٣ ـ مصنف ابن ابي شيبة: أبو بكر بن أبي شيبة ـ تحقيق: كمال يوسف الحوت ـ مكتبة الرشد الرياض

٣٤ ـ المصنف، لعبدالرزاق: أبوبكر عبدالرزاق بن همام ـ تحقيق: حبيب الرحمن الأعظمي ـ المكتب الإسلامي بيروت

٣٥ـ معجم ابن الأعرابی: أبوسعید بن الأعرابی الصوفی۔تحقیق: عبدالمحسن بن إبراهیم الحسینی۔ الناشر: دارابن الجوزی المملکة العربیة السعودیة
٣٦ـ المعجم الکبیر:ابوالقاسم سلیمان بن أحمد الطبرانی۔ تحقیق:حمدی بن عبدالمجید السلفی۔مکتبة ابن تیمیة القاهرة
٣٧ـ المعجم الأوسط: سلیمان بن أحمد أبو القاسم الطبرانی۔ المحقق: طارق بن عوض الله بن محمد۔ الناشر: دار الحرمین القاهرة
٣٨ـ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان:محمدبن حبان أبو حاتم البُستی۔ تحقیق:شعیب الأرنؤوط۔مؤسسة الرسالة بیروت
٣٩ـ صحیح ابن خزیمة:أبو بکر محمد بن إسحاق بن خزیمة۔ تحقیق: الدکتور محمد مصطفی الأعظمی۔ الناشر: المکتب الإسلامی بیروت
٤٠ـ حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء: أبو نعیم أحمد بن عبد الله الأصبهانی۔ الناشر: السعادة بجوار محافظة مصر
٤١ـ الآثار لمحمد بن الحسن۔ الامام محمد بن الحسن الشیبانی۔ المحقق: أبو الوفا الأفغانی۔ دارالنشر: دارالکتب العلمیة بیروت
٤٢ـ الخلافیات بین الامامین الشافعی وأبی حنیفة ، للبیهقی:تحقیق ، محمود عبدالفتاح النحال۔ الناشر: الروضة للنشر ولتوضیع القاهرة
٤٣ـ فتح الباری شرح صحیح البخاری: أحمد بن علی بن حجر أبو الفضل العسقلانی۔الناشر: دار المعرفة بیروت۔ترقیم: محمد فؤاد عبد الباقی
٤٤ـ فیض الباری علی صحیح البخاری:أمالی محمد أنور شاه الکشمیری الدیوبندی۔ تحقیق:محمد بدرعالم المیرتهی۔ دارالکتب العلمیة بیروت
٤٥ـ عمدة القاری شرح صحیح البخاری: أبو محمد محمود بن أحمد الحنفی بدر الدین العینی۔ الناشر: دار إحیاء التراث العربی بیروت
٤٦ـ المنهاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج (شرح النووی):یحیی بن

شرف النووی۔دار إحیاء التراث العربی بیروت
٤٧۔ عون المعبود شرح سنن أبی داود: أبوالطیب شمس الحق العظیم آبادی ، منسوب الی أخ له شرف الحق العظیم آبادی۔ الناشر: دار الکتب العلمیة بیروت
٤٨۔ بذل المجهود حل ابی داؤد، خلیل احمد سهارنپوری۔ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت
٤٩۔ شرح سنن أبی داود، للعینی:أبومحمد محمود بن أحمد الحنفی العینی۔ المحقق: أبوالمنذرخالد المصری۔الناشر: مکتبة الرشد الریاض
٥٠۔ تحفة الأحوذی بشرح جامع الترمذی:أبو العلا محمد عبد الرحمن بن عبد الرحیم المبارکفوری۔ الناشر: دار الکتب العلمیة بیروت
٥١۔النفح الشذی شرح جامع الترمذی:ابن سید الناس۔ تحقیق: أبوجابر الأنصاری۔ دارالصمیعی الریاض المملکة العربیة السعودیة
٥٢۔ العرف الشذی شرح سنن الترمذی:محمد أنور شاه الکشمیری الهندی۔ تصحیح: الشیخ محمود شاکر۔دار التراث العربی بیروت
٥٣۔ شرح سنن ابن ماجه ، الإعلام بسنته علیه السلام ، للمغلطائی۔ أبو عبد الله علاؤ الدین مغلطائی بن قلیج المصری الحنفی۔ المحقق: کامل عویضة۔الناشر: مکتبة نزار مصطفی الباز المملکة العربیة السعودیة
٥٤۔ حاشیة السندی علی النسائی: نورالدین أبوالحسن السندی الحنفی۔ تحقیق : عبدالفتاح أبوغدة۔ مکتب المطبوعات الإسلامیة حلب
٥٥۔ شرح الزرقانی علی موطأ الإمام مالك: محمد بن عبد الباقی الزرقانی۔ تحقیق: طه عبد الرؤوف سعد۔مکتبة الثقافة الدینیة القاهرة
٥٦۔ التمهید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید:ابن عبدالبر۔ تحقیق: مصطفی العلوی۔ وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیة المغرب
٥٧۔ الاستذکار شرح موطأ مالك: أبوعمر ابن عبدالبر۔ تحقیق:سالم محمد

عطامحمد على معوض-دارالكتب العلمية بيروت
٥٨- مصباح الزجاجة فى زوائد ابن ماجة: أبو العباس شهاب الدين البوصيرى- المحقق:محمد المنتقى الكشناوى- دار العربية بيروت
٥٩- مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح:عبيدالله المباركفورى- إدارة البحوث العلمية والدعوة والإفتاء الجامعة السلفية بنارس الهند
٦٠- مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح- على بن سلطان محمد أبو الحسن نور الدين الملا الهروى القارى- الناشر: دار الفكر بيروت
٦١- الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار: محمد بن على الحِصنى المعروف بعلاء الدين الحصكفى الحنفى-دار الكتب العلمية
٦٢- رد المحتار على الدر المختار: ابن عابدين محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقى الحنفى- الناشر: دار الفكربيروت
٦٣- الحجة على أهل المدينة: أبوعبد الله محمد بن الحسن بن فرقد الشيبانى- المحقق: مهدى حسن الكيلانى القادرى- عالم الكتب بيروت
٦٤- المبسوط- محمد بن أحمد السرخسى-دار المعرفة بيروت
٦٥- اللباب فى الجمع بين السنة والكتاب: جمال الدين الخزرجى المنبجى-المحقق: د- محمد فضل عبد العزيز المراد- دار القلم سوريا
٦٦- نصب الراية لأحاديث الهداية:أبو محمد عبد الله بن يوسف الزيلعى- تقديم: محمد يوسف البَنُورى- الناشر: مؤسسة الريان بيروت
٦٧- الدراية فى تخريج احاديث الهداية: أبو الفضل ابن حجر العسقلانى- المحقق: السيد عبد الله هاشم اليمانى المدنى- دارالمعرفة بيروت
٦٨- التلخيص الحبير فى تخريج أحاديث الرافعى الكبير:أبو الفضل ابن حجر العسقلانى- الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
٦٩- البدر المنير فى تخريج الأحاديث والأثار الواقعة فى الشرح الكبير: ابن الملقن سراج الدين المصرى- الناشر: دار الهجرة الرياض

٧٠ـ تنقيح التحقيق فى أحاديث التعليق ، للذهبى: شمس الدين محمد بن أحمد الذهبى ـ المحقق : مصطفى أبو الغيط ـ الناشر: دار الوطن الرياض
٧١ـ أحاديث مختارة من موضوعات الجوزقانى وابن الجوزى ، للذهبى: المحقق: عبد الرحمن بن عبد الجبار الفريوائى ـ مكتبة الدار المدينة المنورة
٧٢ـ نقد المنقول والمحك المميز بين المردود والمقبول: ابن القيم ـ تحقيق: حسن السماعى سويدان ـ دار القادرى بيروت
٧٣ـ المنار المنيف فى الصحيح والضعيف :ابن القيم ـ تحقيق: عبدالفتاح أبوغدة ـ دارالسلام القاهرة مصر ـ الطبعة الثانية عشرة
٧٤ـ المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية ، لابن حجر: أبو الفضل ابن حجر العسقلانى ـ الناشر: دار العاصمة دار الغيث السعودية
٧٥ـ التحقيق فى أحاديث الخلاف: أبوالفرج عبد الرحمن بن على بن محمد الجوزى ـ تحقيق: مسعد عبدالحميد ـ دارالكتب العلمية بيروت
٧٦ـ الشريعة:أبو بكر محمد بن الحسين بن عبد الله الآجُرِّيُّ البغدادى ـ المحقق: الدكتور عبد الله الدميجى ـ دار الوطن الرياض السعودية
٧٧ـ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة ، أبو القاسم هبة الله بن الحسن اللالكائى ـ تحقيق: أحمد بن سعد الغامدى ـ دارطيبة السعودية
٧٨ـ السنة ، برواية عبداللّٰه بن احمد: أبو عبد الله أحمد بن حنبل ـ المحقق: د ـ محمد سعيد سالم القحطانى ـ الناشر: دار ابن القيم الدمام
٧٩ـ السنة ، أبو بكر أحمد بن محمد الخَلَّال البغدادى الحنبلى ـ المحقق: د ـ عطية الزهرانى ـ الناشر: دار الراية الرياض
٨٠ـ السنة ، أبو بكر بن أبى عاصم الشيبانى ـ المحقق: محمد ناصر الدين الألبانى ـ الناشر: المكتب الإسلامى بيروت
٨١ـ إيقاظ همم أولى الأبصار للاقتداء بسيد المهاجرين والأنصار:صالح بن محمدالعَمرى الفُلَّانى ـ الناشر: دارالمعرفُ بيروت

٨٢ـ الكنز المدفون والفلك المشحون، منسوب الى الامام السيوطى، مصطفى البابى الحلبى مصر، مكتبة احياء العلوم العربية فيصل آباد باكستان
٨٣ـ مخطوطة، (جزء رفع اليدين، للبخارى) مكتبة الظاهرية
٨٤ـ قرة العينين برفع اليدين فى الصلاة ـ (جزء رفع اليدين، للبخارى) الناشر: المطبعة الخيرية مصر
٨٥ـ قرة العينين برفع اليدين فى الصلاة ـ (جزء رفع اليدين، للبخارى) تحقيق: احمد الشريف ـ الناشر: دارالارقم كويت
٨٦ـ رفع اليدين فى الصلاة (جزء رفع اليدين، للبخارى)ـ الناشر: عبدالتواب الملتانى ـ الطابع: مطبعة مقبول عام لاهور
٨٧ـ جلاء العينين بتخريج روايات البخارى فى جزء رفع اليدين ـ بتخريج: العلامه، الشيخ بديع الدين راشدى ـ الناشر: دارابن حزم بيروت
٨٨ـ جزء رفع اليدين، للبخارى: بتحقيق: الشيخ فيض الرحمن الثورى ـ الناشر: جمعية طلبة دارالحديث المحمدية جلال پور پير والا ملتان
٨٩ـ جزء رفع اليدين: المطبوع من، مطبع محمدى لاهور
٩٠ـ رفع اليدين فى الصلاة، لابن القيم ـ دارعالم الفوائد، مكة المكرمة
٩١ـ نيل الفرقدين فى مسئلة رفع اليدين: محمد انور شاه كشميرى، مطبوعه مكتبة حنفية گوجرانوالا، و المجلس العلمى دهلى
٩٢ـ تنقيح التحقيق فى أحاديث التعليق، للذهبى ـ دارالوطن للنشر الرياض
٩٣ـ المدونة، لامام مالك: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحى المدنى ـ الناشر: دار الكتب العلمية
٩٤ـ المجموع شرح المهذب، للنووى: أبو زكريا محيى الدين يحيى بن شرف النووى ـ الناشر: دار الفكر بيروت
٩٥ـ فتح المغيث بشرح الفية الحديث، للسخاوى: أبو الخير محمد بن عبد الرحمن السخاوى ـ المحقق: على حسين على ـ مكتبة السنة مصر

٩٦ـ المبسوط ، للسرخسي: محمد بن أحمد بن أبي سهل شمس الائمة السرخسي ـ الناشر: دار المعرفة بيروت
٩٧ـ البحر الرائق شرح كنز الدقائق: زين الدين بن إبراهيم بن محمد المعروف بابن نجيم المصري ـ الناشر: دار الكتاب الإسلامي
٩٨ـ الهداية في شرح بداية المبتدي:أبو الحسن برهان الدين علي بن أبي بكر المرغيناني ـ المحقق: طلال يوسف ـ دار احياء التراث العربي بيروت
٩٩ـ العناية شرح الهداية ، للبابرتي: محمد بن محمد بن محمود أكمل الدين أبو عبد الله البابرتي ـ الناشر: دار الفكر بيروت
١٠٠ـ نورالانوار مع شرح قمر الاقمار ، لملا جيون الحنفي ـ مطبوعه مكتبه رحمانيه لاهور باكستان (طبع قديم)
١٠١ـ نورالأنوار ، لملا جيون حنفي ـ مطبوعه مكتبة البشرىٰ كراچي
١٠٢ـ مسائل الإمام أحمد رواية أبي داود السجستاني: تحقيق:أبو معاذ طارق بن عوض الله بن محمد ـ مكتبة ابن تيمية مصر
١٠٣ـ سفر السعادة: محمد بن يعقوب فيروزآبادي(المتوفى:٧٢٦) الناشر: المكتبة العصرية بيروت
١٠٤ـ نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر ، لابن حجر: المحقق: عبد الله بن ضيف الله الرحيلي ـ مطبعة سفير بالرياض
١٠٥ـ الاعتبار في الناسخ والمنسوخ من الآثار:محمد بن موسى الحازمي الهمداني ـدائرة المعارف العثمانية حيدر آباد الدكن
١٠٦ـ الكفاية في علم الرواية: أبو بكر أحمد بن علي الخطيب البغدادي ـ المحقق:أبو عبدالله السورقي ـالناشر: المكتبة العلمية المدينة المنورة
١٠٧ـ النبذة الكافية في أحكام أصول الدين النبذ في أصول الفقه:ابن حزم الأندلسي ـ المحقق: محمد أحمد عبد العزيز ـ دار الكتب العلمية بيروت
١٠٨ـ العلل ومعرفة الرجال ، لاحمد بن حنبل: أبو عبد الله أحمد بن حنبل

الشيباني۔ المحقق:وصى الله بن محمد عباس۔ الناشر:دارالخانى الرياض
۱۰۹۔ العلل، لابن أبى حاتم: أبو محمد عبد الرحمن بن محمد الرازى ابن أبى حاتم۔ الناشر: مطابع الحميضى
۱۱۰۔ موسوعة أقوال الإمام أحمد بن حنبل فى رجال الحديث وعلله، جمع و ترتيب: السيد أبو المعاطى النورى۔ عالم الكتب
۱۱۱۔ موسوعة أقوال أبى الحسن الدارقطنى فى رجال الحديث وعِلَلِه۔تأليف: مجموعة من المؤلفين۔ عالم الكتب بيروت
۱۱۲۔ المحدث الفاصل بين الراوى والواعى: حسن بن عبد الرحمن بن خلاد الرامهرمزى۔ المحقق: د۔ محمد عجاج۔دارالفكر بيروت
۱۱۳۔ تهذيب الاسماء واللغات، للنووى: أبو زكريا محيى الدين يحيى بن شرف النووى ۔ الناشر:دارالكتب العلمية بيروت
۱۱٤۔ الإصابة فى تمييز الصحابة:ابن حجر العسقلانى۔ تحقيق:عادل أحمد عبدالموجود وعلى محمد معوض۔دارالكتب العلمية بيروت
۱۱۵۔ الاستيعاب فى معرفة الأصحاب: أبوعمر يوسف بن عبد الله، (ابن عبد البر)۔ المحقق: على محمد البجاوى۔ دار الجيل بيروت
۱۱٦۔أسد الغابة فى معرفة الصحابة: أبو الحسن على بن أبى الكرم المعروف بابن الاثير۔ المحقق: على محمد معوض۔ دار الكتب العلمية
۱۱۷۔ معجم الصحابة، لأبى القاسم البغوى:أبو القاسم عبد الله بن محمد البغوى۔ المحقق : محمد الأمين بن محمد۔مكتبة دار البيان الكويت
۱۱۸۔ فضائل الصحابة، لابن حنبل۔ تحقيق:وصى اللّٰه۔ مؤسسة الرسالة
۱۱۹۔ إعلام الموقعين عن رب العالمين۔ ابن القيم الجوزية۔ تحقيق: محمد عبد السلام إبراهيم۔ دار الكتب العلمية بيروت
۱۲۰۔ تذكرة الموضوعات: محمد طاهر بن على الصديقى الهندى الفَتَّنِى۔ الناشر: إدارة الطباعة المنيرية

١٢١ ـ الثقات، لابن حبان: محمد بن حبان التميمی أبو حاتم الدارمی البُستی ـ الناشر: دائرة المعارف العثمانية بحيدر آباد الدكن الهند
١٢٢ ـ الإكمال فی رفع الارتياب عن المؤتلف والمختلف فی الأسماء والكنی و الأنساب: علی بن هبة اللّٰه ابن ماكولا ـ دار الكتب العلمية بيروت
١٢٣ ـ الضعفاء الكبير، للعقيلی: أبو جعفر محمد بن عمرو العقيلی المكی ـ المحقق: عبد المعطی أمين قلعجی ـ دار المكتبة العلمية بيروت
١٢٤ ـ كتاب المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، لابن حبان البُستی ـ المحقق: محمود إبراهيم زايد ـ الناشر: دار الوعی حلب
١٢٥ ـ الضعفاء والمتروكون: أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائی ـ المحقق: محمود إبراهيم زايد ـ الناشر: دار الوعی حلب
١٢٦ ـ الضعفاء والمتروكون: جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی ـ المحقق: عبد اللّٰه القاضی ـ دار الكتب العلمية بيروت
١٢٧ ـ الكامل فی ضعفاء الرجال، لابن عدی: أبو أحمد بن عدی الجرجانی ـ تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود ـ الكتب العلمية بيروت
١٢٨ ـ تهذيب الكمال فی أسماء الرجال، للمزی: أبو الحجاج جمال الدين المزی ـ تحقيق: دكتور بشار عواد معروف ـ مؤسسة الرسالة بيروت
١٢٩ ـ تهذيب التهذيب: ابن حجر العسقلانی ـ دائرة المعارف النظامية الهند
١٣٠ ـ تذكرة الحفاظ، للذهبی: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايماز الذهبی ـ الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
١٣١ ـ الكاشف فی معرفة من له رواية فی الكتب الستة، للذهبی: محمد بن أحمد الذهبی ـ دار القبلة للثقافة الإسلامية، مؤسسة علوم القرآن جدة
١٣٢ ـ سير اعلام النبلاء، للذهبی: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايماز الذهبی ـ مؤسسة الرسالة بيروت
١٣٣ ـ ميزان الاعتدال فی نقد الرجال: شمس الدين الذهبی ـ تحقيق: علی

محمد البجاوی۔ دارالمعرفة للطباعة والنشر بيروت
۱۳٤ ـ التاريخ الكبير: محمد بن إسماعيل البخاری۔ دائرة المعارف العثمانية حيدرآباد الدكن۔ طبع تحت مراقبة: محمد عبدالمعيد خان
۱۳۵ ـ تاريخ دمشق، لابن عساكر: أبو القاسم على بن الحسن المعروف بابن عساكر۔ المحقق: عمرو بن غرامة العمروی۔الناشر:دارالفكر بيروت
۱۳٦ ـ تاريخ بغداد، للخطيب البغدادی: أبو بكر أحمد بن على الخطيب البغدادی۔ الناشر: دار الكتب العلمية بيروت
۱۳۷ ـ الأعلام، خير الدين بن محمود بن محمد بن على بن فارس الزركلى الدمشقى۔ الناشر: دار العلم للملايين
۱۳۸ ـ طبقات الشافعية الكبرى:عبد الوهاب بن تقى الدين السبكى۔ تحقيق: دكتور محمود محمد الطناحى۔ هجر للطباعة والنشر والتوزيع
۱۳۹ ـ طبقات الحنابلة، لابن أبى يعلى: أبو الحسين ابن أبى يعلى محمد بن محمد۔ المحقق: محمد حامد الفقى۔ الناشر: دار المعرفة بيروت
۱٤۰ ـ الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير، للجوزقانی: الحسين بن إبراهيم بن الحسين الجورقانی۔ تحقيق وتعليق: الدكتور عبد الرحمن بن عبد الجبار الفريوائی۔ الناشر: دار الصميعى للنشر والتوزيع الرياض
۱٤۱ ـ إتحاف المهرة بفوائد المبتكرة من أطراف العشرة: أحمد بن حجر العسقلانی۔ الناشر:مجمع الملك فهدلطباعةالمصحف الشريف بالمدينة
۱٤۲ ـاخبار الفقهاء والمحدثين، منسوب الى: محمد بن حارث قيروانى
۱٤۳ ـ معجم البلدان، لياقوت الحموی: شهاب الدين أبو عبد الله ياقوت بن عبد الله الرومى الحموی۔ الناشر: دارصادر بيروت
۱٤٤ ـ صفة جزيرة العرب، لابن الحائك: ابن الحائك أبو محمد الحسن بن أحمد الشهير بالهمدانی۔ طبعة: مطبعة بريل ليدن
۱٤۵ ـ الحجة على أهل المدينة، لمحمد بن حسن الشيبانی۔ المحقق:

مهدی حسن الكيلانی القادری۔ الناشر: عالم الكتب بيروت
١٤٦۔ المعالم الأثيرة فی السنة والسيرة: محمد بن محمد حسن شُرّاب۔ الناشر: دارالقلم دمشق
١٤٧۔ المعجم المفهرس (تجريد أسانيد الكتب المشهورة و الأجزاء المنثورة)، لابن حجر العسقلانی۔ تحقيق: محمد شكور محمود الحاجی۔ الناشر: موسسة الرسالة بيروت

✧✧✧ .... اردو کتب وتراجم .... ✧✧✧

١٤٨۔ مسند حمیدی (اردو ترجمہ)، مترجم: مفتی ظفر جبار چشتی۔ الناشر: پروگریسو بکس، اردو بازار لاہور، سن اشاعت: اپریل ٢٠١٣
١٤٩۔ اشراق الفجر اردو ترجمہ نزھۃ النظر، (ترجمہ از، امان اللہ عاصم) الناشر: دارالابلاغ ٢٧ ہادیہ حلیمہ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
١٥٠۔ نماز کا حسن رفع الیدین، تالیف: امان اللہ عاصم۔ نظر ثانی: الشیخ عبدالعزیز نورستانی۔ الناشر: ایوب مکتبہ محلّہ جنگی، پشاور
١٥١۔ جزء رفع اليدين فی الصلاۃ۔ اردو ترجمہ از مولانا ابو محمد زین العابدین حافظ نظیر حسن آروی رحمہ اللہ
١٥٢۔ جزء رفع اليدين۔ اردو ترجمہ از محقق العصر علامہ حافظ محمد زبیر علی زئی۔ الناشر: مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار فیصل آباد
١٥٣۔ اسوہ سید الکونین۔ اردو ترجمہ جزء رفع الیدین۔ از مولانا محمد صدیق سرگودھوی۔ ناشر: ادارہ احیاء السنۃ النبویۃ سرگودھا
١٥٤۔ جزء رفع اليدين۔ اردو ترجمہ از مولانا الشیخ خالد گھرجاکھی۔ ادارہ احیاء السنۃ گھرجاکھ گوجرانوالا، طبع چہارم۔ جون ١٩٩٧ء
١٥٥۔ جزء القراءۃ و جزء رفع اليدين (مترجم، یکجا)، از، امین صفدر اوکاڑوی، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان
١٥٦۔ تحقيق مسئلة رفع اليدين۔ تالیف مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی۔ الناشر: جمعیۃ علماء ہند

بہادر شاہ ظفر مارگ نئی دہلی

۱۵۷ ۔ کاروان سلف ۔ مونالا محمد اسحاق بھٹی ۔ الناشر: مکتبہ اسلامیہ بیروب امین پور بازار فیصل آباد۔
سن اشاعت: اگست ۲۰۱۲ء

۱۵۸ ۔ میں حنفی کیسے بنا؟ (محمد امین صفدر اوکاڑوی) ضیاء القرآن کتب خانہ، میونسپل پلازہ محلّہ جنگی قصہ خوانی، پشاور

۱۵۹ ۔ اثبات رفع الیدین: مولانا ابوخالد نور گھر جاکھی ۔ دار التقوی

۱۶۰ ۔تسکین الصدور (فی تحقیق أحوال الموتی فی البرزخ والقبور): مولانا محمد سرفراز خان صفدر۔ مکتبہ صفدریہ گھنٹہ گھر گوجرانوالا

① **نماز کا حسن، رفع الیدین** [عدم رفع الیدین کے دلائل کا تحقیقی وعلمی جائزہ]

(ملنے کا پتہ ایوب مکتبہ، محلہ جنگی پشاور 0306-8320100)

② **خواتین کا اعتکاف** [عورت اعتکاف کہاں کرے؟ ایک جامع تحقیقی وعلمی مختصر رسالہ]

③ **ہمارے رسول کی پیاری دعائیں** [احادیث صحیحہ سے ماخوذ مسنون دعائیں]

④ **مہکتی جنت میں لے جانے والے 60 اعمال** [مختصر رسالہ]

⑤ **دہکتی جہنم میں لے جانے والے 60 اعمال** [مختصر رسالہ]

⑥ **گناہ مٹا دینے والے اعمال** [مختصر رسالہ]

⑦ **نیکیاں مٹانے والے اعمال** [مختصر رسالہ]

⑧ **جنت میں لے جانے والے وظائف** [مختصر رسالہ]

⑨ **جنت کے مہمان بنئے** [مختصر رسالہ]

⑩ **سیرۃ سیدہ فاطمہ** رضی اللہ عنہا

اردو تراجم

⑩ **کتاب التوحید**، محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ

⑫ **جزء القراءۃ خلف الامام** امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ

⑪ **جزء رفع الیدین** امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ

⑬ **نزهة النظر شرح نخبة الفكر** الحافظ أحمد بن حجر العسقلاني رحمہ اللہ

ملنے کا پتہ دار البلاغ 27 بادریہ حلیم سنٹر، اردو بازار لاہور 042-37361428